



سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2008

منگل 24، بدھ 25، جمعرات 26، جمعۃ المبارک 27، ہفتہ 28 جون اور جمعرات 3۔ جولائی 2008
(یوم اثنائے 19، یوم الاربعاء 20، یوم الخمیس 21، یوم السبت 22، یوم الاحد 23، یوم الخمیس 28۔ جمادی الثانی 1429ھ)

پندرہویں اسمبلی: ساتواں اجلاس

جلد 7 (حصہ دوم) : شماره 6 تا 11

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

ساتواں اجلاس

منگل، 24۔ جون 2008

جلد 7 : شماره 6

| صفحہ نمبر | مندرجات | نمبر شمار |
|-----------|--|-----------|
| 473 | ایجنڈا | 1- |
| 475 | تلاوت قرآن پاک و ترجمہ | 2- |
| 476 | نعت رسول مقبول ﷺ | 3- |
| 476 | پوائنٹ آف آرڈر رکن اسمبلی کا حلف | 4- |
| 477 | قائد مسلم لیگ (ن) میاں محمد نواز شریف کو نااہل قرار دیئے جانے پر ارکان اسمبلی کا اظہار افسوس سرکاری کارروائی | 5- |
| 535 | سالانہ بجٹ بابت سال 09-2008 پر جاری عام بحث کا سمینا | 6- |

| صفحہ نمبر | مندرجات |
|-----------|---|
| | بدھ، 25۔ جون 2008 جلد 7 : شمارہ 7 |
| 543 | 7۔ ایجنڈا |
| 545 | 8۔ تلاوت قرآن پاک و ترجمہ |
| 546 | 9۔ نعت رسول مقبول ﷺ پوائنٹ آف آرڈر |
| 546 | 10۔ وزیر اعظم (سید یوسف رضا گیلانی) کو میاں محمد نواز شریف کے خلاف عدالتی فیصلے پر متعلقہ حلقہ میں الیکشن ملتوی کرنے اور سپریم کورٹ سے رجوع کرنے پر خراج تحسین کا پیش کیا جانا تحریر التوائے کار |
| 552 | 11۔ پنجاب میں غیر ملکی سرمایہ کاروں اور ملٹی نیشنل کمپنیوں کی زرعی شعبہ میں سرمایہ کاری سے ضروریات زندگی کی اشیاء مزید مہنگی ہونے کا خدشہ |
| 558 | 12۔ کنزیومر پروٹیکشن ایکٹ پر عملدرآمد نہ ہونے کی وجہ سے غیر معیاری اشیاء کی فروخت میں اضافہ |
| 564 | 13۔ موضع لیلیانی مصطفیٰ آباد (تصور) کے مکینوں کو پینے کے پانی کی عدم دستیابی سرکاری کارروائی |
| 565 | 14۔ مطالبات زربابت سال 2008-09 پر بحث اور رائے شماری پوائنٹ آف آرڈر |
| 616 | 15۔ قائد حزب اختلاف کے تقرر کے لئے مطلوبہ اکثریت نہ ہونے کے بارے میں رولنگ کا مطالبہ |
| 618 | 16۔ مطالبات زربابت سال 2008-09 پر بحث اور رائے شماری (جاری) |
| 620 | 17۔ سالانہ بجٹ بابت 2008-09 پاس ہونے پر معزز اراکین کی حکومت کو مبارکبادیں |

| صفحہ نمبر | مندرجات |
|-----------|---|
| | جمہرات، 26۔ جون 2008 |
| | جلد 7، شماره 8 |
| 643 | 18۔ ایجنڈا |
| 645 | 19۔ تلاوت قرآن پاک و ترجمہ |
| 646 | 20۔ نعت رسول مقبول ﷺ |
| | پوائنٹ آف آرڈر |
| 646 | 21۔ جنرل پرویز مشرف کا امریکہ کی خوشنودی کے لئے پاکستانی ہیرو ڈاکٹر عبدالقدیر خان کو نظر بند کرنا |
| | 22۔ جناب سپیکر کا اپنے صوابدیدی اختیارات کے تحت |
| 649 | اپوزیشن لیڈر کا نامزد کرنا |
| 650 | 23۔ پاکستان میں جمہوریت کے فروغ کے لئے 150 ملین ڈالر کی امریکی امداد |
| | 24۔ معزز رکن اسمبلی کی جانب سے L.A.F.C.O کے خلاف |
| 655 | تحریک استحقاق پیش کرنے پر عملہ کا رد عمل |
| 660 | 25۔ سلمان رشدی کو سر کا خطاب دیئے جانے پر مسلم امہ کا احتجاج |
| 663 | 26۔ میاں اجمل آصف ایم۔ پی۔ اے پی پی۔ 63 کی گرفتاری کی اطلاع |
| | سرکاری کارروائی |
| | مسودہ قانون (جو ایوان میں زیر غور لایا گیا) |
| 665 | 27۔ مسودہ قانون مالیات پنجاب مصدرہ 2008 (مسودہ قانون نمبر 7 بابت 2008) |
| | 28۔ منظور شدہ اخراجات کا گوشوارہ بابت سال 2008-09 |
| 668 | کایوان میں پیش کیا جانا |
| 668 | 29۔ دو اراکین اسمبلی کی خصوصی کمیٹی میں شمولیت کی تحریک |

| صفحہ نمبر | مندرجات |
|---|---|
| جمعتہ المبارک، 27۔ جون 2008 جلد 7، شماره 9 | |
| 697 | 30۔ ایجنڈا |
| 699 | 31۔ تلاوت قرآن پاک و ترجمہ |
| 700 | 32۔ نعت رسول مقبول ﷺ |
| | سرکاری کارروائی |
| 701 | 33۔ ضمنی بحث بابت سال 2007-08 پر عام بحث |
| 715 | 34۔ نو منتخب رکن پنجاب اسمبلی میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن کا حلف |
| 715 | 35۔ ضمنی بحث بابت سال 2007-08 پر عام بحث (۔۔ جاری) |
| | 36۔ سابق رکن پنجاب اسمبلی مولانا منظور احمد چنیوٹی (مرحوم) |
| 742 | کے لئے دعائے مغفرت |
| 742 | 37۔ ضمنی بحث بابت سال 2007-08 پر عام بحث (۔۔ جاری) |
| 758 | 38۔ ضمنی بحث بابت سال 2007-08 پر وزیر خزانہ کی اختتامی تقریر |
| ہفتہ، 28۔ جون 2008 جلد 7 : شماره 10 | |
| 761 | 39۔ ایجنڈا |
| 763 | 40۔ تلاوت قرآن پاک و ترجمہ |
| 764 | 41۔ نعت رسول مقبول ﷺ |
| | تحریر استحقاق |
| 764 | 42۔ شیخوپورہ روڈ پر ٹول پلازہ کوٹ عبدالمالک کے عملہ اور ٹریفک عملہ کا معزز رکن اسمبلی سے ناروا سلوک |

| صفحہ نمبر | مندرجات | نمبر شمار |
|-----------|---|-----------|
| | پوائنٹ آف آرڈر | |
| 767 | ضلع میانوالی میں گندم کی نقل و حمل پر پابندی | 43- |
| | شوگر مل مالکان کی جانب سے گنے کی رقوم کی ادائیگی | 44- |
| 768 | نہ کرنے سے کسانوں کو مشکلات کا سامنا | |
| | تحریر استحقاق (۔۔۔ جاری) | |
| 774 | ایس ای اور ایکسیس واپڈا مظفر گڑھ کا معزز رکن اسمبلی سے ناروا سلوک | 45- |
| | کنزیومر پروٹیکشن ایکٹ پر عملدرآمد نہ ہونے کی وجہ سے | 46- |
| 778 | غیر معیاری اشیاء کی فروخت میں اضافہ (۔۔۔ جاری) | |
| | ہربنس پورہ (لاہور) میں ہزاروں ایکڑ سرکاری اراضی پر لینڈ | 47- |
| 787 | مافیہ (یوسی ناظمین) کا قبضہ اور فروخت | |
| 795 | اراکین اسمبلی کی درخواست ہائے رخصت | 48- |
| | سرکاری کارروائی | |
| | ضمنی مطالبات زر برائے سال 2007-08 پر بحث | 49- |
| 799 | اور رائے شماری | |
| 807 | کورم کی نشاندہی | 50- |
| | ضمنی مطالبات زر برائے سال 2007-08 پر بحث | 51- |
| 808 | اور رائے شماری (۔۔۔ جاری) | |
| | منظور شدہ اخراجات کا ضمنی گوشوارہ برائے سال 2007-08 | 52- |
| 827 | کالیوان میں پیش کیا جانا | |
| 829 | بحث برائے سال 2008-09 پر بحث | 53- |
| 842 | کورم کی نشاندہی | 54- |

| صفحہ نمبر | مندرجات |
|-----------|---|
| | جمعرات، 3۔ جولائی 2008 جلد 7 : شماره 11 |
| 845 | 55۔ ایجنڈا |
| 847 | 56۔ تلاوت قرآن پاک و ترجمہ |
| 848 | 57۔ نعت رسول مقبول ﷺ |
| 848 | 58۔ نو منتخب اراکین اسمبلی کا حلف |
| 849 | 59۔ نو منتخب اراکین اسمبلی کے ایوان سے خطابات پوائنٹ آف آرڈر |
| 858 | 60۔ صحافی کالونی پر ناجائز قبضہ |
| 863 | 61۔ صحافی کالونی پر ناجائز قبضہ و اگزار کروانے کے لئے کمیٹی کا قیام |
| 870 | 62۔ مرکزی حکومت کی طرف سے سزائے موت کو عمر قید میں تبدیل کرنے کے خلاف قرارداد پیش کرنے کا مطالبہ سوالات (محکمہ جات ہائر ایجوکیشن اور سکولز ایجوکیشن) |
| 871 | 63۔ نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات |
| 905 | 64۔ نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) رپورٹیں (جو پیش ہوئیں) |
| 936 | 65۔ مسودہ قانون (تندسیخ) نظریہ پاکستان فاؤنڈیشن مصدرہ 2008 اور مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب پینشن فنڈ مصدرہ 2008 کے بارے میں مجلس خصوصی کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا توجہ دلاؤ نوٹس |
| 937 | 66۔ شیخوپورہ میں فائرنگ سے ڈاکٹر کا قتل |
| 941 | 67۔ شیخوپورہ، نامعلوم افراد کی فائرنگ سے دربار اللہ رکھا کے مجاور کا قتل |

| صفحہ نمبر | مندرجات |
|-----------|---|
| | تحریر استحقاق |
| 942 | 68۔ ڈی۔ ایم۔ ایس میو ہسپتال (لاہور) کا معزز رکن اسمبلی سے ناروا سلوک |
| | تحریر التوائے کار |
| 944 | 69۔ گورنمنٹ ہائی سکول گلبرگ کینٹ (لاہور) سے ملحقہ سرکاری اراضی پر ناجائز قبضہ پوائنٹ آف آرڈر |
| | 70۔ ایوان میں نعت رسول مقبول ﷺ پیش کرنے کے لئے قواعد انضباط کار میں ترمیم کا مطالبہ |
| 947 | تحریر التوائے کار (۔۔ جاری) |
| 950 | 71۔ سلاٹر ہاؤس (لاہور) میں مردہ جانوروں کے گوشت کی فروخت |
| | 72۔ فاروق گنج مصری شاہ (لاہور) میں ڈاکوؤں کی فائرنگ سے لیبر ٹھیکیدار کی ہلاکت |
| 951 | 72۔ اسامہ بلاک نشتر کالونی (لاہور) میں بچی کا اغواء برائے تاوان |
| 953 | 74۔ لاہور میں جعلی ہاؤسنگ سوسائٹیز کی بھرمار |
| 956 | 75۔ شوگر ملز مالکان کے گنے کے کاشتکاروں پر مظالم غیر سرکاری ارکان کی کارروائی قواعد کی معطلی کی تحریک |
| | 76۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 میں ترمیم کی اجازت کی تحریک |
| 960 | 77۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 24 کے ذیلی قاعدہ 3 میں ترمیم کی تحریک |
| 961 | 78۔ اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ |
| 965 | 79۔ انڈکس |

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ شائلہ رانا صاحبہ نعت رسول مقبول ﷺ کے لئے تشریف لائیں۔

نعت رسول مقبول ﷺ

محترمہ شائلہ رانا:

کوئی مثل مصطفیٰ کا کبھی تھا، نہ ہے، نہ ہو گا
 کسی اور کا یہ رتبہ کبھی تھا، نہ ہے، نہ ہو گا
 انہیں خلق کر کے نازاں ہوا خود ہی دست قدرت
 کوئی شاہکار ایسا کبھی تھا، نہ ہے، نہ ہو گا
 میرے دامن طلب کو ہے انہی کے در سے نسبت
 کسی اور در سے رشتہ کبھی تھا، نہ ہے، نہ ہو گا
 کوئی مثل مصطفیٰ کا کبھی تھا، نہ ہے، نہ ہو گا
 کسی اور کا یہ رتبہ کبھی تھا، نہ ہے، نہ ہو گا

پوائنٹ آف آرڈر

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کارہ): پوائنٹ آف آرڈر۔

رکن اسمبلی کا حلف

جناب قائم مقام سپیکر: میں آپ کو ابھی وقت دوں گا کیونکہ مجھے بتایا گیا ہے کہ ایک نو منتخب رکن سید عبدالقادر گیلانی پی پی۔ 295 حلف لینے کے لئے چیمبر میں موجود ہیں تو چونکہ قوانین یہ ہیں کہ اگر وہ آئے ہیں تو پہلے ان سے حلف ہو گا اس کے بعد باقی کارروائی شروع کی جائے گی اور اس کے بعد میں آپ کو وقت دیتا ہوں۔ ان سے استدعا ہے کہ حلف لینے کے لئے اپنی نشست پر کھڑے ہو جائیں اور حلف لینے کے بعد حلف کے رجسٹر پر دستخط ثبت فرمائیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر بلا مقابلہ منتخب ہونے والے سید عبدالقادر گیلانی نے بطور رکن پنجاب اسمبلی حلف اٹھایا اور حلف والے رجسٹر پر اپنے دستخط کئے)

جناب قائم مقام سپیکر: آج جن حالات میں اسمبلی کا سیشن ہم شروع کر رہے ہیں تو کل میں نے قواعد انضباط کار کو معطل کر کے جس کا مجھے اختیار ہے، اس کو استعمال کر کے آج بجٹ پر عام بحث کے لئے دن رکھا تھا اور کل جب ہم نے یہ اعلان کر دیا تھا تو پھر اس کے بعد یہ افسوسناک واقعہ ہوا اور اس پر آپ کا رد عمل سامنے آیا تو پھر ہم نے کل اسی وقت اجلاس کی کارروائی ختم کر دی تھی تو آج میں اسی کارروائی کو آگے بڑھاتے ہوئے وزیر خزانہ جناب تنویر اشرف کا رُہ سے گزارش کروں گا کہ وہ اپنی بات کریں۔ جی، کا رُہ صاحب!

قائد مسلم لیگ (ن) میاں محمد نواز شریف کو نااہل قرار

دیئے جانے پر ارکان اسمبلی کا اظہار افسوس

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کا رُہ): شکریہ۔ جناب سپیکر! میں پاکستان پیپلز پارٹی کی طرف سے مسلم لیگ (ن) کے قائد میاں محمد نواز شریف کو نااہل قرار دینے کے فیصلے کی پر زور مذمت کرتا ہوں اور اس فیصلے کو ہم بحیثیت پارٹی مسترد کرتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں میاں محمد نواز شریف اور ان کی پارٹی کو یقین دہانی کروانا چاہتا ہوں کہ ہم ان کے ساتھ شانہ بشانہ کھڑے رہیں گے اور ہم ہر مشکل میں ان کے ساتھ ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین) ہم کسی بھی غیر قانونی ہتھکنڈے کو کسی صورت قبول نہیں کرتے اور ہم کسی بھی ہتھکنڈے کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ یہ انصاف کی دھجیاں اڑائی گئی ہیں اور یہ انصاف پر حملے کے مترادف ہے۔ یہ صرف اسمبلی نے نہیں، ہمارے ساتھیوں نے نہیں بلکہ پورے پاکستان کی عوام نے اس فیصلے کو مسترد کر دیا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

یہ جمہوریت کو ہائی جیک کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور ہم اس جدوجہد میں جمہوریت کو بحال رکھنے میں اپنی coalition کو کامیاب رکھیں گے اور ہم ہمیشہ آپ کے ساتھ رہیں گے اور کسی سازش کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ شکریہ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

وزیر جیل خانہ جات (چودھری عبدالغفور): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر جیل خانہ جات (چودھری عبدالغفور): شکریہ۔ جناب سپیکر! مجھ سے پہلے میرے بھائی جناب تنویر اشرف کاٹرہ نے بڑی خوبصورت بات کی ہے۔ کل ہائی کورٹ سے جو P.C.O والے ججوں کا فیصلہ آیا ہے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ فیصلہ قائد محترم، رہبر پاکستان میاں محمد نواز شریف کے خلاف نہیں آیا، یہ فیصلہ پاکستان کے خلاف آیا ہے۔ (شیم شیم کی آوازیں)

یہ فیصلہ پاکستان کے 16 کروڑ عوام کے خلاف آیا ہے اور میں آج پنجاب اسمبلی کے اندر کھڑے ہو کر یہ سوچنے پر مجبور ہوں کہ 1947 میں ہمارے بزرگوں نے پاکستان کے لئے قربانیاں اس لئے دی تھیں کہ اس ملک کے اندر جب کوئی ڈکٹیٹر چاہے gun point پر اس ملک پر قبضہ کر لے، کسی سیاستدان کو عدالتوں کے ذریعے قتل کروائے اور پھانسی چڑھا دے، کیا یہ ملک اس لئے بنا تھا؟ نہیں بلکہ یہ ملک لالہ اللہ محمد رسول اللہ۔ یہ مسلمانوں کے لئے اللہ کریم کی ایک نعمت ہے۔ یہ ایک نظریاتی مملکت ہے۔

جناب سپیکر! مجھے یہ کہنے کی اجازت دیں کہ ہمارے بزرگوں نے اس ملک کے لئے خون اس لئے نہیں دیا تھا، اس ملک کی بنیادوں میں اپنا خون اس لئے نہیں بھرا تھا، میری بہنوں اور ماؤں نے اس ملک کے لئے اپنی عزتیں اس لئے تار تار نہیں کروائی تھیں کہ کوئی ڈکٹیٹر اس پر قبضہ کرے گا کہ جب کوئی چاہے اس ملک کے اندر اپنی مرضی کے فیصلے کروائے گا، یہ ملک میرا تھن ریسز کے لئے نہیں بنایا گیا تھا، یہ ملک اس لئے نہیں بنا تھا کہ یہاں بسنت جیسے تہوار سرکاری سرپرستی میں منائے جائیں اور کوئی ڈکٹیٹر جس طرح چاہے بسنت کے تہواروں پر آکر شراب کے نشے میں پھرتا رہے۔

(شیم شیم کی آوازیں)

یہ ملک اس لئے بنا تھا کہ کسی سیاست دان، میری مراد شہید ذوالفقار علی بھٹو سے ہے کہ پاکستان سے محبت کرنے کے جرم میں جب کوئی ڈکٹیٹر چاہے اسے پھانسی چڑھا دے؟
(جئے بھٹو، زندہ ہے بی بی، زندہ ہے کے نعرے)

یہ ملک اس لئے نہیں بنا تھا کہ جب کوئی ڈکٹیٹر چاہے آئے اور gun point پر اس ملک پر قابض ہو کر میرے قائد میاں محمد نواز شریف کی حکومت کا تختہ الٹ دے۔ اس کے بعد پوری قیادت کو ملک سے جلا وطن کر دے۔

(شیم، شیم، میاں محمد نواز شریف زندہ باد، مشرف کا جویا رہے)

وہ غدار ہے، غدار ہے کے نعرے)

جناب سپیکر! آج اب ہمیں سوچنا پڑے گا کہ آج اس موقع پر ہمارے قائد میاں محمد نواز شریف جنہوں نے جو ایک Principal stand لیا ہے کہ اب اس ملک کے اندر عدلیہ آزاد ہوگی، اب کسی کے دباؤ سے کوئی جج فیصلے نہیں کر سکے گا۔ پھر مجھے یہ کہنے کی اجازت دیں کہ اگر عدلیہ آزاد ہوتی تو پھر شہید بھٹو پھانسی نہ چڑھتا، اگر عدلیہ آزاد ہوتی تو میاں محمد نواز شریف جلاوطن نہ ہوتا، اگر عدلیہ آزاد ہوتی تو آج کے Prime Minister جناب یوسف رضا گیلانی اتنا عرصہ پابند سلاسل نہ رہتے۔
(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اب وہ وقت آ گیا ہے کہ اس ملک کے اندر اداروں کو مضبوط کرنا ہوگا، عدلیہ کو آزاد کرنا ہوگا اور آزاد عدلیہ کے لئے آج ہماری تمام سیاسی جماعتوں کو یہ فیصلہ کرنا ہوگا کہ اب ہم نے کسی ڈکٹیٹر کے ساتھ رہنا ہے یا اس ملک کی آزادی کے لئے اپنا کام کرنا ہے۔

جب مٹ جائے کہیں سے امتیاز خیر و شر
ظلم، بغاوت اور سرکشی پر مائل ہو ہر بشر
کفر کی آغوش میں ہوں جس جگہ کے بام و در
اے اباسیلو وہاں کنکر برسنے چاہئیں
برق گرنی چاہئے، پتھر برسنے چاہئیں

جناب سپیکر! آج صدر ہاؤس کے اندر ایک dictator جو پہلے کہتا تھا کہ محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ پاکستان میں نہیں آسکتیں۔ جو dictator ہر meeting میں یہ کہتا تھا کہ میاں محمد نواز شریف پاکستان میں نہیں آسکیں گے، جو dictator کہتا تھا کہ یہ وردی میری skin ہے آج آپ نے دیکھا کہ میرے قائد پاکستان کے اندر موجود ہیں اور جس وردی کو اپنی skin کہتا تھا اس dictator کو اپنی skin اتارنی پڑی ہے لیکن آج وہ dictator اپنی سازشوں سے باز نہیں آیا، وہ صدر ہاؤس پر قبضہ کر کے بیٹھا ہے اور صدر ہاؤس میں بیٹھ کر اس ملک کے خلاف، اس قوم کے خلاف، اس ملک کے اداروں کے خلاف اور میری قیادت کے خلاف سازشیں کرنے میں مصروف ہے۔

جناب سپیکر! میں اس dictator سے پوچھتا ہوں کہ کیا یہ ملک تیرے باپ نے بنایا تھا؟ یہ ملک سیاستدانوں نے بنایا تھا۔ اس ملک کے اوپر اقتدار کا حق اگر کسی کو ہے تو اس ملک کے سیاستدانوں کو ہے۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ:

چمن کو جب بھی لہو کی ضرورت پڑی
سب سے پہلی گردن ہماری کٹی
پھر بھی یہ کہتے ہیں اہل چمن
یہ چمن ہے ہمارا تمہارا نہیں

جناب سپیکر! آج میں پنجاب اسمبلی کے اس forum سے اس dictator کو یہ پیغام دینا چاہتا ہوں کہ 18۔ فروری کو پاکستان کے عوام نے تمہیں دفن کر دیا۔ اب President House کا قبضہ چھوڑو، یہاں سے نکل جاؤ۔ اب تمہاری یہاں پر ضرورت نہیں ہے۔ اب جامعہ حفصہ، وانا، وزیرستان، باجوڑ کے قاتلوں کو،۔۔۔ میں کہتا ہوں کہ پرویز مشرف dictator نہیں وہ قاتل ہے، قاتل۔ اس نے باجوڑ کے اندر ہمارے چھوٹے چھوٹے حافظ قرآن بچوں کو شہید کیا ہے۔ اس نے وانا کے اندر ہمارے بھائیوں، بہنوں اور بزرگوں پر بم باری کروائی ہے۔

جناب سپیکر! وزیرستان کے اندر میرے بھائیوں اور بہنوں کا قاتل کون ہے؟ جامعہ حفصہ کی پانچ پانچ سال کی معصوم بچیوں کا خون کس کے منہ پر لگا ہے؟ میں آپ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کب تک ہم اس dictator کو برداشت کریں گے؟ مجھے یہ کہنے کی بھی اجازت دیں کہ اگر اس ملک میں انصاف ہوتا تو پھر محترمہ بے نظیر بھٹو کے خون کو تلاش کرنے کے لئے کہ کن کے ہاتھوں اور کس کے منہ پر ان کا خون ہے ہمیں U.N.O سے investigation کرانے کی ضرورت نہیں تھی۔ اب عدلیہ کو آزاد ہونا پڑے گا اور مجھے یہاں یہ کہنے کی اجازت دیں کہ ہم فوج کے خلاف نہیں ہیں۔ ہم dictator کے خلاف ہیں۔ ہم عدلیہ کے خلاف نہیں ہیں، ہم P.C.O والے کرپٹ ججوں کے خلاف ہیں۔

(پی۔ سی۔ اونچ نامنظور، پی۔ سی۔ اونچ نامنظور، پی۔ سی۔ اونچ نامنظور کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر! پاکستان کی تاریخ اس چیز کی گواہ ہے کہ جو dictator میرے قائد کو روکنا چاہتا تھا وہ نہیں روک سکا، اب عدالتوں کے ذریعے میرے قائد کو روکنا چاہتا ہے تو پھر:

ان لڑھکتے ہوئے پتھروں سے کہہ دو
ہمالیہ جہاں تھا وہیں پر کھڑا ہے

جناب سپیکر! وہ وقت آگیا ہے کہ ہمیں ایک زندہ قوم ہونے کا ثبوت دینا پڑے گا۔ آج ہم ایک no written point پر کھڑے ہیں، اب غلطی کی ہرگز کوئی گنجائش نہیں ہے۔ ہائی کورٹ کی تاریخ میں جو فیصلہ کل ہوا ہے جب یہ نچ اپنے گھروں کو گئے ہوں گے میں تو ذمہ داری سے کہتا ہوں کہ ان کے بیوی اور بچوں نے بھی ان پر لعنت بھیجی ہوگی۔

(لعنت، لعنت، لعنت نعرہ بازی)

جناب سپیکر! بھی الیکشن میں دو دن باقی تھے جس قائد میاں محمد نواز شریف کے نام پر ووٹ لے کر میں minister ہوں، آپ سپیکر ہیں اور یہ اسمبلی بنی ہے؟ how is it possible کہ اس کو یہ عدالتیں کہیں کہ یہ نااہل ہے، کیا نااہلی ہے؟ ملک سے محبت، اس ملک کے اداروں سے محبت، پاکستان سے محبت، اسلام سے محبت، اگر یہ نااہلی ہے تو میرا قائد نااہل ہے۔

معزز ممبران: میاں محمد نواز شریف زندہ باد، میاں محمد نواز شریف زندہ باد، میاں محمد نواز شریف زندہ باد کی نعرہ بازی۔

اگر ظلم کے خلاف بات کرنا نااہلی ہے تو پھر کوئی بات کرے اور مجھے یہ کہنے کی اجازت دیں کہ:

ہم نے یہ کب کہا کہ ہماری ہے کربلا
حق بات جو تم کہو تو تمہاری ہے کربلا

پاکستان زندہ باد، میاں محمد نواز شریف زندہ باد، محترمہ بے نظیر بھٹو زندہ باد۔۔۔ شکریہ
جناب قائم مقام سپیکر: جی، خواجہ محمد اسلام!

خواجہ محمد اسلام: جناب سپیکر! آج میں اس ایوان میں بڑے کرب اور دکھ کے ساتھ اس بات کا اظہار کر رہا ہوں کہ کل جو P.C.O. جوں نے پاکستان کے 16 کروڑ عوام پر اور ان کے mandate کو جس بُری طرح روندنا ہے میں سمجھتا ہوں کہ میاں محمد نواز شریف کا وہ عزم کہ جب تک اس ملک میں عدلیہ آزاد نہ ہوگی تب تک اس ملک کے ادارے اور پاکستان مستحکم نہ ہوگا۔ یہ بات کل ثابت ہو چکی ہے اور مجھے یہ بات کہنے میں بھی عار نہیں ہے کہ آج کا مورخ اس کو سیاہ لفظوں میں لکھے گا اور کل کا جو سیاہ فیصلہ ہے اس سے آج پورے پاکستان کی عوام نہ صرف مایوس ہو چکی ہے بلکہ بے چینی اور اضطراب میں مبتلا ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ آج پاکستان کی عوام پھر دوبارہ سوچ رہی ہے کہ ڈکٹیٹر پرویز مشرف! تم نے جو bullet کی طاقت سے 12 اکتوبر 1999 کو پاکستان مسلم لیگ (ن) کی دو تہائی

اکثریت والی حکومت پر رات کو شب خون مارتے ہوئے جس طرح قبضہ کیا تھا لیکن یہ بہرے جو یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں اور پاکستان مسلم لیگ (ن) اور پاکستان پیپلز پارٹی والے اور ان کی جو coalition جماعتیں تھیں جنہوں نے بیٹ کی طاقت سے، عوام کے ووٹوں کی دی ہوئی طاقت سے اس ملک میں جمہوری نظام لانے کا عزم کر رکھا تھا لیکن پھر وہی سازشی اکٹھے ہو رہے ہیں۔ آج ہمیں سوچنا ہوگا وہ کون سا ہاتھ ہے جو اس ملک میں جمہوریت کو پسپے نہیں دیتا؟ وہ کون سا ہاتھ ہے جو اس ملک کی عدلیہ کو آزاد نہیں ہونے دیتا؟ مجھے بقول شاعر یہ بات یاد آ رہی ہے:

یہ غم بے چارگی صاحب سوا کچھ اور نہیں ہوتا
دعا کچھ اور مانگتے ہیں عطا کچھ اور ہوتا ہے
یقین حال شہر بے قراراں کس طرح آئے
مکیں کچھ اور کہتے ہیں چھپا کچھ اور ہوتا ہے
یہ منصب شہریاروں کے سب سے لکھتے آئے ہیں
صدا کچھ اور دیتے ہیں کیا کچھ اور ہوتا ہے
یہ اسرار وفا اہل ہوس یہ کیا کھلے ناصر
وفا میں ہار جانے کا مزا کچھ اور ہی ہوتا ہے

جناب سپیکر! میاں محمد نواز شریف کے فیصلے کے ساتھ ساتھ میاں محمد شہباز شریف کے بارے میں بھی کہا ہے کہ ان کے بارے میں فیصلہ محفوظ رکھا ہے، یہ جمہوریت پر ایک لٹکتی تلوار ہے۔ میں یہ بات کہنے میں بھی کوئی عار محسوس نہیں کرتا کہ آج پورے پاکستان کا ہر شہری ان کے منہ پر بہت بڑا طمانچہ مارے گا۔ اگر آنے والے وقت میں جمہوریت نہیں ہوگی تو یہ ملک خوشحال نہیں ہوگا۔ اگر اس ملک میں جمہوریت نہیں ہوگی تو یہ ملک مستحکم نہیں ہوگا۔ یہ تو امریکن ایجنڈے پر کام کر رہے ہیں۔ یہ میرے ملک کو مستحکم اور خوشحال نہیں دیکھنا چاہتے۔ یہ چاہتے ہیں کہ اس ملک میں بد امنی ہو، یہ چاہتے ہیں کہ اس ملک میں معاشی بد حالی رہے، یہ چاہتے ہیں کہ اس ملک میں بے روزگاری رہے۔ میں اپنے دوستوں اور پاکستانی عوام کے جذبات کو اس عزم کے ساتھ پہنچانا چاہتا ہوں کہ چاہے یہ کچھ بھی کر لیں لیکن پوری دنیا میں یہ واحد ملک ہے جو کلمہ کے نام پر بنا ہے، جو جمہوریت کے نام پر بنا ہے اس لئے اس ملک کو کچھ نہیں ہوگا۔ انشاء اللہ میاں محمد نواز شریف کے آخری سانس تک یہ ملک خوشحالی کی طرف جائے گا اور میں سمجھتا ہوں کہ جمہوریت کے لئے

قائد پنجاب میاں محمد شہباز شریف، قائد پاکستان میاں محمد نواز شریف، قائد محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ جناب ذوالفقار علی بھٹو نے جو قربانی دی ہے وہ پاکستان کی تاریخ میں رقم ہو چکی ہے۔
(نعرہ ہائے تحسین)

میں آخر میں اسی بات پر اتفا کروں گا کہ:

تم لاکھ کوششوں سے جگنو نہ روک سکے
یہ تو سورج ہیں تجھ سے نہیں روکے جائیں گے
شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران نے کھڑے ہو کر پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہی)

جناب قائم مقام سپیکر: پہلے اپوزیشن کی طرف سے بات آنے دیں۔

راجہ شوکت عزیز بھٹی: اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ صبح اس کے گیت گاتی ہے، سورج ڈوبتا ہے تو اس کی تسبیح پڑھتا ہے، چرند اور پرند اس کی تعریف کرتے ہیں، پتوں کی سرسراہٹ اس کی حمد گاتی ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کے بابرکت نام سے شروع کرتا ہوں۔ آقائے مولا سرور کائنات مرسلین خاتم النبیین مولائے کل محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر لاکھوں درود و سلام بھیجتے ہوئے۔

جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے Unification Group سے اپوزیشن کے ممبران کو بھی اس نازک دور اور جوڈیشری کے اس سیاہ ترین فیصلے پر اظہار رائے کے لئے floor دیا۔ ایک فیصلہ اس وقت ہوا تھا جب اس ملک کے جمہوری قائد نے اس ملک کو ایٹمی طاقت بنانا چاہا تو ایک سازش ہوئی اور اسے پھانسی لگا دیا گیا، اسے قتل کر دیا گیا۔ پھر ایک باریہ کوشش اس وقت ہوئی جب ایک دوسرے جمہوری قائد نے اس ملک کو ایٹمی دھماکہ کر کے ایٹمی قوت بنانے کا اعلان کیا تو اس کے بعد ایک عمل ہوا جو پاکستان کی سیاہ تاریخ میں لکھا جائے گا۔ پھر قائد محترمہ بے نظیر بھٹو نے اپنی جان کا نذرانہ دے کر جمہوریت کے اس کارواں کو منزل تک پہنچانے کی کوشش کی اور آج جب یہ جمہوری ایوان پھر دوبارہ اقتدار میں آیا اور یہ گاڑی اپنے سفر کی طرف چلنے لگی تو کہتے ہیں کہ ایک فیصلہ ہوا تھا جس سے میاں محمد نواز شریف کو نااہل قرار دیا گیا۔

جناب والا! ایک فیصلہ اس دن بھی ہوا تھا جب چیف جسٹس افتخار محمد چودھری نے سپریم کورٹ میں سات ججوں کے ساتھ بیٹھ کر فیصلہ دیا تھا کہ P.C.O کے تحت حلف اٹھانے والے نجات

ملک اور آئین کے مجرم ہوں گے۔ اگر فیصلہ دینا ہے تو پاکستان کی سپریم کورٹ کے اس فیصلے کے مطابق پہلے P.C.O والے ان ججوں کو سزا دیں جنہوں نے سپریم کورٹ آف پاکستان کے فیصلے کی نفی کی ہے۔ اس کے بعد پھر عوام کے جذبات سے کھیلنے والے ان ججوں کا حساب لینا چاہئے۔ 18۔ فروری کو پاکستان کی عوام نے جمہوریت کے لئے تمام چور دروازے بند کرنے کے لئے جو mandate دیا تھا اسے زک پہنچانے کے لئے عدلیہ اور ایوان صدر کے لوگ آج تک سیاہ کر توت کر رہے ہیں، ان کے خلاف بھی فیصلہ آنا چاہئے۔ پیپلز پارٹی والے دوستوں سے گزارش ہے کہ آپ coalition میں بیٹھے ہیں آپ نے ہمدردی بھی کی اور اس فیصلے پر مذمت بھی کی لیکن آج اہل علم، اہل فکر اور اہل قانون اس بات کا تقاضا کرتے ہیں کہ آپ کی وفاقی حکومت ہے، آپ چاہیں تو آپ کے پاس دو تہائی اکثریت ہے اس لئے آپ صرف اس فیصلے کو نہیں بلکہ ڈکٹیٹر کے تمام فیصلوں کو ایک قرار داد اور آئینی ترمیم سے رد کر سکتے ہیں، تمام چور دروازے بند کر سکتے ہیں اور وفاقی حکومت میں آپ کے پاس یہ اختیار موجود ہے۔ ہمیں یہاں کھڑے ہو کر اس بات کی آواز اٹھانی ہے کہ پاکستان کی بقا اور سلامتی کے لئے جو خطرہ پیدا ہو رہا ہے ہم نے اسے روکنا ہے۔ ہم نے اس ملک اور عوام کی خاطر اس جمہوریت کے کارواں کو پٹری پر چلانے کے لئے صوبائی اور وفاقی سطح پر وہ اقدامات کرنے ہیں کہ کل ہم ملک کی عوام کو جو اب دے سکیں کہ آپ نے ہمیں خادم بنا کر بھیجا تھا اور ہم وہ حق ادا کر کے آئے ہیں۔ پاکستان کی سولہ کروڑ عوام وفاقی حکومت سے یہ مطالبہ کرتی ہے کہ ایک ترمیم لائی جائے جس کے ذریعے تمام غیر قانونی فیصلوں کو کالعدم قرار دے کر پاکستان کی جمہوری leadership کو ہمیشہ کے لئے اہل قرار دیا جائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

میں آخر میں اس شعر پر اکتفا کروں گا۔

اس دلیں پر مولا کا کرم ہو کے رہے گا
یہ دہر کسی روز حرم ہو کر رہے گا
گھبراؤ نہ اے زندگانی اس جور و جفا سے
سر جبر کا اکڑا ہوا خم ہو کر رہے گا
وہ دن بھی آئے گا مظلوم پر شوکت
جو ہاتھ اٹھے گا قلم ہو کر رہے گا
بہت مہربانی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب قائم مقام سپیکر: میں اس وقت سادات خاندان کے سپوت، عظیم باپ کے عظیم بیٹے سید عبدالقادر گیلانی جو بلا مقابلہ پنجاب اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے ہیں کو دعوت خطاب دوں گا۔ پاکستان میں ان کے والد کی جمہوریت کے لئے بہت زیادہ خدمات ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ اس ایوان میں ان روایات کو قائم رکھیں گے جو ان کے بڑوں نے پاکستان میں جمہوریت کو فروغ دینے کے لئے قائم رکھی تھیں۔ جی، سید عبدالقادر گیلانی!

سید عبدالقادر گیلانی: شکریہ۔ جناب سپیکر! جیسا کہ آپ کو پتا ہے کہ اس ایوان میں آج میرا پہلا دن ہے۔ میں سب سے پہلے تمام جماعتوں جن میں پاکستان پیپلز پارٹی، پاکستان مسلم لیگ (ن)، پاکستان مسلم لیگ (فکشنل) اور اپوزیشن جماعتوں کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جیسے وفاق میں ایک تاریخی فیصلہ ہوا اور وزیراعظم سید یوسف رضا گیلانی کو تمام جماعتوں کی support حاصل تھی اور وہ ایک unanimous decision کے ساتھ وزیراعظم منتخب ہوئے۔ اسی طرح تمام جماعتوں نے مجھ پر اعتماد کرتے ہوئے اپنے امیدوار withdraw کئے اور آج اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور ان تمام جماعتوں کی وجہ سے مجھے یہ عزت ملی کہ میں بلا مقابلہ منتخب ہو کر آج اس ایوان میں آیا ہوں۔ میں ایک بار پھر تمام جماعتوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ مجھے میاں محمد نواز شریف، میاں محمد شہباز شریف، پیر پگڑا صاحب، اپوزیشن اور پیپلز پارٹی کے شریک چیئرمین کی support حاصل تھی اور میں ان تمام کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں دوسری یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ میاں محمد نواز شریف کے خلاف جو نااہلی کا فیصلہ آیا ہے۔ پاکستان پیپلز پارٹی اور میں اس کی سخت مذمت کرتے ہیں کیونکہ یہ جمہوری روایات کے خلاف ہے۔ ایک ایسا عظیم لیڈر جو دو بار وزیراعظم پاکستان رہ چکا ہو اس کا پارلیمنٹ میں ہونا بہت ضروری ہے تاکہ ہم بھی ان سے کچھ سیکھ سکیں۔ میں محترمہ بے نظیر بھٹو شہید کا ٹکٹ لے کر اس ایوان میں آیا ہوں میں اس خاتون کے عزم کو، اس خاتون کی عظمت کو سلام کرتا ہوں اور میں محترمہ بے نظیر بھٹو شہید کے لئے بھی کچھ کہنا چاہوں گا۔ میں آج اس ملک اور قوم کو یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ جب محترمہ بے نظیر بھٹو کو شہید کیا گیا تو آج ہم ان ڈکٹیٹروں سے پوچھتے ہیں جنہوں نے پچھلے آٹھ سال اس ملک پر حکومت کی کہ اس عورت کی، اس خاتون کی، اس شہید کی کیا غلطی تھی؟ اس کو کیوں مار دیا گیا؟ کیونکہ اس نے غریب کے لئے آواز بلند کی، اس نے روٹی، کپڑا اور مکان کے لئے آواز بلند کی۔ وہ

عورت یہ کہتی تھی کہ مانگ رہا ہے ہر انسان روٹی، کپڑا اور مکان اور وہ یہ بھی کہتی تھی کہ حالات کا دھارا پلٹے گا گھر گھر سے بھٹو نکلے گا، حالات کا دھارا پلٹے گا، گھر گھر سے بھٹو نکلے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

ان ظالموں نے، ان وقت کے یزیدوں نے محترمہ بے نظیر بھٹو کو شہید کر دیا اور آج اس ملک پاکستان کی سیاست یتیم ہو چکی ہے۔ آج وہ میاں محمد نواز شریف کو بھی باہر نکالنا چاہتے ہیں لیکن ہم ایسا ہرگز نہیں ہونے دیں گے۔ ہم نے محترمہ بے نظیر بھٹو کو کھودیا ہے لیکن اب میاں محمد نواز شریف کو نہیں کھونے دیں گے۔

(میاں محمد نواز شریف، زندہ باد، زندہ ہے بی بی زندہ ہے کے نعرے)

جناب سپیکر! یہ ڈکٹیٹر آٹھ سال تک کتے رہے، چھوٹے ڈکٹیٹر سے لے کر مشرف تک سب یہ کہتے تھے کہ بے نظیر ملک واپس نہیں آئے گی، میاں محمد نواز شریف ملک واپس نہیں آئے گا، میاں محمد شہباز شریف ملک واپس نہیں آئے گا۔ ہمیں یاد ہے کہ اسی اسمبلی میں (ق) لیگ کے لوگ، ان کے ممبر یہیں کھڑے ہو کر کہتے تھے، سپیکر کو address کر کے کہتے تھے کہ وہ عورت ملک میں واپس نہیں آئے گی، میاں محمد نواز شریف ملک میں واپس نہیں آئے گا۔ اگر حکومت رہے گی تو لوٹوں اور ڈکٹیٹروں کی رہے گی۔ آج میں اسی ایوان میں کھڑا ہو کر ان ڈکٹیٹروں کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جا کر دیکھ لو تم جھوٹ بولتے تھے۔ ہماری لیڈر سچی تھی۔ وہ آج بھی پاکستان میں موجود ہے، وہ گڑھی خدا بخش میں مدفون ہیں۔ یہ کہتے تھے کہ ہم بی بی کو نہیں آنے دیں گے۔ یہ کہتے تھے کہ ہم میاں محمد نواز شریف کو نہیں آنے دیں گے، یہ کہتے تھے کہ ہم میاں محمد شہباز شریف کو نہیں آنے دیں گے، یہ کہتے تھے کہ ہم ایمر جنسی لگائیں گے، یہ کہتے تھے ہم مرجائیں گے لیکن اپنی وردی نہیں اٹاریں گے۔ آج ہم ان سے پوچھتے ہیں کہ بے نظیر بھی یہاں موجود ہے، میاں محمد نواز شریف بھی یہاں موجود ہے، میاں محمد شہباز شریف بھی یہاں موجود ہے۔ آج مشرف تمھاری وردی بھی نہیں ہے۔ آج اس ملک میں ایمر جنسی بھی نہیں ہے اور آج اس ملک میں ایک جمہوریت کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔ یہ صرف اور صرف محترمہ بے نظیر بھٹو کی عظمت ہے۔

جناب سپیکر! محترمہ بے نظیر بھٹو نے ہمارے کندھوں پر بہت بڑی ذمہ داری ڈالی ہے۔ میں اس قوم، اس ملک میں بسنے والے لوگوں اور اپنے تمام parliamentarians کو یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ہم لوگوں کو اپنی ذاتیات کی سیاست سے باہر نکل کر ملک اور قوم کے بارے میں سوچنا چاہئے۔ ہمیں یہ نہیں کہنا چاہئے کہ میرا تعلق (ن) لیگ سے ہے، ہمیں یہ نہیں کہنا چاہئے کہ میں

پیپلز پارٹی کا ہوں، ہمیں یہ نہیں کہنا چاہئے کہ میں (ق) لیگ کا ہوں بلکہ ہمیں یہ کہنا چاہئے کہ ہم سب پاکستانی ہیں، ہم سب مسلمان ہیں اور ہم سب نے مل کر یہ ملک بچانا ہے۔ محترمہ بے نظیر بھٹو شہید وفاق کی علامت تھیں، وہ Federation کی علامت تھیں۔ محترمہ بے نظیر بھٹو میں یہ صلاحیت تھی کہ اس نے چاروں صوبوں کو جوڑ کر رکھا ہوا تھا۔ جس دن ان ظالموں نے محترمہ کو شہید کیا آپ نے دیکھا ہو گا کہ سندھ نے علیحدگی کی بات کی، بلوچستان نے علیحدگی کی بات کی۔ جب ہم نے یہ حکومت بنائی، جب یہ coalition form ہوا تو نہ اس ملک میں آٹا، نہ روٹی، نہ بجلی اور نہ ہی اس ملک میں عدلیہ تھی۔ ہم نے اس فرسودہ نظام میں جکڑے ہوئے ملک کو نکالنا ہے، ہم نے اپنے ملک کو ان بحرانوں سے نکالنا ہے، ہم نے اس ملک کو آگے ترقی کی طرف لے کر جانا ہے۔ آج میں تمام parliamentarians سے یہ appeal کرتا ہوں کہ ہمیں چھوٹی سوچ سے نکل کر قومی سوچ کو اپنانا ہو گا۔ ہمیں پاکستان کی سلامتی کے بارے میں سوچنا چاہئے۔ ہمیں محترمہ بے نظیر بھٹو اور میاں محمد نواز شریف کی policies، ان کے نظریے، ان کے manifesto کو مد نظر رکھ کر اس ملک کو آگے کی طرف لے کر جانا چاہئے۔ انشاء اللہ تعالیٰ! میں یہ امید کرتا ہوں کہ ایک دن پاکستان میں غربت کا خاتمہ ہو گا، لوگوں کے پاس آٹا ہو گا، ہمارے ملک میں بجلی ہو گی اور ہمارے ملک کی عدلیہ آزاد ہو گی۔ عدلیہ کی آزادی کی جدوجہد میں، عدلیہ کو بحال کرانے میں پاکستان پیپلز پارٹی کے ورکروں اور لیڈروں نے بہت قربانیاں دی ہیں۔ آپ نے دیکھا کہ جب جسٹس افتخار محمد چودھری اسلام آباد آئے تو پاکستان پیپلز پارٹی کے کارکنوں نے ایک سٹیج سجایا، ان کا استقبال کیا۔ پھر جب وہاں پر خود کش حملہ ہوا تو پاکستان پیپلز پارٹی کے ایم۔ این۔ اے کے ٹکٹ ہولڈر اسرار شاہ نے اپنی ٹانگیں کھودیں۔ انہوں نے اپنے جسم کے حصوں کا نذرانہ پیش کر دیا۔ پاکستان پیپلز پارٹی ایک قربانی کا نام ہے، پاکستان پیپلز پارٹی ایک جدوجہد کا نام ہے۔ پاکستان پیپلز پارٹی نے ملک کی بقاء کی خاطر ہر جگہ پر قربانیاں دی ہیں اور پاکستان پیپلز پارٹی نے عدلیہ کی بحالی کے لئے بھی قربانیاں دیں۔ اللہ کے فضل و کرم سے محترمہ بے نظیر بھٹو نے جو وعدے کئے تھے وہ انہوں نے نبھائے۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ میرے عوام! آپ فکر نہ کرو میں پاکستان آؤں گی اور وہ آئیں۔ انہوں نے کہا کہ میں پرویز مشرف کی وردی اترواؤں گی اور وہ وردی اتروائی گئی۔ آج ہمیں محترمہ کا وہ وعدہ بھی یاد ہے، محترمہ نے یہ بھی کہا تھا کہ میں عدلیہ کو آزاد کرواؤں گی۔ میں آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ ہماری جماعت اور ہمارے ورکر یہ

جدوجہد کبھی بھی نہیں چھوڑیں گے اور انشاء اللہ پاکستان میں ایک دن آئے گا کہ جب عزت و آبرو سے یہی judiciary بحال ہوگی۔ بہت بہت مہربانی، شکریہ
جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ جناب سعید اکبر!
سید عبدالقادر گیلانی: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیے!

سید عبدالقادر گیلانی: جناب سپیکر! میں ایک چیز کہنا بھول گیا ہوں، معذرت کے ساتھ آپ سے پھر وقت چاہ رہا ہوں۔ میں جس سیٹ سے منتخب ہوا ہوں، یہ پاکستان پیپلز پارٹی کی سیٹ نہیں ہے یہ پاکستان مسلم لیگ (فئشنل) کی سیٹ ہے جس سے مخدوم سید احمد محمود منتخب ہوئے اور انہوں نے پاکستان پیپلز پارٹی کے حق میں یہ seat withdraw کر دی۔ انہوں نے یہ seat مجھے دے دی۔ مسلم لیگ (ن) اور باقی جماعتوں نے مہربانی کرتے ہوئے اپنے امیدوار کھڑے نہیں کئے۔ میں آج خصوصاً مخدوم صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور پاکستان مسلم لیگ (فئشنل) کے صدر پیر پگاڑا صاحب کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ بڑی بڑی مہربانی، شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: جی، سعید اکبر صاحب!

محترمہ زرگس فیض ملک: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محترمہ فرمائیں!

محترمہ زرگس فیض ملک: شکریہ۔ جناب سپیکر! ہمارے بھائی گیلانی صاحب نے محترمہ بے نظیر بھٹو شہید کے لئے عورت اور خاتون کے الفاظ استعمال کئے ہیں۔ وہ kindly حذف کئے جائیں کیونکہ وہ ایک عظیم لیڈر تھیں۔ عام عورتوں سے ان کے درجات بہت بلند تھے۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! آج مجھے اس ہاؤس میں بات کرتے ہوئے تاریخ کے ان اوراق میں جانا پڑے گا جس دن شہید ملت، لیاقت علی خان کو شہید کیا گیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس ملک کی بقاء کے خلاف کام کرنے والوں نے یہ اقدام کئے کہ پاکستان کو بنے ہوئے ابھی تھوڑا ہی عرصہ ہوا تھا کہ قائد محترم کی وفات ہو گئی۔ انہوں نے قائد ملت کو اس لئے شہید کیا کہ یہ ملک ختم ہو جائے اور دنیا کے نقشے پر باقی نہ رہے۔ اس کے بعد آپ پورا تسلسل دیکھیں کہ کس طریقے سے اس ملک کی بقاء کے خلاف سازشیں ہوتی رہیں؟ پھر جب اس کی بقاء مستحکم ہو گئی اور ان قوتوں کو پتا چلا کہ اب یہ ملک دنیا

کے نقشے سے مٹ نہیں سکتا تو انہوں نے دوسری سازش کی کہ اس ملک کا کوئی نظام نہ بننے دیا جائے۔ ملک اس وقت بھی ختم ہو جاتا ہے جب اس میں انصاف کا نظام نہ چلے، کوئی انصاف والی بات نہ رہے تو تب بھی وہ ملک ختم ہو جاتے ہیں۔

جناب سپیکر! ہماری اور آپ کی بد قسمتی یہ ہے کہ جس لیڈر نے اس ملک کو ایٹمی طاقت بنانے کی بنیاد رکھی اس کا judicial murder کر دیا گیا۔ آج تک یہ پوری قوم شرمندہ ہے کہ ذوالفقار علی بھٹو جیسا لیڈر، جس کو پوری دنیا مانتی تھی اس کو کس مقدمے میں سزائے موت دے کر پھانسی پر لٹکا دیا گیا۔ اس پر یہ قوم آج تک شرمندہ ہے۔ پھر جن دو لیڈروں نے اس ملک میں جمہوریت کے gap کو پورا کرنے کے لئے جدوجہد کی، محترمہ بے نظیر بھٹو اور میاں محمد نواز شریف نے تگ و دو کی اور محترمہ کے یہاں تشریف لانے سے پھر جمہوری نظام کو تقویت اور جمہوری نظام دوبارہ revive ہوا تو یہ ایک سازشوں کا تسلسل جاری رہا۔ اسی ملک کے capital کے ساتھ راولپنڈی میں اتنی بڑی شخصیت جس کو پوری دنیا مانتی ہے اس کو شہید کر دیا گیا۔ پھر وہ تسلسل ابھی تک چل رہا ہے اور وہ تسلسل اس طریقے سے چل رہا ہے کہ جتنی بھی leadership ہے اس کو اس جمہوری راستے سے ہٹایا جائے۔ کسی کو شہید کر کے ہٹایا گیا اور کل کا جو فیصلہ ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ بھی اسی سازش کا تسلسل ہے کہ کئی لیڈروں کو شہید کر کے راستے سے ہٹایا گیا اور آخری ان کا یہ بھی فیصلہ آگیا کہ جو آدمی دو دفعہ Prime Minister رہ چکا ہے، دو دفعہ اس صوبے کا وزیر اعلیٰ رہ چکا ہے اور پوری دنیا کا وہ popular leader ہے اور پورے پاکستان کی عوام کا وہ popular leader ہے اس کو نااہل قرار دے دیا گیا ہے کہ وہ الیکشن نہیں لڑ سکتا۔ جس کی وجہ سے اس اسمبلی کے ارکان منتخب ہوئے ہیں اس کو نااہل قرار دے دیا گیا ہے۔ ہم جتنے بھی سیاسی نمائندے ہیں، جتنی بھی سیاسی جماعتیں ہیں، ورکر سے لے کر top کے لیڈر تک اب ہمیں ایک فکری پیدا کرنی ہوگی، ایک سوچ پیدا کرنی ہوگی کہ آیا ہم نے اس جمہوری نظام سے اس ملک کو بچانا ہے یا ہم نے compromise کی سیاست کرنی ہے تو میری یہ appeal ہے آپ تمام دوستوں سے کہ اگر ہم نے اب compromise کی سیاست کی تو مجھے لگتا ہے کہ جب اس جمہوری نظام کی بساط پلٹی جائے گی تو اس وقت مجھے خدشہ ہے اللہ نہ کرے، اللہ نہ کرے تو اس ملک کی بقاء بھی مشکوک ہو جائے گی۔

جناب سپیکر! ہم اپنا احتجاج اس لئے record کروا رہے ہیں کہ اس وقت پورے پاکستان کی political forces ایک بات پر متفق ہیں کہ ہم نے ایجنسیوں کی سیاست نہیں کرنی، ہم نے

direction کی سیاست نہیں کرنی بلکہ ہم نے عوام کی سیاست کرنی ہے، غریب آدمی کی سیاست کرنی ہے، اس ملک کی بقاء کی سیاست کرنی ہے اس جمہوری نظام کو پایہ تکمیل تک پہنچا کر دم لینا ہے۔ آج individual سیاست ختم ہو چکی ہے کیونکہ individual سیاست میں ذاتی مفاد ہوتے ہیں۔ اب ذاتی مفاد اس وقت رہے گا جب یہ ملک رہے گا، ملک اس وقت رہتا ہے جب اس میں نظام strong ہوگا، جب کوئی نظام وضع کر کے اپنی اس 16 کروڑ عوام کو دیں گے۔ مجھے اس بات کی بھی خوشی ہے کہ تمام پارٹیوں کے لیڈروں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہم نے اس ملک کو بچانا ہے جمہوری نظام کی بقاء کے لئے ہم نے کھڑے ہو جانا ہے اور اس کا ڈٹ کر مقابلہ کرنا ہے۔ یہ بہت خوشی کی بات ہے۔ مجھے اس بات کا بھی افسوس ہے کہ اس وقت جو اپوزیشن کی پارٹیاں ہیں مجھے ان سے یہ اپیل کرنی ہے کہ اب پاکستان کی سیاست کریں، جمہوری نظام کے بقاء کی سیاست کریں۔ تب یہ ملک بھی رہے گا، آپ بھی رہیں گے، باقی دوست بھی رہیں گے، ہم بھی رہیں گے۔

جناب سپیکر! روزانہ کوئی نہ کوئی شوشہ چھوڑا جاتا ہے، روزانہ کوئی نئی بات آتی ہے، کل بھی یہاں آکر ایک معزز ممبر نے شوشہ چھوڑا کہ میاں محمد شہباز شریف جس سیٹ سے بلا مقابلہ منتخب ہوئے یعنی پی پی پی۔ 48 سے، اس سیٹ پر میں کامیاب ہوا تھا اور مجھے یہ خوشی ہے کہ اس سیٹ سے بھکر کی عوام نے میاں محمد شہباز شریف کو بلا مقابلہ منتخب کیا اور میں پھر اس ایوان میں یہ بات کہتا ہوں اور حلفا گتتا ہوں کہ کسی administration کی مداخلت سے نہیں بلکہ ہم نے جمہوری انداز سے دوستوں کو قائل کیا۔ جس دن میاں محمد شہباز شریف نے کاغذات داخل کئے جتنے لوگوں نے پہلے کاغذات داخل کئے تھے انہوں نے ہمارے ساتھ رابطہ کیا کہ میاں صاحب یہاں سے الیکشن لڑیں گے؟ ہم نے ان سے کہا ضرور لڑیں گے تو انہوں نے کہا کہ اگر اس طرح کی شخصیت بھکر سے الیکشن لڑے تو ہم ان کے حق میں withdraw کرنے کے لئے تیار ہیں اور تمام لوگوں نے جمہوری نظام کی بقاء کی خاطر، اس ملک کی بہتری کی خاطر میاں محمد شہباز شریف کے مقابلے میں withdraw کیا۔ جس طرح اس وقت media strong ہے اگر کوئی بھی غلط بات اس میں شامل ہوتی تو میڈیا اس کو اجاگر کرتا۔ میں میڈیا کا بھی مشکور ہوں کہ ہم نے جس جمہوری انداز کے ساتھ لوگوں کو قائل کیا میڈیا نے بھی اس کی support کی اور ہماری حمایت کی اور انہوں نے بھی کوئی غلط بات اگر کسی بھی تو شائع نہیں کی۔

جناب سپیکر! میں آپ سے ایک گزارش ضرور کروں گا، آج یہ بات discuss ہو رہی ہے کہ پی پی پی-48 رکھنی ہے یا پی پی پی-10 رکھنی ہے۔ کل بھی یہاں کسی دوست نے یہ شوشہ چھوڑا، مجھے اس بات پر بہت سخت افسوس اور ندامت ہو رہی ہے کہ ایک آدمی کو پنجاب کی عوام بلا مقابلہ منتخب کرتی ہے اور ہم اس کے لئے یہ سوچ رہے ہیں کہ کس طریقے سے اس کو House سے نکالا جائے۔ کس طریقے سے اس کو وزارت اعلیٰ سے ہٹایا جائے۔ (شیم شیم کی آوازیں)

یہ بات نہایت قابل مذمت ہے، یہ کوئی جذبات کی بات نہیں ہے، یہ ایک حقیقت ہے جو میں آپ کے سامنے بیان کر رہا ہوں۔ کیا جمہوری نظام ہمیں اسی بات کی دعوت دیتا ہے کہ اگر ہمارا مخالف بلا مقابلہ منتخب ہو جائے اور اس کو پورا House اکثریت کی بنیاد پر وزیر اعلیٰ بنا دے تو ہم اس کو technical طریقے سے اس جمہوری نظام کو ختم کرنے کے لئے طریقے ڈھونڈیں کہ ان کو کیسے نکالا جاسکتا ہے؟ مجھے تو کل کے فیصلے پر بھی افسوس ہے جس طریقے سے یہ فیصلہ آیا۔ آپ وکیل ہیں، ہم بھی عدالتوں میں جاتے ہیں، ہم نے اکثر دیکھا ہے کہ اگر کوئی کیس دائر کرے اگر وہ کیس ٹھیک نہ ہو تو ہمیشہ عدالتیں یہ direct کرتی ہیں کہ میں آپ کا کیس خارج کر رہا ہوں، آپ فلاں عدالت میں جائیں۔ اس طریقے سے ہوتا رہتا ہے لیکن اکثر نہیں ہوتا۔ یہ حق بنتا تھا کہ election tribunal چکے ہیں ہم آپ کی اپیل خارج کر رہے ہیں آپ وہاں جائیں۔ یہ بھی ہوتا ہے اور اس طرح کے بڑے کیسوں میں یہ ہوتا ہے کہ آپ کو تکلیف نہ ہو کہ آپ دوبارہ اپنا کیس دائر کریں اور دوبارہ وکیل کو فیس دیں ہم آپ کا کیس election tribunal کو بھیج رہے ہیں۔ انہی باتوں سے واضح ہوتا ہے، انہی باتوں سے نیت سامنے آتی ہے کیونکہ ہم اس میں خود effect ہوتے ہیں اس لئے میں آپ سے یہ گزارش کروں گا اور appeal کروں گا کہ جس کرسی پر آپ بیٹھے ہیں آپ ہی یہ فیصلہ کر سکتے ہیں کہ پوری پنجاب اسمبلی کی یہ رائے ہے کہ میاں محمد شہباز شریف نے جس سیٹ سے oath لیا ہے اسی پر رہیں اور وزیر اعلیٰ پنجاب ہمیشہ کے لئے رہیں یہ اس پوری اسمبلی کی متفقہ رائے ہے۔ میں آپ سے بھی یہ اپیل کرتا ہوں کہ being Speaker آپ جو ruling دیتے ہیں اور فیصلہ کرتے ہیں وہ کسی عدالت میں challengeable نہیں ہے۔ میں آپ سے بھرپور اپیل کرتا ہوں کہ آج ہمیں یہ ruling دیں کہ یہ جو dispute پیدا کیا جا رہا ہے یا جو technical باتیں کی جا رہی ہیں وہ آپ کی ruling سے بھی clear ہو سکتی ہیں۔ اس لئے مہربانی فرما کر آپ اس پر ruling دیں اور اس اہم کام کو اپنی ruling سے

clear کریں۔ مجھے یقین ہے کہ آپ ضرور اس پر مہربانی فرمائیں گے اور یہ بھی میرا تقاضا ہے بلکہ یہ میری appeal ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: نوانی صاحب! آپ کس بات پر ruling مانگ رہے ہیں ذرا اس بات کی بھی وضاحت کریں؟

جناب سعید اکبر خان: جناب! میں یہ اپیل کر رہا ہوں کہ جو ابہام پیدا کیا جا رہا ہے کہ میاں محمد شہباز شریف پی پی۔48 نہ رکھیں۔ پی پی۔10 رکھیں۔ اس بات کی میں ruling چاہتا ہوں کہ وہ پی پی۔48 پر oath لے چکے ہیں، اس پر وزیر اعلیٰ بن چکے ہیں۔ وہ یہ سیٹ رکھ سکتے ہیں ان کو اس سیٹ سے کسی technical طریقے سے ہٹایا نہیں جا سکتا اگر انہوں نے یہ point raise کیا ہے تو آپ اس کو میری request پر اور اس پورے ایوان کی request پر clear کریں اور اس پر ruling دیں کہ وہ کون سی سیٹ رکھ سکتے ہیں؟ (نعرہ ہائے تحسین)

میں سمجھتا ہوں کہ میں اپنی گزارش آپ تک پہنچا پایا ہوں اور آپ میری اس request کو مد نظر رکھتے ہوئے اس بات کو ضرور clear کریں گے کیونکہ یہ سپیکر کی بھی بات ہے۔ اس طرح کے ابہام یا ٹیکنیکل باتیں آئیں جو ہاؤس کے اندر ہوں اور ہاؤس کے کسی ممبر کے متعلق ہوں تو آپ اپنی ruling سے اس کو clear کر سکتے ہیں اور میں آپ سے اسی clarification کی ruling مانگتا ہوں کہ آپ اس بات کو clear کریں کہ جس سیٹ پر میاں محمد شہباز شریف نے oath لیا ہے۔ جو شو شہ اپوزیشن نے چھوڑا ہے، انہوں نے ابہام پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔ انہوں نے oath لے لیا ہے اسی oath پر وہ وزیر اعلیٰ بن چکے ہیں اور پورے ہاؤس کی انہیں تائید حاصل ہے۔ اس دن بھی تھی آج بھی ہے اور میں آخر میں اس پورے ہاؤس سے اپیل کرتا ہوں کہ تمام دوست اس discussion میں حصہ لے چکے۔ آج ہمارے لئے بجٹ کی کوئی اہمیت نہیں رکھتی۔ ہم اسی لئے بجٹ پیش کر رہے ہیں کہ جمہوری نظام قائم ہے۔ جب جمہوری نظام ہی ختم کیا جا رہا ہو تو اس وقت اس بحث کی کوئی اہمیت نہیں رہتی۔ آج ہم اس بحث پر اتفاق کرتے ہیں کہ ہم نے جمہوری نظام کو بچانا ہے، جمہوری نظام کے لئے ہم نے ہر حد سے آگے جانا ہے تو میں آخر میں یہی گزارش کرتا ہوں کہ آج پورا ہاؤس آخر میں اپنا احتجاج ریکارڈ کرانے کے لئے پانچ منٹ کے لئے walk out کرے گا کہ ہم پانچ منٹ کے لئے اس ہاؤس کا بائیکاٹ کرتے ہیں تاکہ ان فور سز کو پتا چلے کہ تمام جمہوری لوگ متفق ہیں اور اس بات پر ان کا اتحاد ہے۔

جناب سپیکر! جتنی بحث ہو جائے اس کا احتجاج بھی ریکارڈ ہوتا ہے لیکن اگر اس ہاؤس کے پورے ممبران پانچ منٹ کے لئے اس فیصلے کے خلاف walk out کریں۔ یہ میری تجویز ہے اگر میرے دوست اکثریت سے اس کی تائید کریں تو کر دیں، نہیں تو جس طریقے سے بھی احتجاج ہو رہا ہے وہ بھی کافی ہے لیکن آج آپ اس اہمام پر ضرور ruling دیں۔ میں آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ اس اہمام کو بڑھایا جا رہا ہے تو انشاء اللہ آپ کی اگر ruling آئی تو اس میں وہ clear ہو جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں سارے معزز ممبران سے بات کروں گا کہ نوانی صاحب نے ابھی جو بات کی ہے۔ کل جس طرح یہاں پر ایک technicality کو پوائنٹ آف آرڈر پر ہاؤس میں لایا گیا تھا تو as a custodian of the House میں سمجھتا ہوں اور جمہوری روایات کا تقاضا بھی یہ ہے کہ جن چیزوں کے اوپر کوئی اہمام ہو ہاؤس کے اندر انہیں دیکھتے ہوئے اس کو دور کریں لیکن چونکہ اس کے اندر نہ صرف technical بلکہ legal aspects بھی ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ruling میں ضرور دوں گا، آج ہی دوں گا لیکن Let me consult with the relevant law and relevant books. اور یہ میرا آپ سے وعدہ ہے کہ اس ہاؤس میں آپ کی باتوں کے دوران ہی relevant rules کو دیکھ کر میں ruling دے کر یہاں سے اٹھوں گا۔

نوانی صاحب! دوسری بات یہ ہے کہ آپ walk out کی بات کر رہے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ walk out کی ضرورت وہاں پر پڑتی ہے جہاں پر Chair ممبرز کے ساتھ تعاون نہ کر رہی ہو۔ آج ہاؤس کی جو کارروائی تھی وہ ابھی بھی ہونی ہے کیونکہ rules بہت clear ہیں۔ جب تک آج فنانس منسٹر صاحب speech wind up نہیں کریں گے تب تک بجٹ کے اوپر general discussion ختم نہیں ہو سکتی لیکن میں آپ سب دوستوں کو اس ہاؤس میں اپنا اپنا مافی الضمیر بیان کرنے اور اس کیمرے کے ذریعے پوری قوم کے سامنے لانے کے لئے یہاں پر بھرپور وقت دوں گا تو میرے خیال میں better یہ ہے کہ اس discussion کو آگے continue کریں اور اس کے اندر اب میں محترمہ ساجدہ میر صاحبہ سے گزارش کروں گا کہ وہ اپنی بات کریں۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ کل جو فیصلہ آیا ہے اس میں یہ نظر آتا ہے کہ ہم جس عدلیہ کی بات کرتے تھے یا ہم چاہتے تھے کہ عدلیہ کی بالادستی ہو، یہاں پر قانون کی بالادستی ہو لیکن آج بھی محسوس ہوتا ہے کہ اس قانون کو ہتھکڑی لگی ہوئی ہے، وہ ہتھکڑی ایوان صدر کے اس دروازے کے ساتھ بندھی ہوئی ہے کہ جہاں سے وہ ایک زنجیر کو کھینچتے ہیں اور نچ اپنا فیصلہ سنا دیتے

ہیں۔ جس ملک کے جج دیکھتے نہ ہوں، ان کے کان سنتے نہ ہوں اور ہمارے قائدین یہاں پر عوام کے لئے جمہوریت کی جنگ لڑتے ہیں اور پھر جمہوریت کو بدنام کرنے کے لئے سیاسی پارٹیوں کو لڑایا جاتا ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ ایوان صدر کے پاس (b)(2) کا وہ ڈنڈا ہے کہ وہ ہمیں ڈرانا چاہتا ہے لیکن اب ہم اس ڈنڈے سے ڈریں گے نہیں۔ ہم اپنے آئین کی بات کریں گے کہ 1973 کے آئین کو اپنی اصلی شکل میں آنا چاہئے۔ پارلیمانی نظام حکومت میں وزیر اعظم کے پاس اختیارات ہونے چاہئیں، اگر پارلیمانی نظام حکومت ہوتا تو میں سمجھتی ہوں کہ یہ ججز آج میاں محمد نواز شریف کے خلاف فیصلہ نہ دیتے۔ اس فیصلے سے ایسے محسوس ہوتا ہے کہ وہ اس ملک کو انار کی طرف لے جانا چاہتے ہیں۔ جب لوگ انار کی طرف جاتے ہیں، احساس محرومی بڑھتا ہے تو علیحدگی پسند قوتیں جنم لیتی ہیں۔ جب آپ ایوان صدر میں اس ملک کو توڑنے کی سازشیں کر رہے ہیں تو پھر ہمیں بھی impeachment کے لئے کوئی موثر قدم اٹھانا چاہئے۔ اس کے لئے ہم میاں محمد نواز شریف اور اپنی پارٹی کے فیصلے کے منتظر ہیں۔ شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: جہاں زیب وارن! (قطع کلامیاں)

سب دوست تسلی رکھیں، سب کو وقت دوں گا۔ جہاں زیب وارن!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اللہ رکھا چودھری!

سیدناظم حسین شاہ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: سارے دوست تشریف رکھیں۔ پہلے سیدناظم حسین شاہ بات کریں گے۔

اللہ رکھا صاحب! اس کے بعد میں آپ کو بلاتا ہوں۔

سیدناظم حسین شاہ: جناب سپیکر! میں پہلے آپ سے گزارش کروں گا کہ ہاؤس کو in order کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میری دوستوں سے گزارش ہے کہ اپنی اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں۔

within one minute ہاؤس کو in order کریں۔ عبدالقادر گیلانی! آپ ذرا سیٹ پر تشریف

رکھیں اور باقی دوستوں سے بھی گزارش ہے کہ وہ اپنی اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں۔ جی، شاہ صاحب!

سیدناظم حسین شاہ: جناب سپیکر! پہلی بات تو یہ ہے جیسے سعید اکبر صاحب فرما رہے تھے۔ بات یہ ہے کہ حضرت علی علیہ السلام کا فرمان ہے کہ "لوگ کفر کے ساتھ گزارہ کر سکتے ہیں، ناانصافی کے ساتھ گزارہ نہیں کر سکتے۔" اگر آپ اس ملک کی تاریخ دیکھیں کہ Just after the death of the Quaid-e-Azam. آج تک بیوروکریسی اس ملک میں rule کرتی آئی ہے، establishment rule کرتی آئی ہے، سیاستدانوں کو مختلف قسم کے الزامات سے نوازا گیا اور انہیں ہر طریقے سے سوسائٹی میں بدنام کیا گیا۔ یہی آپ دیکھیں کہ اس صوبے میں 1952 میں سب سے پہلے گورنر راج لگا جب ممدوٹ کی گورنمنٹ کو ختم کیا گیا اور دولتاناہ صاحب کی گورنمنٹ کو لایا گیا۔ آج بھی یہ دیکھیں اور ایک مفکر نے بڑا خوبصورت کہا ہے کہ:

Injustice, ignorance and operation evaluate the society.

آج آپ دیکھیں کہ یہ جو فیصلہ ہے یعنی کتنے تعجب کی بات ہے کہ اس ملک میں ممبران کی اکثریت جن کا manifesto لے کر elect ہوئی ہے آج انہیں نااہل قرار دیا گیا ہے اور سعید اکبر صاحب نے جو بات کی ہے کہ technically ایک آدمی یہاں سے vote of confidence لیتا ہے، technically ان کو ناک آؤٹ کیا گیا ہے۔ یہ ان کی غلط سوچ ہے کیونکہ

Hypocrisy and deception can not replace the virtual truth whatever is built on deception and fraud must finally crumble.

آپ یہ دیکھیں کہ 1952 سے judiciary کی وجہ سے ہمیں crisis کو face کرنا پڑا۔ جب جسٹس منیر کا یہ فیصلہ آیا کہ انہوں نے مارشل لاء کو law of necessity کے تحت accept کیا اس لئے آج بھی وہی تاریخ دہرائی جا رہی ہے کہ Dictatorship always breeds corruption ایک فرد واحد کے فیصلوں سے ایک خاندان یا ایک گھر کا نظام نہیں چل سکتا تو ایک rdictato کیسے پورے ملک کا نظام چلا سکتا ہے؟ اس لئے ہم پر زور طریقے سے مذمت کرتے ہیں کہ یہاں پر Judicial murder بھی ہوئے اور محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ کو شہید کیا گیا۔ ان کا قصور کیا تھا؟ انہوں نے صرف عوام کی بات کی تھی، ان لوگوں کی بات کی تھی جن کو آج بھی حقوق نہیں مل رہے۔ انہوں نے جب اس ملک کی آزادی کی بات کی، اس ملک کی عدلیہ کی آزادی کی بات کی تو ان کو شہید کر دیا گیا۔ ہم اس کی بھی پر زور مذمت کرتے ہیں۔ میں یہاں پر ایک مفکر جس نے Justice کی definition کی ہے وہ آپ کے گوش گزار کرتا ہوں۔ انہوں نے کہا ہے کہ:

“Justice which is august and pure, which
is perfect in the spirit, where the mind
rises and the heart expands”

کیونکہ mind rises کا مقصد یہ ہے کہ اس میں تعصب نہیں آتا کیونکہ کبھی کبھی مذہب میں بھی
اس کی افادیت ختم ہو جاتی ہے جب اس میں تعصب آ جائے تو وہاں پر

Mind rises and heart expands, where her
countenances are ever placid and benign, where her
favourite attitude is to stop the unfortunate to hear
their cries and to help them, to rescue and relief to
store and save, venerable from its utility (totality),
beneficent in each preference, up-lifted without pride,
firm without obduracy.

جناب والا! اس میں دیکھیں کہ:

Majestic from it verses, lovely though in her crown

تو جو جسٹس کی کرسی پر بیٹھتے ہیں تو یہ جسٹس کی definition ان کو بھی پڑھ لینی چاہئے اس لئے کہ
انصاف وہی ہوتا ہے جو تعصب سے پاک ہو کیونکہ مذہب کی افادیت اس وقت ختم ہو جاتی ہے جب اس
میں تعصب آ جائے۔ اس میں بھی دیکھیں کہ تعصب بڑا واضح نظر آ رہا ہے۔ کس لئے میاں محمد نواز
شریف کو نااہل قرار دیا گیا ہے؟ یہ بھی سوچنا چاہئے، انصاف صرف یہ ہی نہیں ہے کہ دو گواہوں
کی technicality کے اوپر بات کی جائے بلکہ سارے حالات کو مد نظر رکھ کر ان کو انصاف کرنا
چاہئے تھا۔ انصاف وہ ہوتا ہے کہ جو ہر آدمی کے لئے قابل قبول ہو۔ یہ انصاف نہیں کہ جس کو چند چمچے یا
چند گماشتے انصاف کہیں۔

جناب سپیکر! ہم آپ کے توسط سے عدلیہ پر یہ واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ اس علاقے کے
لوگ اور اس پارلیمنٹ کے اراکین ذاتی مفاد سے بالاتر ہو کر ملک و قوم کی لڑائی لڑیں گے۔ اس ملک و قوم
کی لڑائی لڑنے میں چاہے ہمیں شہادت بھی قبول کرنی پڑے تو ہم شہادت قبول کریں گے۔ آپ
دیکھیں کہ ایک جھنڈا جس کا ایک گز کپڑا نہیں ہوتا لیکن it represents the honour

of a country اس کے لئے لکھو کھا لوگ مرتے ہیں اور ملک و قوم اس وقت تک زندہ رہتے ہیں جب تک اس میں رہنے والے ملک و قوم کے مفاد کے لئے قربانی دیں۔ اس لئے ہم پوری عدلیہ پر یہ واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ ہم ان کا ایسا کوئی فیصلہ قبول نہیں کریں گے اور نہ اس ملک کی عوام قبول کرے گی کہ جو فیصلہ انصاف پر مبنی نہ ہو۔ اس لئے ہم اس فیصلے کی پُر زور مذمت کرتے ہیں اور اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے وہ تھوڑی ہے۔ میری یہی گزارشات تھیں۔ شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جناب اللہ رکھا!

جناب اللہ رکھا: نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الذی خلق الموت والحیوة لیبیلو کم ایکم احسن عملاً و هو العزیز العفوور O جناب سپیکر! ابھی میں نے اس ہاؤس میں جو آیت کریمہ تلاوت کی ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ زندگی اور موت میرے قبضہ قدرت میں ہے اور میں دیکھتا ہوں کہ تم میں سے کون لوگ ہیں جو اچھے عمل کرتے ہیں اور کون لوگ ہیں جو بُرے عمل کرتے ہیں اور کون لوگ ہیں جو اچھے عمل کرنے والوں کو روکتے ہیں، بے شک تمہارا پروردگار ہر چیز پر اپنی قدرت رکھتا ہے۔

جناب والا! اللہ کے قرآن نے بڑا واضح طور پر کہہ دیا ہے کہ جن لوگوں کے عمل اچھے ہیں ان کا راستہ یہ سفار نہیں روک سکتے، یہ ظالم نہیں روک سکتے، یہ dictator نہیں روک سکتے۔ یہ dictator جس نے پچھلے آٹھ سالوں میں پاکستان کی عوام کو یہ بُرادن دکھایا ہے جس کی تاریخ میں مثال نہیں ملتی۔ یاد کیجئے وہ دور جب ہم پنجاب کی سڑکوں کے اوپر اس ظالم dictator کے خلاف احتجاج کیا کرتے تھے اس وقت بھی ہمارے ارادوں میں ذرا بھر بھی لغزش نہیں آئی تھی۔ جس طرح اس dictator نے اچھے عمل کرنے والے شخص کو اٹھا کر اس ملک سے باہر پھینکا تھا تو آپ غور کیجئے کہ اس شخص کو جس کو یہ ظالم dictator کہتا تھا کہ یہ پاکستانی عوام کے معیار پر پورا نہیں اترتا اللہ کی قدرت کا فیصلہ دیکھئے، وہی پروردگار اسے یہاں سے اٹھاتا ہے اور بیت اللہ میں لے جاتا ہے، مسجد نبوی میں لے جاتا ہے۔ آپ اس dictator کی باتوں پر غور کیجئے، کون سی بات یہاں پر بیان کروں۔ لال مسجد کی ننھی منی معصوم بچیوں کے جسموں کو فاسفورس کے بموں سے کس طرح پگھلایا گیا۔ وانا کے شہیدوں پر غور کیجئے کہ وہ نوجوان جو کلمہ حق پڑھتے ہیں جو دین کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے جاتے ہیں کس طرح ان نوجوانوں کے خون سے مسجدوں کو رنگین کیا گیا۔ آپ میری بات پر غور کیجئے کہ آج جو فیصلہ انہوں نے ایوان صدر کے ایما پر کیا ہے ہم اس کی پُر زور مذمت کرتے ہیں اور اللہ کے

فضل و کرم سے ہم اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھیں گے جب تک میاں محمد نواز شریف کے اصولوں پر چلتے ہوئے، اس کے دیئے ہوئے اصولوں پر چلتے ہوئے ہم عدلیہ کو آزاد نہیں کروالیتے اور جوں کو بحال نہیں کروالیتے۔ ہم چین سے نہیں بیٹھیں گے۔

جناب سپیکر! اللہ کے فضل و کرم سے میرا اور آپ کا قائد کل بھی اصولوں پر قائم تھا آج بھی اصولوں پر قائم ہے اور ہم نے پہلے بھی کبھی اصولوں پر سمجھوتہ کیا ہے اور نہ کریں گے۔ ہم پاکستان کے عوام کی عین سوچوں کے مطابق جنگ لڑ رہے ہیں۔ ہم اللہ کے فضل و کرم سے اس وقت تک یہ جنگ لڑتے رہیں گے جب تک پاکستان خوشحالی کی طرف نہیں جاتا اور میرے قائد کے اس خواب کی تعبیر نہیں بن جاتا جو میرے قائد نے پاکستان کی خوشحالی کے لئے دیکھا ہے۔

جناب سپیکر! ہم P.C.O. جوں کے فیصلوں کی بھرپور مذمت کرتے ہیں اور اس ایوان کے توسط سے بھرپور مذمت کرتے ہیں اور اللہ کے فضل و کرم سے اپنا احتجاج اس وقت تک جاری رکھیں گے جب تک اس dictator مشرف سے ایوان صدر کو پاک نہیں کر لیتے، اس کے ناپاک ارادوں سے اس کو صاف نہیں کر لیتے، ہم آرام سے نہیں بیٹھیں گے۔

(اس مرحلہ پر میاں محمد نواز شریف زندہ باد، میاں محمد شہباز شریف زندہ باد کی نعرہ بازی)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محترمہ غزالہ سعد رفیق صاحبہ!

محترمہ غزالہ سعد رفیق: نحمد و نصلی علی رسولہ الکریم اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں جب سے ایوان میں بیٹھی ہوں بہت ساری جذباتی تقاریر سن رہی ہوں۔ میں چند باتیں کروں گی کہ:

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی

نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

پچھلے 60 سالہ پاکستان کے وجود سے اب تک جمہوریت کے راستے میں جو رکاوٹیں ہم سب لوگ face کرتے آئے ہیں کل کے عدلیہ کے فیصلے سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ وہ رکاوٹیں جو اب تک ہم دور کرتے آئے ہیں، یہ پیغام ملا ہے کہ وہ ابھی باقی ہیں۔ جمہوریت کا راستہ جس میں چلتے ہوئے اور جس کی کوشش میں ہم سب لگے ہوئے ہیں ہم ابھی اس کی تکمیل تک نہیں پہنچ سکے۔ وہ راستہ جس میں آپ سب ساتھی تھے میں بھی آپ کی ساتھی ہوں، میرا پورا خاندان ساتھی ہے۔ اس جمہوریت کے لئے اس پارلیمنٹ میں بیٹھ کر ہمیں اس بات کا عزم کرنا ہے کہ اب ہم نے اس سے بالاتر ہو کر کہ

ہمارا تعلق کس جماعت سے ہے، اس سے بالاتر ہو کر کہ ہم کس جماعت کے نمائندہ کے طور پر یہاں کھڑے ہیں، ہمیں اس بات کا فیصلہ کرنا ہے کہ پاکستان کو کس طرف لے کر جانا ہے اور ہم نے اس میں کیا کردار ادا کرنا ہے؟ آج ہم نے اپنے کردار کو متعین کرنا ہے۔ ہم تو سمجھ رہے تھے کہ ہم جمہوریت کی پٹری پر چڑھ گئے ہیں لیکن کل عدلیہ کے فیصلے نے ہم سب کو یہ پیغام دیا ہے کہ ابھی اور بہت سی رکاوٹیں ہیں جن کا ہم سب کو سامنا ہے۔ میں اس ایوان میں اپنے تمام parliamentarians سے صرف ایک بات کرنا چاہوں گی کہ ہمیں یہاں بیٹھ کر اس عزم کا اعادہ کرنا ہے جس کو ہم لے کر چلے تھے کہ پاکستان میں جمہوریت کے راستے میں جتنی رکاوٹیں آئیں گی ہم ان کو توڑتے ہوئے پاکستان کو اس کی منزل تک پہنچا کر ہی دم لیں گے۔ شاعر نے کیا خوب کہا ہے کہ:

جس دور میں جینا مشکل ہو

اس دور میں جینا لازم ہے

آج بہت ساری باتیں ہو گئیں، تقاریر ہو گئیں، جذباتیت بھی ہو گئی لیکن ہم سب پاکستان سے محبت کرتے ہیں اور آج ہم نے یہ فیصلہ کرنا ہے کہ ہم نے اپنی آئندہ نسل اور اپنے بچوں کو کیا دے کر جانا ہے؟ ہمارے اوپر جو بھاری ذمہ داری اس عوام نے 18۔ فروری کو ڈال دی ہے وہ اس لئے ڈالی ہے کہ ہمیں فیصلوں کا حق دیا ہے کہ یہ فیصلے کس طرح کے ہوں گے، جمہوریت کے ہوں گے یا آمریت کے ہوں گے؟ آج جو لوگ یہاں پر بیٹھے ہیں یا جو دوسرے ایوانوں میں بیٹھے ہیں ان سب کے لئے کل کا عدلیہ کا کال فیصلہ لمحہ فکریہ ہے جو ہم سب نے سنا۔ ہم تمام لوگ اس فیصلے کی بھرپور مذمت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جب تک پاکستان میں عدلیہ آزاد نہیں ہوگی، اپنی اصل شکل میں واپس نہیں آئے گی ہم آرام سے نہیں بیٹھیں گے۔ جمہوریت کے لئے جدوجہد اور کوشش کرنا ہم سب کا بنیادی حق ہے جس کے لئے ہم لڑتے رہیں گے اور پاکستان کو انشاء اللہ تعالیٰ اپنی کوششوں اور اپنے قائد کی کوششوں سے جمہوریت کی پٹری پر چڑھا کر ہی دم لیں گے۔ بہت شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: جی، طارق امین ہوتیانہ!

جناب محمد طارق امین ہوتیانہ: میں جناب کا بڑا ممنون ہوں۔ میری ایک چھوٹی سی گزارش ہے کیونکہ بنیادی طور پر کل یہ اجلاس بجٹ اجلاس تھا تو جو دوست بات کرنے سے رہ گئے ہیں اگر ہم اپنی تجاویز تحریری طور پر سیکرٹری صاحب کو جمع کروادیں تو اس کو ریکارڈ کا حصہ بنا لیا جائے اور اس پر جو قابل عمل تجاویز ہوں اس پر عمل کیا جائے۔ چونکہ کل جو ایک عدالتی سیاہ فیصلہ آیا ہے اس پر تمام

ممبران کے sentiment ایک جیسے ہیں خواہ وہ مسلم لیگ (ن) سے ہیں یا پیپلز پارٹی سے تو میں یہ چاہوں گا کہ اس لسٹ کو جاری کیا جائے کہ جو speaker کل بحث پر اپنی تجاویز دینا چاہ رہے تھے انہی کو آگے وقت دیا جائے۔

جناب سعید اکبر خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی!

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! جب ضمنی بحث پر بحث ہو تو جو لسٹ میں سے رہ گئے ہیں ان کو اس دن کروادیں تاکہ وہ بھی accommodate ہو جائیں۔

جناب محمد طارق امین ہوتیانہ: جناب سپیکر! میری یہ عرض ہے کہ کل کا جو عدالتی فیصلہ ہے یہ dictatorship کے انہی ہتھکنڈوں کی continuity ہے خواہ وہ لیاقت علی خان کی شہادت ہو، ذوالفقار علی بھٹو (شہید) کی شہادت ہو، بے نظیر بھٹو کی شہادت ہو، میاں محمد نواز شریف کی جلاوطنی ہو یا اب میاں محمد نواز شریف کی نااہلی کا جو فیصلہ آیا ہے یہ سب اسی تناظر میں سلسلہ چل رہا ہے۔ یہ وہی ہتھکنڈے ہیں جو مختلف انداز میں استعمال کر رہے ہیں۔ میرے خیال میں جنرل پرویز مشرف کو تھوڑا سا وقت شاید مل جاتا کیونکہ لوگوں کے ذہن میں یہ impression تھا کہ نومبر کے الیکشن تک اس کا آقا جب تک امریکہ کی کرسی صدارت پر بیٹھا ہے شاید مشرف کو وقت مل جائے لیکن کل کے فیصلے نے مشرف کو جو مہلت ملنی تھی اس کو کم کر دیا ہے اور اب میرے خیال میں پوری قوم کا ایک ہی نعرہ ہے کہ:

مک گیا تیرا شو مشرف

گو مشرف گو مشرف

جناب قائم مقام سپیکر: جی، کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد!

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! یہ جو سیاہ فیصلہ کل ان Judges نے دیا جن کو نہ تو یہ ایوان Judges مانتا ہے، نہ پنجاب مانتا ہے اور نہ پاکستان مانتا ہے۔ ان Judges کے اس فیصلے پر جتنی مذمت کی جائے، جتنے بھی اجلاس کئے جائیں وہ کم ہوں گے۔ ہم بھٹو کے اس فیصلے کو آج تک نہیں بھول پائے، آج تک ہم دوبارہ بھٹو پیدا نہیں کر سکے اور ابھی یہ Judges ایک نیا کارنامہ دکھا رہے ہیں۔ کل بھی ان Judges نے بھٹو کو مارا تھا اور آج یہ میاں محمد نواز شریف کو

مارنا چاہتے ہیں۔ میں اس ایوان کی آواز سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ نہ بھٹو کل مرانہا، نہ انشاء اللہ میاں محمد نواز شریف کہیں جائے گا اور میاں محمد نواز شریف کو اللہ دوام بخشنے گا۔ میاں محمد نواز شریف آج پاکستان کی آواز ہے، پنجاب اور اس ایوان کی آواز ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی آواز کو قائم رکھے گا۔ اللہ اس کو انشاء اللہ عروج دے گا اور یہ ایوان دیکھے گا کہ وہی میاں محمد نواز شریف جس کو آج ان کالے ججوں نے پس پشت ڈالنے کی کوشش کی ہے وہ ایک نئے سورج اور نئی آب و تاب کے ساتھ سامنے آئے گا۔ میں ابھی ججٹ کی طرف آتا ہوں کیونکہ آپ نے مجھے ججٹ تقریر کے لئے floor دیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: فی الحال تو کل کے واقعہ پر مذمت ہے۔ اس کے بعد جب وزیر خزانہ صاحب آجائیں گے تو تب بات ہوگی۔ بہت شکریہ

محترمہ رفعت سلطانیہ ڈار: جناب سپیکر! میں اپنے بھائی سے کہتی ہوں کہ ججٹ لیڈروں کے ساتھ اچھے لگتے ہیں۔ کل ہمارے لیڈر اور ہمارے ساتھ عدالت میں اتنی ناانصافی ہوئی ہے اور ہم یہ پٹ پٹ کر رہے ہیں۔

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: جناب سپیکر! اس غلطی کو میں واپس لیتا ہوں۔ بات یہ ہے کہ چونکہ ہوتا ہے پہلے بات کر رہے تھے اور جناب سپیکر نے بھی کہا تھا کہ اس کے بعد ججٹ پر تقریر ہوں گی لہذا غلط فہمی ہو گئی ہے جسے میں واپس لیتا ہوں۔ بات یہ ہے کہ پیپلز پارٹی ہر جگہ پر، ہر مقام پر (ن) لیگ کے ساتھ ہے۔ وزیر خزانہ جناب تنویر اشرف کارہ نے ایک پارٹی بیان بھی دیا۔ اس کے بعد تمام پیپلز پارٹی کے ممبران نے بھی اپنی اپنی جگہ پر مذمت کی۔ یہ مذمت کا سلسلہ اس وقت تک جاری رہے گا جب تک یہ جج ہوش کے ناخن نہیں لیں گے۔ یہ نہیں کہ ہم دو چار باتیں کر کے چلے جائیں گے تو مذمت کا سلسلہ ختم ہو جائے گا۔ یہ مذمت ان کے کالے کر توتوں کے ساتھ ساتھ اس وقت تک چلتی رہے گی جب تک یہ جج اور ان کو بنانے والا وہ شخص جو ابھی ایک پنجرے میں قید ہے وہ ایسے پنجرے میں قید ہو گیا ہے جہاں سے نکلنا اس کے لئے بہت مشکل ہے۔ جس شخص کی کھال ہی نہ ہو جو کہتا تھا کہ وردی میری کھال ہے آج اس کے جسم پر کھال نہیں ہے وہ بے کھال شخص اس پنجرے سے نکل نہیں سکتا ہے۔ ابھی وقت اس کے لئے کم سے کم ہوتا جا رہا ہے۔ ابھی وقت اس کے لئے بہت مختصر ہوتا جا رہا ہے۔ جب وہ اس جس بے جا میں خود ہی اپنی موت مر جائے گا۔ زرداری صاحب نے فرمایا تھا اور میں اس کو quote کرتا ہوں۔ جناب محترم آصف علی زرداری نے کہا تھا کہ وقت خود ثابت کرے گا کہ یہ وقت کا نمرود جو ہے یہ اپنی موت آپ مر جائے گا اور اللہ کے فضل سے ابھی وہ

time آ رہا ہے جہاں شہزاد رہا، نہ نمرود رہا وہاں یہ مشرف کیا رہے گا۔ ایوان سے میں اس چیز کی پُر زور مذمت کرتا ہوں کہ ایسے فیصلے جن سے ملک کی تاریخ پر اثر پڑتا ہو جب مورخ یہ تاریخ لکھے گا تو یاد رکھیں کہ ان ججز کے اس کارنامے کو تاریخ میں انتہائی سیاہ دور میں لکھا جائے گا اور اللہ کے فضل و کرم سے میاں محمد نواز شریف کا نام سنہری لفظوں سے آئے گا اور میاں محمد نواز شریف کا نام رہتی دنیا تک یہاں پر رہے گا۔ میں اس بات پر اس ایوان کا بہت مشکور ہوں کہ یہ ایوان ایک آواز ہو کر میاں محمد نواز شریف کے لئے آواز اٹھا رہا ہے۔ یہاں پر وہی بات صادق آتی ہے کہ ”ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز“ تو اللہ کا کرم ہے کہ آج تمام بھائی، تمام لوگ میاں محمد نواز شریف کی آواز میں لبیک کہہ رہے ہیں اور یہی اس ایوان سے متوقع تھا۔ یہی اس ایوان کی شان ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محترمہ مائزہ حمید صاحبہ! میں سب کو وقت دے رہا ہوں اور انشاء اللہ سب کو وقت ملے گا۔ خواتین کا بھی حق ہے۔

Let them talk also. محترمہ مائزہ حمید: جناب سپیکر! یہ جمہوریت کا سب سے بڑا مذاق اڑایا گیا ہے جو کل ہمارے ساتھ ہوا ہے۔ there are two leaders in this nation. ایک لیڈر ہے محترمہ بے نظیر بھٹو

Who said, Democracy is the biggest revenge. She has met a tragic death.

اور دوسرے لیڈر میاں محمد نواز شریف ہیں۔

He is fighting for the institutions. He is also fighting for his Principles. He has been trying in court and the Presidency is trying to kill the democracy in this country. This is a day of mourning and this day should be celebrated as a black day in the whole country and the whole country should go in mourning. This is a sad day for our country and internationally we are also a bad example. It's a very sad day. Thank you.

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جمانزیب وارن!

ملک جمانزیب وارن: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں اپنے قائد میاں محمد نواز شریف کے خلاف جو فیصلہ ہوا ہے، پر زور مذمت کرتا ہوں اور یہ جو بجٹ سیشن ہوتا ہے ہمیں ایک موقع ملتا ہے کہ ہم اپنے علاقے کے مسائل آکر بتائیں تو establishment نے، بیوروکریسی نے اور ان ڈکٹیٹروں نے یہ جو شوشہ کھڑا کیا ہے۔ ہمارے پیچھے عوام یہ سوچ رہی تھی کہ ہمارے لئے یہ جو نمائندگان ہیں جن کو ہم نے ووٹ دیئے ہیں جا کے یہ ہمارے مسائل اسمبلی میں کہیں گے تو انہوں نے یہ جو شوشہ پھوڑا ہے کہ ہماری پوری قوم کے ساتھ زیادتی کی ہے۔ ہم اب سڑکوں پر بھی نکلیں گے، اپنے حلقے کو بھی بتائیں گے، اپنی عوام کو بھی ساتھ لے کر ان کو بتائیں گے کہ یہ جو ساٹھ سال سے سازشیں کر رہے ہیں ان کی سازشوں پر ہم نے ان کے اوپر ایسی ضرب لگانی ہے کہ ان کو اب پتا چل جائے گا۔ دوسرا یہ ہے کہ میں آپ کا زیادہ وقت نہیں لینا چاہتا کیونکہ آج بالکل ہم اس موڈ میں نہیں ہیں۔ ہم بالکل اس چیز سے خفا ہیں، ناراض ہیں کہ یہ جو بیوروکریسی establishment ہے یہ بھی ہم میں سے ہے لیکن انہوں نے ساٹھ سال سے اپنے لئے سب کچھ بنایا ہوا ہے، اب انہوں نے دیکھا ہے کہ پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ (ن) دونوں پارٹیاں جو بڑی جماعتیں ہیں اکٹھی ہو گئی ہیں تو ان کے خلاف کیسی سازش کرنی چاہئے؟ انہوں نے ہمارے عظیم قائد جن کی خاطر ہم سب لوگ جتنا پورا پاکستان اس فیصلے کے خلاف احتجاج کر رہا ہے تاریخ میں ایسا نہیں ہوا تو میں اس موڈ میں نہیں ہوں۔ میں بھرپور ناراض ہوں، میں پورے House کو اس بات پر agree کروں گا کہ آپ احتجاجاً ان ڈکٹیٹروں کے خلاف پُر زور مذمت کریں۔ شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب قائم مقام سپیکر: میری آصف منظور موہل سے گزارش ہے کہ وہ بات کر لیں اور اس کے بعد میں نے رولنگ بھی دینی ہے، میں نے ابھی تک جو سوچنا تھا وہ تیار کر لیا ہے، دوستوں کے بات کرنے کے بعد میں اپنی رولنگ دوں گا۔

جناب سعید اکبر خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! میری ایک submission ہے کہ آپ ایک مہربانی ضرور فرمائیں کہ اسی sitting میں بیٹھے ہوئے آپ رولنگ دیں کیونکہ اگر آپ اٹھ کر گئے تو اس پر بہت

زیادہ خدشات ظاہر ہوں گے۔ میری یہ humble submission ہے کہ جو بھی آپ کی honest opinion ہے اسی جگہ پر بیٹھے ہوئے آپ رولنگ دے کر جائیں۔ اگر آپ یہاں سے اٹھ کر گئے تو اس پر میں بھی objection کروں گا اور بھی کئی آدمی objection کریں گے کہ شاید اس میں کوئی کل کی سمت کے بارے میں کوئی رائے ہے۔ میری آپ سے گزارش ہوگی کہ آپ یہاں سے اٹھے بغیر اپنی رولنگ دیں میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ بار بار ساری کتابیں دیکھ رہے ہیں، سیکرٹری صاحب کو بھی نوٹس دے رہے ہیں۔ definitely ان نوٹس کو آپ آگے کریں گے جس پر وہ فیصلہ ٹائپ ہوگا۔ میری آپ سے گزارش ہوگی کہ یہاں سے آپ اٹھے بغیر یہ رولنگ دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: نوانی صاحب! بے فکر رہیں۔

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منڈا صاحب!

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ نوانی صاحب نے جو بات کی ہے میں بھی اس کی پوری طرح تائید کرتا ہوں اور آپ کو میرا خیال ہے ماسوائے قانونی مشاورت کے books اور legal assistance کے لئے آپ کے پاس سیکرٹری صاحبان موجود ہیں۔ آپ کو کسی dictation اور مشاورت کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ آپ ایک law knowing personality ہیں۔ آپ نے جمہوریت کی اس جدوجہد میں اور اس judiciary کی restoration کی جدوجہد میں کی ہے اور لاہور ہائی کورٹ بار کو جو آپ نے represent کیا ہے بطور ایک کامیاب جنرل سیکرٹری آپ کو کسی طرف سے مشورہ لینے کی یا کوئی advice لینے کی یا dictation لینے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ فوری طور پر جب بھی مشاورت مکمل کر لیں تو پھر اس پر رولنگ دیں انشاء اللہ تعالیٰ یہ تاریخی رولنگ ہوگی اور یہ تاریخ میں سنہری حروف میں لکھی جائے گی۔ بڑی مہربانی

جناب محمد معین وٹو: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وٹو صاحب!

جناب محمد معین وٹو: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں کل کے اس فیصلہ پر پی۔ سی۔ او کے تحت جو ججز ہیں انہوں نے قائد محترم میاں محمد نواز شریف کے خلاف دیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ وہ صرف قابل مذمت

فیصلہ ہی نہیں ہے بلکہ وہ ایک ایسا فیصلہ ہے جو ان ججوں کا ہے، جو جمہوریت کے خلاف سازشوں میں شامل ہیں۔ اگر یہ فیصلہ کسی civil case یا کسی criminal case کے بارے میں ہوتا تو یقیناً اس ہاؤس میں یہ رد عمل نہ ہوتا، یہ فیصلہ ایک سیاسی فیصلہ ہے اور ان ججوں نے نہ صرف یہ فیصلہ prejudice دیا ہے، بلکہ یہ ایک ایسی سازش کا حصہ ہے اور جو لوگ اس سازش میں حصہ دار ہیں، جو جمہوریت اور جمہوریت کی گاڑی کو derail کرنا چاہتے ہیں۔ یہ فیصلہ صرف میاں محمد نواز شریف کے خلاف نہیں ہے بلکہ یہ فیصلہ جمہوریت کے خلاف ہے، یہ فیصلہ عوام کے خلاف اور عوام کے حقوق کے خلاف ہے اس لئے میں یہ کہوں گا کہ ہمیں آج اپنی priorities کا تعین کرنا پڑے گا۔ یہ درست ہے کہ ہمارے اس ایوان کا اور ممبران کا یہ فرض ہے کہ ہم عوام کے مسائل کے حل کو اہمیت دیں لیکن سب سے پہلے یہ ضروری ہے کہ جو عوامل عوام کے مسائل کی حل میں رکاوٹ ہیں، ان کو اپنے راستے سے ہٹانا چاہئے اور یہ جو سازش کی جا رہی ہے ایک ایسا شخص جو پرویز مشرف ہے، اس کے سارے تانے بانے ہیں اور یہ اس کی وجہ سے اس طرح کے فیصلے آرہے ہیں اور یہ P.C.O کے تحت حلف اٹھانے والے ججز اس کے ماتحت کام کر رہے ہیں اور میں یہ بھی گزارش کروں گا کہ ہم اس ہاؤس میں بار بار کہتے ہیں جمہوریت اس وقت تک نہیں آسکتی جتنی دیر تک ایک غیر جمہوری آدمی اس ملک کا سربراہ ہے اور وہ پرویز مشرف ہے۔ اس کی موجودگی میں جمہوریت نہیں آسکتی اور ہم اس کو جمہوریت نہیں کہہ سکتے اس لئے کہ علمائے دین نے یہ کہا ہے کہ "کنویں سے جتنی دیر کتے کو نہ نکالا جائے اتنی دیر کنواں پاک نہیں ہو سکتا"۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جتنی دیر تک پرویز مشرف اس ملک میں بیٹھا ہے اتنی دیر تک ہم جمہوریت کا یہاں دعویٰ نہیں کر سکتے اس لئے میری یہ گزارش ہے کہ عوام کے تمام جتنے نمائندگان ہیں وہ آصف علی زرداری ہوں، وہ وزیراعظم ہوں، وہ وزیراعلیٰ ہوں، وہ ممبران اسمبلی ہوں۔ آج جو یہ سازش ہوئی ہے یہ سازش صرف میاں محمد نواز شریف کے خلاف نہیں بلکہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ آصف علی زرداری کے خلاف بھی سازش ہے، یہ میاں محمد نواز شریف کے خلاف بھی سازش ہے اور یہ ایک سیاسی اتحاد کے خلاف بھی ایک سازش ہے۔ آج میں یہ کہوں گا کہ آج ان سیاست دانوں کو اور جناب آصف علی زرداری کو درخواست کروں گا، میاں محمد نواز شریف کو درخواست کروں گا اور پاکستان پیپلز پارٹی کے اراکین اور پاکستان مسلم لیگ (ن) کے اراکین اور جتنے اتحادی سارے دوست ہیں، میں سب سے یہ گزارش کروں گا اور یہ اپیل کروں گا کہ سارے مل کر ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر احتجاج کر کے پورا زور لگادیں کہ یہ

جو P.C.O کے تحت عدلیہ ہے، سب سے پہلے ہم نے اس کو ختم کرنا ہے۔ عدلیہ کو آزاد کروانا ہے اور سب سے پہلے اس ملک کو پرویز مشرف سے آزادی دلانی ہے۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ اس بات پر سب سے زیادہ زور دیا جائے۔ سیاستدانوں کے لئے اہم نکتہ پرویز مشرف کو ہٹانا ہے۔ پرویز مشرف اس ملک سے جائے گا تو پھر جمہوریت آئے گی، پھر ترقی ہوگی، پھر عوام کے حقوق کے لئے کام ہوگا۔ شکریہ جی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محترمہ شمیمہ اسلم صاحبہ!

محترمہ شمیمہ اسلم: شکریہ۔ جناب سپیکر! بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ساڑھے آٹھ سالہ آمرانہ دور حکومت کے بعد جب نئی حکومت نے سانس لینا شروع کیا تو P.C.O کے تحت حلف اٹھانے والے ججز نے مشرف کے ساتھی ہونے کا ثبوت دیتے ہوئے ہمارے لیڈر، ہمارے قائد میاں محمد نواز شریف کے خلاف جو فیصلہ دیا ہے ہم اس کی پر زور مذمت کرتے ہیں۔ یہ خالص ایک سیاسی فیصلہ ہے جو کہ عدلیہ کے منہ پر طمانچہ ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو نہیں چاہتے کہ ملک سے بے روزگاری، دہشت گردی اور غربت کا خاتمہ ہو۔ یہ لوگ نہیں چاہتے کہ لال مسجد کے شہداء کے خون کا حساب لیا جائے، یہ لوگ نہیں چاہتے کہ ڈاکٹر عبدالقدیر خان جیسے ہیرو کو رہا کیا جائے اور یہ وہی لوگ ہیں جو نہیں چاہتے کہ گمشدہ افراد کی بازیابی کے لئے کوششیں کی جائیں۔ ہم مشرف کو بتا دینا چاہتے ہیں کہ تم جتنا مرضی زور لگا لو تم ہمارے لیڈر کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے، تمہاری حکومت کبھی نہیں آئے گی۔ ہمارے لیڈر میاں محمد نواز شریف ہمارے دلوں میں رہتے ہیں اور ہمیشہ رہیں گے۔

جناب سپیکر! P.C.O کے تحت حلف اٹھانے والے ججز کو کہنا چاہوں گی کہ تم لوگوں نے جو شرمناک حرکت کی ہے، تم لوگ جو مشرف کے ہاتھ بک چکے ہو، بے ضمیرو! اپنے گریبان میں جھاٹکو، تمہیں ایک دن خدا کے سامنے حساب دینا ہے۔ وہاں کس منہ سے جاؤ گے؟ یاد رکھو آنے والی نسلیں تمہیں کبھی معاف نہیں کریں گی، کبھی معاف نہیں کریں گی۔ P.C.O کے تحت حلف اٹھانے والے نچ مردہ باد، بہت شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: جی، آصف منظور موہل!

جناب آصف منظور موہل: شکریہ۔ جناب سپیکر! آج آپ نے پانچویں دن مجھے اس عجیب و غریب موقع پر بات کرنے کا وقت دیا اور آپ نے یہ بھی فرمادیا کہ میں فٹنٹ بات کروں۔ اس کے بعد آپ

نے کوئی رولنگ بھی دینی ہے مگر floor دینے کے باوجود بھی مجھ سے پہلے دو ممبران نے تقریر کر لی تو میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے اس ہاؤس کی کارروائی قواعد و ضوابط کے مطابق نہیں چل رہی۔

جناب سپیکر! آج جو یہ میاں محمد نواز شریف کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے، جو ان کے ساتھ ظلم و ستم ہوا ہے میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ اگر ہماری یہ اسمبلی قواعد و ضوابط پر نہیں چلے گی تو یہ نج صاحبان اسی طرح ہم سیاست دانوں پر ظلم و ستم کرتے رہیں گے لہذا میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ کی یہ ذمہ داری ہے کہ آپ نے اس ہاؤس کو قواعد و ضوابط کے مطابق چلانا ہے۔ آج مجھے اس بات پر افسوس ہو رہا ہے کہ آج دس بجے کا وقت دیا گیا تھا۔ میں دس بجے اپنی سیٹ پر آکر بیٹھ گیا تھا مگر اجلاس 12 بجے شروع ہوا۔ یہ دو گھنٹے کا نقصان قوم کا نقصان ہوا ہے۔ یہ میرا نقصان نہیں ہوا اور اسی وجہ سے میں آپ سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ شاید میاں محمد نواز شریف کے ساتھ یہ ظلم و ستم ہوا ہے، یہ آئین کی دھجیاں اڑائی گئی ہیں۔ اس ملک کو توڑنے کی کوشش کی گئی ہے اور میں ہی نہیں میرا پورا ضلع بہاولنگر اس کی مذمت کرتا ہے اور گلی گلی، کوچہ کوچہ آج ہمارے ورکرز وہاں پر جلوس نکال رہے ہیں اور آج ہم میاں محمد نواز شریف کے خلاف آنے والے فیصلے کی مذمت کرتے ہوئے اپنے لیڈر کے ساتھ کھڑے ہیں۔ اور یہ بات نہیں ہو سکتی کہ آج ہم اس موقع پر میاں محمد نواز شریف کو اکیلا چھوڑ دیں گے یا اس judiciary کے خلاف آج ہم آواز نہیں اٹھائیں گے۔ اگر آج ہم ممبران اسمبلی نے آواز نہ اٹھائی، اگر آج ہم ایوانوں میں بیٹھنے والے لوگوں نے اس چیز کو condemned نہ کیا تو میں سمجھتا ہوں کہ ہمارا یہ ملک چند دنوں کا مسمان رہ جائے گا۔

جناب سپیکر! میں آپ کا زیادہ وقت نہیں لوں گا مگر اس گزارش کے ساتھ کہ ہمیں ضمنی بجٹ میں، جب آپ بحث شروع کریں گے تو میرا ضلع بہاولنگر انتہائی پسماندہ ہے۔ میں نے کل آپ کی ایک لسٹ دیکھی 23/24 ممبران نے تقریر کی۔ میں بھی سمجھتا ہوں کہ ایوان میں ممبران کی تعداد زیادہ ہے مگر خدا را! ہمارا ضلع پسماندہ ضرور ہے لیکن ہمیں یہاں پر پسماندگی کا احساس نہ دلایا جائے۔ میری آپ سے گزارش ہوگی اور میں یہاں پر گزارش کروں گا کہ پیپلز پارٹی والوں سے بھی کہ وہ بھی ہمارا ساتھ دیں، ہمارے شانہ بشانہ احتجاج میں آج شامل ہوں کیونکہ میں یہاں پر جناب آصف علی زرداری کو واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ اب ہمیں درپردہ کوئی سیاست نہیں کرنی پڑے گی۔ اب ہمیں front پر آنا پڑے گا کیونکہ آج اگر یہ میاں محمد نواز شریف کے ساتھ زیادتی ہے تو کل کا

دن آصف علی زرداری کے لئے بھی ہو سکتا ہے لہذا آج تمام لیڈران کو یکجا ہو کر اس ملک کی سلامتی کے لئے سڑکوں پر آنا پڑے گا اور ہمیں اپنا یہ احتجاج ریکارڈ کروانا پڑے گا۔ شکریہ

محترمہ زرگس فیض ملک: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ زرگس فیض ملک: جناب سپیکر! معزز ممبر جناب آصف علی زرداری کا نام اس طرح نہیں لے سکتے اور انہیں یہ کہیں کہ یہ اپنے الفاظ واپس لیں۔ انہوں نے غلط بات کی ہے اور کیوں اس طریقے سے ہمارے قائد کا نام انہوں نے لیا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔ میں ان سے بات کر لیتا ہوں۔ آپ ہاؤس کو dictate نہیں کر سکتیں۔ مہربانی کر کے تشریف رکھیں۔ پوائنٹ آف آرڈر پر cross talk نہیں ہو سکتی۔ آپ کا احتجاج ریکارڈ پر آ گیا ہے اور اس پر کارروائی ہو گی۔ آپ تشریف رکھیں۔ جی، وٹو صاحب!

میاں معین خان وٹو: جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ قائد محترم میاں محمد نواز شریف اور محترم جناب آصف علی زرداری دونوں کا ایک ہی مشن ہے، دونوں قائدین جمہوریت کے لئے کوشش کر رہے ہیں اور ان دونوں قائدین کا آپس میں یقیناً اتفاق رائے بھی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین) میں یہ سمجھتا ہوں کہ اختلاف رائے جمہوریت کا حسن ہے ممکن ہے کہ کسی بات پر ان میں تھوڑا بہت اختلاف رائے بھی ہو لیکن میں تمام معزز اراکین سے گزارش کروں گا کہ یہ بات ہم قائدین پر چھوڑتے ہیں وہ ہمارے رہنما ہیں، وہ ہمارے رہبر ہیں وہ خود فیصلہ کر لیں گے اور ہمیں یہاں کوئی ایسی بات نہیں کرنی چاہئے جس سے کوئی controversy پیدا ہو یا اس میں کوئی فرق آئے۔ میری صرف یہ گزارش ہے کہ ہم اتفاق اور اتحاد کی باتیں کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کی بات بالکل صحیح ہے اس لئے میں ہاؤس میں اس پر زیادہ بات کرنے کی قطعاً اجازت نہیں دوں گا۔ اب میں تجمل حسین صاحب سے گزارش کروں گا کہ وہ بات کریں۔

جناب محمد تجمل حسین: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں اس حوالے سے یہ سمجھتا ہوں کہ 18۔ فروری کا جب سورج طلوع ہوا تھا تو پورے پاکستان کی قوم یہ سمجھ رہی تھی کہ جمہوریت کا سورج نکل آیا ہے اور

آمریت کا سورج غروب ہو گیا ہے مگر چار ماہ کے شدید انتظار میں اور چار ماہ سے انتظار کی سولی پر لٹکی ہوئی قوم اس وقت بے تاب ہو گئی جب ان کے قائد میاں محمد نواز شریف کے خلاف ان جوں نے جو P.C.O کے تحت حلف اٹھا کر مشرف سے وفاداری اور میری قوم سے غداری کر رہے ہیں انہوں نے جب فیصلہ دیا تو قوم میں بے تابی اپنے عروج پر آگئی اور میں اس بات کو بھی کتنا ضروری سمجھتا ہوں کہ جس دن ہم نے مری میں بیٹھ کر اعلان مری sign کیا تھا اگر ان 30 دنوں میں ان جوں کو ان کے انجام تک پہنچا دیا جاتا اور عدلیہ کے وہ نتج بحال کر دیئے جاتے تو شاید آج ہمیں یہ دن دیکھنا نہ پڑتا۔ میں پھر یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ہماری قوم جو اس وقت انتظار کی سولی پر لٹکی ہوئی ہے اور کبھی ہم جوں کی بحالی کی بات کرتے ہیں ہمارے راستے میں جو رکاوٹیں ہیں، مشرف جس کو نہ ہم نے کبھی صدر مانا تھا، نہ وہ صدر ہے اور نہ ہی کبھی اسے صدر تسلیم کریں گے۔

معزز اراکین حزب اقتدار: گو مشرف گو، گو مشرف گو، گو مشرف گو۔۔۔ (نعرہ بازی)
چودھری احسان الحق احسن نولائیا: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، نولائیا صاحب!

چودھری احسان الحق احسن نولائیا: جناب سپیکر! میں معزز رکن سے ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جو coalition government میں اختلافی باتیں ہوتی ہیں وہ ہاؤس کی بجائے کسی meeting میں بیٹھ کر کی جائیں۔ آج ہمارا جو نقطہ نظر ہے وہ ایک فرد کے متعلق ہے کہ:

اس سے پہلے بھی یہاں ایک شخص تحت نشیں تھا
اس کو بھی خدا ہونے پر اتنا ہی یقین تھا

ہم یہاں "گو مشرف گو" کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں اور ہم اس شخص کو ایوان صدر سے بدترین انداز سے نکالنا چاہتے ہیں۔ اب اس کو نکالنے کے لئے جو طریق کار ہے اس پر اگر کوئی اختلاف ہے تو coalition government کے دونوں بازوؤں کو اکٹھے مل کر اپنی چار دیواری میں بیٹھ کر ان اختلاف پر توجہ دینی چاہئے۔ یہی بات ایک معزز رکن نے پہلے بھی کی ہے میں سمجھتا ہوں کہ ہاؤس کے اندر آج کا ایجنڈا یہ ہے کہ ہم نے establishment کے خلاف اکٹھے ہو کر لڑنا ہے، ہم نے آرمی کے غیر آئینی اقدامات کے خلاف اکٹھے ہو کر لڑنا ہے اور ہم نے جوں کی بحالی کے لئے اکٹھے ہو کر جدوجہد کرنی ہے اور P.C.O جوں کو باہر نکال کر اپنی قوم کو ایک آزاد عدلیہ، ایک آزاد جمہوریت

اور عوام کی رائے کا احترام کرنے والی جمہوریت کو برپا کرنا ہے۔ ہم جن نکات پر اکٹھے ہیں ہاؤس میں ان ہی چیزوں پر بات کریں گے اور جوں کو نکالنے کے لئے، ایوان صدر کو پاک کرنے کے لئے، جمہوریت کو آزاد کرنے کے لئے، منگائی کو ختم کرنے کے لئے، اداروں کے تقدس کے لئے اور قواعد و ضوابط کے مطابق ملک کے تمام اداروں کو چلانے کے لئے جس طریق کار کو ہم نے اپنانا ہے وہ ہم گھر کی چار دیواری میں بیٹھ کر طے کریں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ جی، تجمل حسین!

جناب محمد تجمل حسین: جناب سپیکر! فاضل رکن کو آپ علیحدہ وقت دیں میں تقریر کر رہا تھا تقریر انہوں نے کر دی۔ میں جو بات کر رہا تھا وہ کسی کو ناگوار نہ گزرے اور میں یہ بات بھی کہنا چاہتا ہوں کہ فاضل رکن نے جو رائے دی ہے مجھے اس بات کا بخوبی علم ہے کہ کون سی بات بند کرے میں کرنی ہے اور کون سی ایوان میں کرنی ہے۔ میں انہیں بتانا چاہتا ہوں کہ میں اپنے لوگوں کا جوابدہ ہوں اور میں وہ بات کر رہا ہوں جو میرے لوگ کرتے ہیں جو عوام کرتے ہیں۔ اس پر میں ان کو ایک شعر سنانا چاہتا ہوں:

ٹنڈاں کھڑکیاں ویکھ کے سرت آئی
اینویں کھوہ خیالاں دا گیر دے رئے
اوکھا ویلا آیا تے کوئی نہ مت بنیا
اینویں ای اپنے پرانے نکھیڈے رئے
اوہ ہے کوئی باورا مکھیاں دا
اٹی زلفاں سمجھ کے چھیر دے رئے
وارث شاہ ساڈی ویکھ ہمت
اوہ ڈنگدیاں رہیاں اسی کھیڈے رئے

جناب سپیکر! میں اس بات پر دوبارہ یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ جو اس وقت ہماری قوم کا حال ہے اور جس سولی پر قوم لٹکی ہوئی ہے تمام تر سیاستدانوں کو اور تمام سیاسی جماعتوں پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ قوم کو اس انتظار کی سولی سے نجات دلائیں اور جہاں تک میاں محمد نواز شریف کے خلاف عدالت میں فیصلہ دیا گیا ہے ہم اس floor پر مشرف کو، اس کی ٹیم اور اس کے حواریوں کو یہ کہنا

چاہتے ہیں اور یہ بھی بتانا چاہتے ہیں جو ہمارے دوست اعتراض کرتے ہیں کہ وہ انٹرنی جنرل وہاں سے ختم ہو جانا چاہئے تھا جو قانون میں غیر قانونی بندوبست کرتا ہے مگر وہ ابھی تک وہاں موجود ہے۔ اس طرح کی سازشیں کرنے والے جو مشرف کے ساتھی ہیں ہم ان کو یہ warning دینا چاہتے ہیں کہ ہم میاں محمد نواز شریف کے سپاہی ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ جنگ اب چراغوں سے اٹھا کر ایوان صدر کے دروازے پر لے جائیں گے اور ایوان صدر میں بیٹھنا چاہا اب میرے قائد کا راستہ نہیں روک سکے گا۔ ہمارا ماضی اس بات کا گواہ ہے کہ میرے قائد نے خیرات میں ملتا ہوا اقتدار کئی مرتبہ ٹھکرایا ہے اور ہم انشاء اللہ تعالیٰ پنجاب کے غیور عوام کے ساتھ، پاکستان کی قوم کے ساتھ یہ وعدہ کرتے ہیں کہ خیرات میں دیا ہوا اقتدار ہم جوتے کی نوک پر رکھیں گے اور انشاء اللہ تعالیٰ وقت ثابت کرے گا کہ ہم اقتدار کے لئے نہیں اس قوم کی نجات کے لئے سیاست کریں گے اور انشاء اللہ اس قوم کو اس آمر سے نجات دلا کر رہیں گے۔ اس کی وجہ کیا ہے؟

ہنسی دی مجبوری چنگی لگدی نہیں
سبناں توں دوری چنگی لگدی نہیں
رکھی سکتھی کھا لینے آں غیرت دی
بے شرمی دی چوری چنگی لگدی نہیں
بہت شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جناب جو نیل عامر سموترا!

جناب جو نیل عامر سموترا: شکریہ۔ جناب سپیکر!

رائے محمد اسلم خان: جناب سپیکر! اس بات پر بھی ruling دے دیں کہ فلاں فلاں member نے بولنا ہے، فلاں فلاں member نے سنا ہے اور فلاں فلاں member نے تالیاں بجاتی ہیں تاکہ وہ بولنے کے لئے اپنا حق نہ مانگیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس ایوان میں سب کو بولنے کا حق ہے لیکن آپ سپیکر کی بھی مجبوری دیکھیں کہ آپ لوگوں کا جوش اور جذبہ قابل دید ہے اور آج کا دن بحث پر بحث کے لئے مقرر تھا لیکن آپ کے جذبات کا احترام کرتے ہوئے میں آپ کو بولنے کا موقع دے رہا ہوں تو آپ میرا بھی خیال رکھیں۔ تمام دوستوں کے جذبات ہیں۔ میں سب کو باری باری بات کرنے کا وقت دے رہا ہوں۔ بہت شکریہ، سارے ساتھی بیٹھیں، میں سموترا صاحب کو floor دے رہا ہوں۔

جناب جو نیل عامر سموترا! شکریہ۔ جناب سپیکر! میں آپ کا بے حد شکر گزار ہوں۔ میرا یہ ایمان ہے کہ اگر آج کی عدلیہ میں جسٹس اے کار نیلسن اور جسٹس بھگوان داس جیسے باکردار اور عظیم لوگ بیٹھے ہوتے تو کل کے دن عدلیہ کی تاریخ میں جو سیاہ فیصلہ آیا ہے یقیناً ایسا فیصلہ نہ آتا۔ آج اس ہاؤس میں معزز ممبران نے جو اپنے جذبات کا اظہار کیا ہے۔ پورے ملک کے ایوانوں میں سب سے بڑا ایوان اس غیر جمہوری فیصلے کو condemn کر رہا ہے۔ میں یہ بات عرض کرنا چاہوں گا کہ ایسے غیر جمہوری فیصلے، ڈکٹیٹروں کی طرف سے دیئے گئے ایسے فیصلے جمہوریت کے اس سفر کو نہیں روک سکتے اور اس ملک میں قائد محترم میاں محمد نواز شریف کی قیادت میں جمہوریت کا سفر جاری رہے گا۔ کل عدلیہ نے جو سیاہ فیصلہ دیا ہے، پی۔ پی۔ سی۔ او کے تحت حلف اٹھانے والے ججوں نے جو فیصلہ دیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ فیصلہ میاں محمد نواز شریف کے خلاف نہیں ہے بلکہ پاکستان میں بسنے والی سولہ کروڑ عوام کے خلاف ہے۔ یہ فیصلہ پاکستان میں جمہوریت کے خلاف دیا گیا ہے اور آج قوم کے جذبات آپ کے سامنے ہیں۔ آج اس صوبے کے ایوان کے جذبات آپ کے سامنے ہیں۔ میاں محمد نواز شریف اس ملک میں بسنے والی تمام communities کا لیڈر ہے، وہ مسلمانوں کا بھی لیڈر ہے، وہ مسیح قوم کا بھی لیڈر ہے، وہ ہندوؤں کا بھی لیڈر ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے اس معزز ایوان میں مسیح قوم کی طرف سے خصوصی طور پر اس سیاہ فیصلے کو condemn کرتا ہوں اور یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ دوسری communities کی طرح مسیح قوم بھی میاں محمد نواز شریف کے ساتھ کھڑی ہے۔ میاں محمد نواز شریف کا ہر وہ قدم، میاں محمد نواز شریف کا ہر وہ فیصلہ جو وہ اس ملک کی بہتری کے لئے کرنا چاہتے ہیں، جو وہ اس ملک میں جمہوریت کو مضبوط بنانے کے لئے کرنا چاہتے ہیں۔ مسیح قوم ہمیشہ کی طرح ان کے ساتھ کھڑی ہے۔ میں آخر میں صرف یہ بات عرض کرنا چاہوں گا کہ judiciary کے تمام سیاہ فیصلوں کو قوم تسلیم نہیں کرتی اور ہم ان تمام فیصلوں کو رد کرتے ہیں۔ بہت شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محترم ثناء اللہ خان مستی خیل!

آوازیں: خواتین کو بھی بولنے کا موقع دیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں تین اور ایک کی ratio رکھ رہا ہوں۔ مجھے اس ratio کے حساب سے چلنے دیں۔

خواتین کی طرف سے آوازیں: یہ غلط ratio ہے۔

جناب محمد ثناء اللہ خان مستی خیل: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے یہ موقع عنایت فرمایا۔ کل کے وہ لمحات، کل کے وہ دن جب کیننگرو کورٹس کے ان ججوں نے قائد پاکستان، فخر جمہوریت میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کے خلاف فیصلہ سنایا۔ میں سمجھتا ہوں کہ کل کے وہ لمحات تاریخ کے تاریک اوراق میں لکھے جائیں گے۔ اگر میں تھوڑا سا پیچھے جاؤں کہ جب سے پاکستان معرض وجود میں آیا اس وقت سے ان سازشی ٹولوں اور ان صہیونی طاقتوں کے علمبرداروں کی ریشہ دوانیاں روز اول سے جاری ہیں۔ آپ غور فرمائیں کہ پاکستان کے پہلے سات سالوں میں گیارہ وزیر اعظم تبدیل کئے گئے اس وقت انڈیا کے کسی وزیر اعظم نے کہا تھا کہ پاکستان میں کیسی جمہوریت ہے ہم تو سال میں ایک تہمند تبدیل نہیں کرتے لیکن پاکستان میں سات سالوں کے اندر گیارہ وزیر اعظم تبدیل کر دیئے گئے۔ کبھی پاکستان کی مقبول leadership کو P.R.O.D.A کے ذریعے اور کبھی کسی A.B.D.O کے ذریعے نااہل قرار دیا گیا اور کل P.C.O ججوں جنہیں میں کیننگرو کورٹس کہتا ہوں نے پاکستان کی مقبول leadership کو نااہل قرار دیا۔ آپ کو یاد ہو گا کہ دوروز پہلے امریکہ کے ایک تھنک ٹینک نے ایک سروے شائع کیا ہے جس میں انہوں نے کہا ہے کہ اس وقت پاکستان کے اندر میاں محمد نواز شریف کو پاکستان کی 86 فیصد آبادی کی حمایت حاصل ہے اور اس وقت پاکستان کے اندر غیر متنازعہ طور پر میاں محمد نواز شریف کو consensus کے ساتھ پورے پاکستان کی عوام کی حمایت حاصل ہے۔ ایسی مقبول leadership کو راستے سے ہٹانے کے لئے ان جرنیلوں نے سازشیں کی ہیں۔ یہ جنرل اور نچ جنرل کا جمہوریت کے خلاف annexes ہے کیا ہی خوب ہوتا کہ یہ J-2 خوبصورتی harmony کے ساتھ چلتے، جنرل اور نچ جمہوریت کو چلنے دیتے لیکن مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ان J-2 نے جمہوریت کو نہیں چلنے دیا اور یہ جمہوریت کے راستے میں hurdles create کر رہے ہیں لیکن میں یہاں پر یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ پاکستان کی سولہ کروڑ عوام، پاکستان کی باشعور عوام انہیں ہرگز یہ اجازت نہیں دے گی۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا تھا:

اے جنگل کے قانون گرو جو چاہو بناؤ تعزیریں
تم شوق سے ہم دیوانوں کو ہر روز لگاؤ زنجیریں

جناب سپیکر! میرے ایک فاضل دوست نے یہاں بات کی میں کہنا چاہتا ہوں کہ بھکر کی باشعور 12 لاکھ عوام نے میاں محمد شہباز شریف کو جو اعزاز بخشا اس کی بنیاد پر میاں محمد شہباز شریف بھکر سے بلا مقابلہ کامیاب ہوئے۔ بھکر کی عوام کو اس بات پر فخر ہے کہ جب 2002 میں چودھری شجاعت حسین بھکر سے الیکشن لڑ رہے تھے تو بھکر کی غیرت مند عوام نے چودھری شجاعت کے خلاف بھی 75 ہزار ووٹ ڈالے تھے۔ ان کو بھی بلا مقابلہ کامیاب نہیں ہونے دیا گیا تھا۔ جب (ق) لیگ بنی تھی تمام لوگوں کو نیب کے ذریعے ڈرا دھکا کر (ق) لیگ میں بھرا گیا لیکن اس وقت بھی بھکر کی عوام نے چودھری شجاعت حسین کا مقابلہ کیا تھا۔ اگر اس دفعہ بھکر کی عوام نے میاں محمد شہباز شریف کو بلا مقابلہ کامیاب کروایا ہے تو اس میں کسی لاشٹھی اور گولی کی سرکار نہیں ہے بلکہ انہوں نے جمہوری انداز میں اپنے قائد کو منتخب کروایا ہے۔

جناب سپیکر! فاضل رکن فرما رہے تھے

It is a matter of common sense. There are no two opinions about this. There is ambiguity.

کہ ایک سیٹ پر وزیر اعلیٰ صاحب منتخب ہو گئے ہیں انہوں نے ایم۔ پی۔ اے کا حلف لے لیا ہے پھر انہوں نے وزیر اعلیٰ کا حلف لے لیا ہے اور بطور چیف منسٹر function بھی شروع کر دیا ہے اور اب اگر میاں صاحب روالپنڈی سے unoppose ہوئے ہیں تو وہ automatically vacant تصور ہو گی لہذا اس میں کوئی ambiguity نہیں ہے۔ میں عرض کر رہا تھا کہ کل جو ججوں نے فیصلہ سنایا ہے اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔ یہ فیصلے قوموں کی ترقی اور قوموں کے بہاؤ کو روک نہیں سکتے اور اس کے اندر قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرنے والے جیلے اور متوالے میاں محمد شہباز شریف کے ساتھ ان کے ہر اول دستے کے طور پر موجود ہیں۔ شاید ان کو یہ بھول ہے۔ ان کو پتا ہونا چاہئے کہ پنجاب کے اندر مسلم لیگ کے متوالے ان کا ہر اول دستہ ہیں اور نیشنل اسمبلی میں مسلم لیگ کے 91 ایم۔ این۔ ایز بھی ان کا ہر اول دستہ ہیں۔ شاید وہ یہ سمجھتے ہیں کہ میاں محمد نواز شریف کو اسمبلی میں جانے سے روک سکتے ہیں لیکن عوام نے 18۔ فروری کو فیصلہ سنا دیا اور فیصلہ کیا ہے؟ جمہوریت چلے گی۔ غریب عوام کی عزت ہوگی اور جمہوریت پنے گی۔ میں اس موقع پر عرض کروں گا کہ:

بے وجہ تو نہیں چمن کی تباہیاں
کچھ باغیاں ہیں برک و شرر سے ملے ہوئے
مٹ جائے گی مخلوق تو انصاف کرو گے
کیسے منصف ہو کہ اب حشر برپا کیوں نہیں کر دیتے

جناب والا! اب یہ وقت آ گیا ہے کہ پاکستان کی سولہ کروڑ عوام نے جو انگریزی لے لی ہے وہ انشاء اللہ تعالیٰ آمریت کی پیدا کردہ قوتوں کو، ان صہیونی قوتوں کو ایوان صدر سے باہر نکال کر ایک عوامی صدر وہاں پر بٹھائے گی۔ جمہوریت، آئینی اداروں، Supremacy of Constitution اور Supremacy of Parliament کے خلاف جو سازشیں شروع ہیں وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائیں گی۔

(اذان ظہر)

جناب قائم مقام سپیکر: اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میری تمام دوستوں اور ساتھیوں سے گزارش ہے کہ وہ تشریف رکھیں کیونکہ صبح مجھ سے ایک point پر رولنگ مانگی گئی تھی۔ میں ایک قانون دان ہوں اور ایک سیاست دان بھی ہوں۔ کل جب یہاں پر ایک point raise کیا گیا تھا اس پر آج سعید اکبر نوانی نے دوبارہ بات کی اور ساتھ ہی انہوں نے یہ کہا کہ سپیکر صاحب نے جو فیصلہ کرنا ہے وہ اس ایوان سے باہر جائے بغیر کریں۔ اللہ کے فضل سے میں نے یہیں پر بیٹھ کر تمام کتابوں کو consult کیا، تمام rules کو دیکھا لیکن میں یہ چاہتا تھا کہ خدا تعالیٰ کے بزرگ و برتر کے نام کے بعد اس فیصلے کو اس ایوان میں announce کروں کیونکہ میرے اوپر بھی ایک ذمہ داری ہے۔ میرے اوپر اس ایوان کو rules کے مطابق چلانے کی، اس ایوان کے اندر جمہوریت کو صحیح معنوں میں پروان چڑھانے کی اور اس ایوان کے اندر ان تمام جمہوری روایات کو فروغ دینے کی ذمہ داری ہے جن کی بنیاد پر اس ایوان کو فخر ہے، جس کے اوپر پورے پاکستان کو فخر ہے، پنجاب کے عوام کو فخر ہے، کل جب یہاں پر اپوزیشن کی طرف سے point of order raise کیا گیا، میں آج یہاں پر یہ بات بھی کرنا چاہوں گا کہ اپوزیشن سے ہم نے بڑے parleys کئے، اپوزیشن کے ساتھ بڑی دفعہ بات کی۔ میں خود اس کمیٹی کا حصہ بن کر باہر جاتا رہا کہ ان کو اس ایوان میں لے کر آئیں لیکن وہ اس ایوان کی کارروائی کا حصہ بننے کو تیار نہیں، بجٹ جیسے اہم موضوع کے اوپر وہ اس ایوان کی کارروائی کا حصہ بننے کو تیار نہیں۔ جب بھی آتے ہیں تو کبھی کورم کی نشاندہی کرنے کے

لئے اور کبھی کسی نہ کسی technical issue کو اٹھانے کے لئے آجاتے ہیں۔ مجھے معلوم نہیں ہو سکا کہ یہ کس قسم کا بائیکاٹ ہے اور یہ کس کے ساتھ مذاق ہے؟
کل محترمہ بشری نواز گردیزی، ایم۔ پی۔ اے صاحبہ نے یہاں پر House میں آکر ایک point of order اٹھایا تھا کہ:

After having been declared elected un-opposed as member of Punjab Assembly from constituency No.PP-10, Main Muhammad Shahbaz Sharif the earliest seat occupied by him that is constituency No.PP-48 had become vacant in terms of Article 223 of the Constitution of Pakistan, 1973. Since the question required interpretation of an important constitutional issue. Therefore, I have given a careful thought to this legal issue and observe as under.

اب اس کے اندر سب سے پہلے تو سپیکر کی جو ruling مانگی جاتی ہے جس طرح کل محترمہ نے House میں کہا اور آج نوانی صاحب نے کہا تو اس کے اوپر Rule-209 بڑا clear ہے جہاں پر decision on points of order کی بات آتی ہے:

209. Decision on points of order.-

(1) A point of order shall relate to the interpretation or enforcement of these rules....

اس کو اگر آپ سارا پڑھیں گے تو اس کے اندر سپیکر کو رولنگ دینے کا اختیار Rule 209 دیتا ہے۔
اب انہوں نے آئین کے جس آرٹیکل کی بات کی تھی That is Article 223, that is very much specific.
آئین کے اس آرٹیکل 223 کے اندر ہے کہ:

223.(1) No person shall, at the same time, be a member of :

- (a) Both Houses; or
- (b) A House and a Provincial Assembly; or
- (c) The Assemblies of two or more Provinces; or
- (d) A House or a Provincial Assembly in respect of more than one seat.

اب اس کی 2- Clause ہے:

(2) Nothing in clause (1) shall prevent a person from being a candidate for two or more seats at

the same time, whether in the same body or in different bodies, but if he is elected to more than one seat he shall, within a period of thirty days after the declaration of the result for the last such seat, resign all but one of his seats, and if he does not so resign, all the seats to which he has been elected shall become vacant at the expiration of the said period of thirty days except the seat to which he has been elected last or, if he has been elected to more than one seat on the same day, the seat for election to which his nomination was filed last.

اب یہ Clause ہے اور اس پر اپنی ruling پر جانے سے پہلے میں The Representation of the People Act, 1976 کو پڑھنا چاہوں گا جس میں Definition-2 کی sub-definition (iv) کے اندر candidate کی definition دی گئی ہے۔

(iv) "Candidate" means a person proposed as a candidate for, or seeking election as a member;

مطلب یہ ہے کہ:

This is a definition of the candidate given in the Representation of the People Act. Now Article 223 of the constitution placing an embargo against double membership says that (1) No person shall, at the same time, be a member of-

- (a) Senate and National Assembly or
- (d) A House or Provincial Assembly in respect of more than one seat. A person however can be a candidate for two or more seats at the same time, in the same body or in different bodies, if such person is elected to more than one seat he shall within period of thirty days after the declaration of the result for the last such seat, resign all seats except one of his winning seats. Clause 4 of the Article 223 of the Constitution permits a member of either House or of a Provincial Assembly to become a candidate for second seat which he cannot hold under clause (1)

concurrently, his first seat shall automatically become vacant as soon as he is elected in a second seat. The provision of the constitution aims at holding two seats concurrently and not on become a candidate on two seats or winning two seats.

یہ جو میں بات اب کر رہا ہوں اس کو ذرا تھوڑا سا میں explain بھی کرنا چاہوں گا کہ اس Constitution کی provision کہتی ہے کہ concurrently holding two seats جو ہے وہ feasible نہیں ہے but on becoming a candidate on two seats or winning two seats اس پر بات کرتے ہیں۔

If a person, who is already a member of a body, becomes a candidate for second seat which in accordance with clause (1) of the article 223, he may not hold concurrently with his first seat, then his first seat shall become vacant as soon as he is elected to the second seat.

جو یہاں پر بات ہوئی جو یہاں پر کل House کے اندر بھی point out کی گئی جس کے اوپر آج پھر دوبارہ point out کیا گیا۔ یہ جو constitution کی clause پیش کی گئی تھی اسی کے اندر اس کا جواب بھی موجود ہے۔

But situation here is different. Since Mian Muhammad Shahbaz Sharif did not become a candidate for the second seat.

اس کا مطلب یہ ہے کہ انہوں نے جب پی پی۔48 کے لئے کاغذات جمع کروائے تھے تو پی پی۔10 پر بھی ان کے کاغذات already موجود تھے۔ یہ نہیں ہوا تھا کہ پی پی۔48 پر جب انہوں نے اپنے کاغذات دیئے اور ادھر سے کامیاب ہو گئے تو اس کے بعد پھر پی پی۔10 پر کاغذات جمع کرائے گئے تھے۔

After having been elected from constituency No. pp-48, he had filled nomination paper for these constituencies simultaneously at his permitted by clause 4 of article 223. In view of the above deliberation,

یہ سارا کچھ جو ہے۔

I am inclined to rule out the point of order raised by the honourable member who is tantamount to

misinterpretation of the constitutional provision. I, therefore, hold without any Alta of doubt that Muhammad Shahbaz Sharif is constitutionally competent to hold his earlier seat from constituency no. pp-48.

(نعرہ ہائے تحسین)

اب مستی خیل صاحب اپنی تقریر کو wind up کریں گے۔

محمد ثناء اللہ خان مستی خیل: جناب والا! میں یہ عرض کر رہا تھا کہ یہ پاکستان۔۔۔

جناب سعید اکبر خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں یہ بات clear کرنا چاہتا ہوں کہ جو میں نے گزارش کی تھی جو آپ نے ابھی اپنی بات میں ذکر بھی کیا تھا کہ میں نے کوئی آپ پر binding کی تھی کہ آپ ایوان سے باہر تشریف نہ لے جائیں اور آپ یہاں بیٹھ کر ruling دیں۔ مجھے آپ کی integrity پر کبھی کوئی شک نہیں رہا۔ جس طریقے سے آپ نے ہمیشہ اپنا role play کیا ہے، ہر آدمی آپ کو جانتا ہے۔ میرا جو خدشہ تھا وہ یہ تھا کہ اگر آپ یہاں سے اٹھ کر گئے تو کچھ لوگ جنہوں نے نہ ماننے والی بات کی ہے وہ یہ کہیں گے کہ شاید انہوں نے جاکر ٹیلیفون سے کوئی direction لی ہے؟ میرا یہی خدشہ تھا۔ اس کے بعد میں آپ کا تہہ دل سے مشکور ہوں کہ اس ابہام کو جس طریقے سے آپ نے یہاں بیٹھ کر study کر لیا ہے اور جس جانفشانی سے آپ نے قانون اور آئین کے آرٹیکل کو اپنی ruling میں explain کیا ہے اور اس ابہام کو دور کیا ہے ہم آپ کے تہہ دل سے مشکور ہیں بلکہ پورا House آپ کا مشکور ہے۔ اس ابہام کے جس نے ایک بہت بڑا ابہام بننا تھا آپ نے اپنی رولنگ میں اس کو rule out کیا، پورا ایوان آپ کا مشکور ہے اور اس بنیاد پر کہ آپ نے اسی جگہ پر بیٹھ کر بغیر کسی direction یا discussion کے آپ نے اپنے mind کو apply کرتے ہوئے جو آپ کی honest opinion تھی اس پر آپ نے رولنگ دی۔ House آپ کا مشکور ہے کہ آپ نے ایک بہت بڑے ابہام کو جس کو مخالف فریقین ایک ابہام بنا رہے تھے اور propaganda بنا رہے تھے آپ نے اس کو rule out کیا۔ میں یہ بھی اس House کو بتانا چاہتا

ہوں کہ سپیکر کی رولنگ کو کسی کورٹ میں چیلنج نہیں کیا جاسکتا۔ یہ بھی بات ضروری ہے جو میں اس House کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔

محترمہ رفعت سلطانیہ ڈار: جناب والا! میں بھی اس مسئلے پر بات کرنا چاہتی ہوں۔
جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ رفعت سلطانیہ ڈار: بسم اللہ الرحمن الرحیم o جناب سپیکر! کل کے کالے قانون نے جمہوریت کو ہلانے والی بات کر دی، جمہوریت کو ہلا کر رکھ دیا، پوری قوم جو جمہوریت کا پلندہ تھی وہ ہل کر رہ گئی۔ اگر ہماری محترمہ بے نظیر بھٹو شہید جو جمہوریت کی جان تھیں، عورتوں کی شان تھیں اور پاکستان کی آن تھیں وہ سلامت ہوتیں تو یہ پی۔ سی۔ او کے جج کبھی جرأت نہ کرتے کہ ہمارے لیڈر کے خلاف ایسا فیصلہ کرتے۔ یہی جج محترمہ کے سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑے ہو جاتے اور بار بار یہی کہتے بی بی! تجھے سلام۔ بی بی! تجھے سلام۔ مگر پی۔ سی۔ او کے جج یہ جان لیں کہ عوامی سیلاب کو جمہوریت کے سیلاب کو اب روکا نہیں جاسکے گا۔ یہ سیلاب ان ججوں کو ایسے ٹیلے پر لے جائے گا جہاں پر یہ قیامت تک معافی مانگیں گے تو ان کو معافی نہیں ملے گی۔ اس لئے اس وقت بہتر یہی ہے کہ پھانسی کی سزا کو بحال کر دیا جائے تاکہ انہی سے شروع ہو جائے اور انہی پر ختم ہو جائے۔ ان کو لاہور کے ناصر باغ میں پوری عوام کے سامنے لٹکا دیا جائے تاکہ دلوں میں جو آگ لگی ہوئی ہے وہ ٹھنڈی ہو جائے۔

جناب والا! مردوں سے کہیں کہ tolerate کریں کیونکہ اگر ہم tolerance کریں گے تو صحت ٹھیک رہے گی اور پھر ہی حالات کا مقابلہ کر سکیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت مہربانی۔ قاضی احمد سعید!

محترمہ رفعت سلطانیہ ڈار: جناب میں ابھی بولنا چاہتی ہوں۔
جناب قائم مقام سپیکر: ٹھیک ہے بولیں۔

محترمہ رفعت سلطانیہ ڈار: جناب سپیکر! پی۔ سی۔ او کے جج اس مگر مجھ کے ساتھ ایلفی کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں۔ یہ عوامی نمائندے اس ایلفی کو ایسے chemical سے اتاریں گے کہ وہ جل جائیں گے اور راکھ ہو جائیں گے، سڑ جائیں گے۔ نہ ان کو گنگا قبول کرے گی، نہ قبر قبول کرے گی، نہ مٹی قبول کرے گی اور نہ ہی آسمان قبول کرے گا۔ ہمارے لیڈروں کا نام سنہری حروف سے ہر کتاب کے صفحے پر لکھا جائے گا اور ہر بچہ بوڑھا جو ان یہی پڑھے گا کہ:

نی میں کیسری کھولیں کتاب
 نی میں کیسری سبق پڑھاں
 میں جیسری صفحہ پھولدی
 اس وقت تے اودا ناں
 (نعرہ ہائے تحسین)

میں اپنے محترم مرد آہن، مرد مومن، قبلہ حرمین شریفین محترم میاں محمد نواز شریف سے درخواست کرتی ہوں کہ وہ سپریم کورٹ میں اپیل دائر کریں۔ ہو سکتا ہے کہ ان کے دلوں کے کسی کونے میں اس حرمین شریف کے لئے انصاف کی جگہ ہو۔ ورنہ اس سے جناب یہ تو پتا چل جائے گا کہ پی۔سی۔او کے جج اور سپریم کورٹ کے جج ایک ہی بندر بانٹ رسی میں تو نہیں بندھے ہوئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ آپ تشریف رکھیں۔ قاضی احمد سعید!
 جناب احمد خان بلوچ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: بلوچ صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

جناب احمد خان بلوچ: جناب والا! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ یہ بھی ٹھیک ہے کہ قائد اعظم سے لے کر جناب لیاقت علی خان ہوں، ذوالفقار علی بھٹو صاحب ہوں، بے نظیر بھٹو صاحبہ ہوں یا میاں محمد نواز شریف ہوں۔ یہ جو قومی لیڈر ہیں ان کے خلاف سازشیں ہوتی رہی ہیں اور ہو رہی ہیں یہ جذبات اور ان کی تقریریں بالکل ٹھیک ہیں۔ میں اس میں صرف یہ ruling چاہتا ہوں کہ آج کا دن بجٹ کی بحث کے لئے مختص تھا کیا آپ نے اس سلسلے میں پہلے House سے اجازت لی ہے یا rules suspend کئے ہیں، یہ جو کچھ کارروائی ہو رہی ہے یہ آج کرنی چاہئے تھی یا بغیر rules suspend کئے بجٹ کی کارروائی بند کر کے یہ احتجاج کے لئے جو تقریریں ہو رہی ہیں یہ قانون کے مطابق ہیں؟ میرا مقصد صرف یہ ہے کہ اگر یہ rules کے مطابق نہیں ہے تو مہربانی فرما کر rules suspend کر کے House سے اجازت لے کر اس کو قانونی طور پر کر لیں تاکہ یہ غیر قانونی کارروائی نہ سمجھا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جب میں نے صبح کارروائی کا آغاز کیا تھا تو میں نے اس وقت بھی سب سے پہلے جو بات کی تھی وہ یہ کی تھی کہ کل کے دن ہم نے آج کا دن بجٹ پر بحث کے لئے رکھا تھا لیکن کل جو

ایک افسوسناک فیصلہ آیا تھا اس کے بعد جب ممبران نے رابطہ کیا تو صبح کارروائی کا آغاز ہوتے ہی میں نے کہا تھا کہ ممبران کے جذبات کو مد نظر رکھتے ہوئے پہلے اس incident پر بات ہوگی اور اس کے بعد بجٹ پر بات ہوگی تو آج ہاؤس in order بھی ہے اور آج کی جتنی proceedings ہیں وہ legal بھی ہیں اور دوسری بات یہ ہے کہ اب میں نے قاضی صاحب کو floor دیا ہوا ہے وہ اپنی بات جاری رکھیں۔

جناب قاضی احمد سعید: جناب سپیکر! ایک تو میرا تعلق جنوبی پنجاب کے آخری ضلع رحیم یار خان سے ہے اور چھوٹی جماعت پاکستان مسلم لیگ (فٹنشنل) پنجاب سے ہے۔ ہم اس امید میں بیٹھے رہتے ہیں کہ ہمیں بھی کسی وقت ٹائم ملے گا۔ آپ کا شکریہ

جناب سپیکر! کل ہائی کورٹ نے میاں محمد نواز شریف کو الیکشن سے 72 گھنٹے پہلے نااہل قرار دینے کا جو ایک سیاہ فیصلہ دیا ہے میں اپنی طرف سے اور اپنی جماعت پاکستان مسلم لیگ (فٹنشنل) کی طرف سے اس فیصلے کی مذمت کرتا ہوں اور اس فیصلے کو قابل نفرت سمجھتا ہوں۔

جناب سپیکر! آپ کو یاد ہوگا آپ جانتے ہیں مولوی تمیز الدین کیس سے لے کر کل کے فیصلے تک ان ججز نے چاہے وہ پی۔سی۔ او ججز ہوں یا جس طرح ہی appoint کئے گئے ہوں انہوں نے ہمیشہ ڈکٹیٹر، جرنیل اور مارشل لاء کی protection کی ہے اور انہوں نے ہمیشہ جمہوریت کے خلاف فیصلے دیئے ہیں۔ کل کا فیصلہ قابل نفرت فیصلہ ہے اور پوری قوم کا بچہ بچہ چاہے پاکستان کے کسی کونے میں ہے افسردہ ہے اور افسوس کا اظہار کر رہا ہے اور میں اپنی جماعت کی طرف سے اپنا احتجاج نوٹ کرا رہا ہوں اور پاکستان مسلم لیگ اور پاکستان پیپلز پارٹی سے ہماری coalition ہے میں میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کو اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ العزیز جمہوریت کی بحالی کے لئے جہاں ان کا خون ہے گا وہاں پاکستان مسلم لیگ (فٹنشنل) کا بھی ایک ایک قطرہ خون ہے گا تو میں کل کے فیصلے کی پر زور مذمت کرتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ملک عامر ڈوگر!

ملک محمد عامر ڈوگر: شکریہ۔ جناب سپیکر!

نثار میں تیری گلیوں پر اے وطن
کہ جہاں چلی ہے رسم کوئی نہ سراٹھا کے چلے

کوئی جو چاہنے والا طواف کو نکلے
 نظر چرا کے چلے جسم و جاں بچا کے چلے
 بنے ہیں اہل ہوس مدعی بھی منصف بھی خود
 کسے وکیل کریں کس سے منصفی چاہیں
 یونہی ہمیشہ الجھتی رہی ہے ظلم سے خلق
 نہ ان کی رسم نئی ہے نہ اپنی ریت نئی
 یونہی ہمیشہ ہم نے کھلائے ہیں آگ میں پھول
 نہ ان کی ہار نئی ہے نہ اپنی جیت نئی

جناب سپیکر! آج آپ نے مجھے اس اہم موقع پر اس اہم issue پر بات کرنے کا موقع فراہم کیا۔ ہم پیپلز پارٹی کے ایم۔ پی۔ اے صاحبان کے بھی وہی جذبات ہیں جو ہمارے مسلم لیگ نواز اور دوسری اتحادی پارٹیوں کے دوستوں کے جذبات ہیں۔ ہم کل کے فیصلے کی پرزور مذمت کرتے ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ فیصلہ انصاف کی بنیاد پر نہیں کیا گیا بلکہ اس فیصلے کے پیچھے دوسرے عوامل ہیں۔ وہ عوامل وہی ہیں کہ جو فیصلہ 18۔ تاریخ کو اس قوم نے اس ڈکٹیٹر کے خلاف دے دیا تھا آج بھی وہ ڈکٹیٹر ایوان صدر میں بیٹھ کر اس منتخب پارلیمنٹ کے خلاف سازشیں کر رہا ہے اور کل کا فیصلہ اس کی ایک کڑی ہے۔ اس کی جتنی مذمت کی جائے کم ہے۔ وہ شخص جو اس ملک کا وزیر اعظم بھی بنا۔ ایک latest survey کے مطابق 86 فیصد عوام کے پسندیدہ لیڈر ہیں اور آج اس شخص کو یہ بھی حق نہیں کہ وہ اسمبلی میں آسکے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ پاکستان کی عوام، ہم تمام ایم۔ پی۔ ایز، تمام اسمبلیاں اس ملک کو جمہوریت کی پیڑی پر گامزن کرنے کے لئے اور وہ قربانی جو میری لیڈر محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ نے دی ہم اس مشن کو آگے بڑھائیں گے اور ایک دن ضرور آئے گا کہ یہ ڈکٹیٹر، بقول شاعر کہ:

اے خاک نشینو! اٹھ بیٹھو وہ وقت قریب آ پہنچا ہے
 جب تخت گرائے جائیں گے جب تاج اچھالے جائیں گے

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محترمہ شمسہ گوہر صاحبہ!

محترمہ شمسہ گوہر: جناب سپیکر! میں آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ آپ نے مجھے اس sensitive topic پر میرے خیالات اور جذبات کو express کرنے کا موقع دیا ہے۔ یہاں پر میرے بہت سے ساتھیوں نے کہا کہ کل جو سیاہ فیصلہ آیا ہے یا سیاسی فیصلہ ہے میں اس کو سیاسی فیصلہ نہیں مانتی۔ میں اس کو ایک ڈکٹیٹر کی ڈکٹیٹیشن مانتی ہوں کہ یہ وہ ڈکٹیٹیشن ہے جو پی۔سی۔ او ججز کو دی گئی جو انہوں نے صرف پڑھ کر سنادی یہ ان کے اپنے ضمیر کا فیصلہ نہیں ہے۔ ان کے اپنے ضمیر کی آواز نہیں ہے۔ یہ پی۔سی۔ او ججز ان ججز ضمیر کی آواز کہاں سے لائیں گے؟ یہ تو خود بے ضمیر لوگ ہیں یہ تو ضمیر کے ہاتھوں بکے ہوئے ہیں۔ یہ تو وہ ہیں جنہوں نے فرد واحد کے بنائے ہوئے آئین کے تحت oath لیا۔ انہوں نے ہمارے دستور پاکستان کے تحت oath نہیں لیا تو وہ فرد واحد کی ڈکٹیٹیشن پر ہی فیصلہ دیں گے جس کے تحت انہوں نے oath لیا۔

جناب سپیکر! مجھے 10۔ ستمبر کا بھی وقت یاد ہے جب انہوں نے میاں محمد نواز شریف کا طیارہ جدہ روانہ کر دیا تھا۔ اس ڈکٹیٹر کو اس وقت بھی یہی ڈر تھا کہ میاں محمد نواز شریف جو پاکستان کا فخر ہیں جو کہ میں سمجھتی ہوں After the assassination of Mis. Bhutto only leader پر ہمارے Shaheed international level جو وفات کی بات کرتے ہیں، جو فیڈریشن کی علامت ہیں اور ہماری قوم کے لئے ایک اثاثہ ہیں، ان کو روکنے کے لئے یہ فیصلہ آیا ہے کیونکہ ان کو ڈر تھا کہ پہلے ہی ہمارے پیچھے کچھ نہیں بچا اور اگر میاں محمد نواز شریف بھی اسمبلی میں آ گئے تو عوام کے جو جذبات تھے وہ پورے ہو جائیں گے اور وہ چیزیں complete ہو جائیں گی جن کے لئے میاں صاحب اور ہماری جماعت، ہماری coalition جماعت تگ و دو کر رہی ہے۔ یہ وہ سمجھ لیں کہ اگر یہ فیصلہ آ بھی گیا ہے تو ہم جو تگ و دو کر رہے ہیں یا ججز کی بحالی کے لئے efforts کر رہے ہیں وہ کبھی بھی ختم نہیں ہوں گی۔ اب وقت آ گیا ہے کہ ہمیں اپنی صف بندی کر لینا چاہئے۔ اب یہ وقت ہے کہ ہم اپنی strategy plan coalition party, civil society اور وکلاء کے ساتھ مل کر دے دیں اور اب یہ وقت آ گیا ہے کہ ہمارے پاس اکثریت بھی ہے کہ اب ہم اس ڈکٹیٹر، اس مشرف، اس آمر کا مواخذہ کریں، اس کی impeachment کریں، اس کو نہ صرف ایوان صدر سے نکال پھینکیں، ہم وہ ججز بحال کروا کر وہ judiciary بحال کروا کر جو actual judiciary ہے جس کو ہم اسلامی جمہوریہ پاکستان کے تحت قاضی مانتے ہیں اور اس قاضی کو اس نے قید رکھا، ان قاضیوں سے ہم ان کے فیصلے کروائیں، انہیں عدالتوں میں لے کر آئیں، ان کا احتساب کروائیں، عوام کے لوٹے ہوئے

مال، عوام کی لوٹی ہوئی رقم، عوام کی لوٹی ہوئی properties کا حساب لیں اور میں یہاں پر یہ بھی کہنا چاہتی ہوں کہ ہمیں پنجاب گورنمنٹ کو ان کی سکيورٹی واپس لے لینا چاہئے۔ ہمیں نہ صرف ایوان صدر کا گھیراؤ کرنا چاہئے بلکہ ان پی۔ سی۔ او ججز کی عدالتوں کا بھی گھیراؤ کرنا چاہئے۔ اب ہمیں یہ فیصلہ کر لینا چاہئے کہ یہ سیاہ decisions جو انہوں نے دیئے ہیں وہ اب ہم پر نہیں چلیں گے۔ عوامی عدالت نے ان کے decisions کو نا منظور کر دیا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر یہ بات بھی بتانا پسند کروں گی کہ انہوں نے میاں محمد شہباز شریف کا کیس tribunal کو بھیجا ہے۔ ان کو اتنا بھی نہیں پتا کہ وہ election tribunal تو بہت دیر سے ختم ہو گئے ہیں اور یہ اب وہ فیصلے ان کے پاس بھیج رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں اپنی تقریر کا اختتام یہاں پر کروں گی کہ یہ جو بھی کر لیں ہم جوں کو بحال کروا کے چھوڑیں گے، ہم missing persons کی بات کریں گے اور ہم منگائی کی بات کریں گے۔ میرے قائد میاں محمد نواز شریف عوام کے لئے امیدیں اور امنگیں لے کر آئے ہیں۔ انہوں نے جمہوریت کے لئے جو آٹھ سالہ جلا وطنی کاٹی ہے، میں یہاں یہ بھی بتانا چاہوں گی کہ اس ایوان میں اگر ہم بیٹھے ہیں تو اس میں بی بی شہید کا خون شامل ہے۔ انہوں نے اس پودے کو اپنے خون سے سینچا ہے اور میاں صاحب نے اس کے لئے آٹھ سالہ جلا وطنی کاٹی ہے۔ اس کے لئے ہم کارکنوں، وکلاء نے دھکے کھائے ہیں، لاشیاں کھائی ہیں۔ ہم سب نے اس کے لئے بہت سی قربانیاں دی ہیں۔ میں آپ کو یہ بتانا چاہتی ہوں کہ ہم جو جمہوریت کا سفر طے کر رہے ہیں اس کو ہم derail نہیں ہونے دیں گے۔ اب اس مشرف کو ہم گھر بھیجیں گے، اس dictator کو ہم گھر بھیجیں گے اور انشاء اللہ ہم جمہوریت کو بحال کر کے چھوڑیں گے اور اس سفر پر گامزن رہیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ۔ جی، جناب یاسر رضا!

جناب یاسر رضا ملک: جناب سپیکر! سب سے پہلے میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے یہاں پر بات کرنے کا موقع دیا۔ میں اس ایوان کی وساطت سے اپنے قائد میاں محمد نواز شریف کو لاہور ہائیکورٹ کی طرف سے نااہل قرار دینے پر بھرپور مذمت کرتا ہوں۔ میرے قائد جو ایک محب وطن رہنما ہیں ان کے ساتھ جو زیادتی ہوئی ہے ہم اس کی بھرپور مذمت کرتے ہیں اور اس کے ساتھ اس اقدام کو اس ملک کے ہر رہنے والے شہری کے حقوق کو پامال کرنے کے مترادف قرار دیتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں اس ایوان کی وساطت سے پرویز مشرف اور اس کے حواریوں کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ اتنے ظلم کرو جتنے کل برداشت کر سکو۔ تم لوگ وہ لوگ ہو جنہوں نے لال مسجد میں معصوم حافظ قرآن بچیوں کے خون سے ہولی کھیلی۔ ہم تمہارا پیچھا اس وقت تک کرتے رہیں گے جب تک تم اس ملک سے بھاگ نہیں جاؤ گے۔ تمہارے اس طرح کے ہتھکنڈوں سے نہ ہمارے قائد میاں محمد نواز شریف، میاں محمد شہباز شریف اور نہ ہم پیچھے ہٹنے والے ہیں، نہ ڈرنے والے ہیں۔
وہ مرد نہیں جو ڈر جائے حالات کے خونی منظر سے
جس دور میں جینا مشکل ہو اس دور میں جینا لازم ہے

جناب سپیکر! میں اس ایوان کی وساطت سے پرویز مشرف اور اس کے حواریوں کو ان میں سے کوئی گھلو ہے اور کوئی گھوڑا ہے ان کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ جتنی سازشیں تم ہمارے قائد میاں محمد نواز شریف کے خلاف کر رہے ہو ہم تم کو بھاگنے نہیں دیں گے اور یاد رکھو تمہارا وقت بھی آنے والا ہے۔ تم نے ہمارے قائد میاں محمد نواز شریف جو اس ملک کے عوام کا درد رکھتے ہیں کو نااہل قرار دینے کے لئے ایک سازش کی ہے۔ میں پوچھتا ہوں کہ یہ کیسی عدلیہ ہے کہ ایک طرف یہ لال مسجد کے شہیدوں کے خون کے ساتھ ہولی کھیلنے والے لوگ ہیں جنہوں نے امریکہ کے اشارے پر ہمارے ہی ملک کے شہریوں کو شہید کیا ہے۔ اس وقت اس عدلیہ نے کیوں ان کے خلاف فیصلے نہیں دیئے؟ یہ ایک گھناؤنی سازش ہے اور ہمارے قائد میاں محمد نواز شریف انشاء اللہ تعالیٰ اس کا بھرپور جواب دیں گے اور ہم ان کی call کا انتظار کریں گے۔ ہم نے لانگ مارچ میں راولپنڈی ڈویژن میں ایک مثال قائم کی ہے۔ اب بھی ہم میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کی call کا انتظار کریں گے جب ان کی طرف سے call آئی تو ایک بے مثال طریقے سے تحریک میں حصہ لیں گے اور پرویز مشرف کو بھگا کر دم لیں گے پھر پرویز مشرف ہو گا یا ہم ہوں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔ میں اس شعر کے ساتھ اجازت چاہوں گا کہ:

یاد کرتا ہے زمانہ ان انسانوں کو
روک لیتے ہیں جو بڑھتے ہوئے طوفانوں کو
خوشی ان کی ہمت پر ناز کیا کرتی ہے
زندگی ان کے قدم چوم لیا کرتی ہے

جو بہاروں سے سجا دیتے ہیں ویرانوں کو
یاد کرتا ہے زمانہ ان انسانوں کو
بہت بہت شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جناب عامر سعید انصاری!

جناب عامر سعید انصاری: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

جناب سپیکر! میں آپ کا بے حد مشکور ہوں کہ آپ نے ملتان والوں کو وقت دیا۔

پسپائی کا انکار ہی نہ رہے باقی
اک بار پھر سے سفینوں کو جلا دینا ہے
ابھی ہم چپ ہیں ذرا یوم حساب آ لینے دو
ہم کو معلوم ہے کہ کیا لینا ہے کیا دینا ہے

جناب سپیکر! کل جو پی۔سی۔ او جوں نے فیصلہ دیا ہے اس سیاہ فیصلے کو ہم نا منظور کرتے ہیں اور آپ
کی وساطت سے ہم اس ایوان میں اس فیصلے کی پرزور مذمت کرتے ہیں۔ یہ مشرف کی باقیات ہیں
انشاء اللہ تعالیٰ وہ دن دور نہیں کہ جب یہ لوگ سلاخوں کے پیچھے ہوں گے اور ان کا احتساب کیا جائے
گا۔ ان جوں نے نہ صرف ہمارے قائد میاں محمد نواز شریف کے کاغذات reject کئے ہیں بلکہ یہ
جمہوریت کا قتل کرنے کی سازش کی گئی ہے جو ہم کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ میں پوری پاکستانی
عوام کی جانب سے اس فیصلے کی پرزور مذمت کرتا ہوں اور میں یہ کہتا ہوں کہ کسی کی چھیننی گئی خوشیاں
کبھی راس نہیں آتیں۔ یہ ظلم کی انتہا ہے اس کے لئے شاعر نے کہا ہے کہ:

کر کے ظلم عروج تے آؤن والیا
اک گل دا ذرا دھیان رکھیں
جا کہ اتلی ہوا وچ پاٹ جانڈیاں
جنھاں گڈیاں نوں کھلی ڈور لے

میں اس dictator کو یہ باور کرانا چاہتا ہوں کہ میاں محمد نواز شریف ہمیشہ سے اصولوں کی جنگ پر
قائم رہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ رہتی دنیا تک اصولوں کی جنگ لڑتے رہیں گے۔ میں آپ کے توسط

سے وزیر جیل خانہ جات کو یہ پیغام دینا چاہتا ہوں کہ ان پی۔سی۔ او جوں کے لئے جیلوں میں ایک بیرک بنوائی جائے، کال کوٹھری بنوائی جائے تاکہ یہ عبرت کا نشان بن سکیں۔ بہت بہت شکریہ جناب قائم مقام سپیکر: جی، رائے محمد اسلم خان کھرل!

رائے محمد اسلم خان کھرل: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! پی۔سی۔ او جوں کے کل کے سیاہ فیصلے کے خلاف صرف پاکستان مسلم لیگ (ن)، پاکستان پیپلز پارٹی اور پاکستان کی تمام جمہوری پارٹیاں ہی نہیں بلکہ پاکستان کا ہر مزدور، ہر کسان، ہر طالب علم، ہر دکاندار، ہر کوچوان، ہر ڈرائیور، ہر زمیندار اور ہر صنعتکار سراپا احتجاج ہے چونکہ یہ فیصلہ صرف میاں محمد نواز شریف کے خلاف نہیں تھا بلکہ یہ فیصلہ جمہوریت پر حملہ ہے، یہ فیصلہ بنیادی حقوق پر حملہ ہے اور یہ فیصلہ پاکستان کی سالمیت پر حملہ ہے۔ یہ وہی ہاتھ ہیں، یہ وہی ٹولہ اور گروہ ہے، آپ پچھلی 60 سالہ تاریخ دیکھئے اس ٹولے نے کبھی بھی پاکستان میں جمہوریت کا پودہ اتنا درخت بننے نہیں دیا۔ لیاقت علی خان سے دیکھ لیجئے، شہید ذوالفقار علی بھٹو کا judiciary قتل دیکھ لیجئے کہ اس کا قصور کیا تھا؟ کیا اس کا قصور یہ تھا کہ اس نے پاکستان میں لوگوں کے بنیادی حقوق کی بات کی تھی، جمہوریت کی بات کی تھی، روٹی، کپڑا اور مکان کی بات کی تھی؟ مگر اس مخصوص ٹولہ کو یہ برداشت نہیں تھا اس لئے اس کا قتل ہوا۔ اس کے بعد تمام واقعات دیکھ لیجئے جو تاریخ کا ایک حصہ بن چکے ہیں۔ محترمہ بے نظیر بھٹو کی شہادت دیکھ لیجئے۔ جب بھی کوئی جمہوری لیڈر جمہوریت کی خاطر، عوام کے بنیادی حقوق روٹی، کپڑا اور مکان کی خاطر، روزگار کی خاطر کام کرتا ہے تو کوئی نہ کوئی آمر یا dictator نیچ میں آجاتا ہے۔ اب جنرل پرویز مشرف جبکہ اس کے خلاف پوری قوم نے 18۔ فروری کو فیصلہ دے دیا ہے اور اب ایسے حالات نہیں رہے۔ پاکستان کی عوام جاگ چکی ہے اور باشعور ہو چکی ہے۔ یہاں ایسے حالات نہیں کہ آمریت کا سلسلہ آگے بڑھتا رہے۔ انہوں نے آخری حملہ میاں محمد نواز شریف کی ذات پر اور جمہوریت پر کیا ہے۔ وہ چاہتے ہیں کہ یہ اسمبلی میں نہ پہنچیں اور اسمبلی میں کوئی ایسے لوگ نہ ہوں جو عوام کے صحیح ترجمان اور لیڈر ہوں لیکن میں انہیں بتا دینا چاہتا ہوں کہ اب وہ ربرسٹیمپ اسمبلیوں والا وقت گیا بلکہ میں تو یہ کہتا ہوں کہ اب نہ رہے گابانس اور نہ بنجے گی بانسری۔ اب تو چند دنوں میں آپ بھی جانے والے ہیں، ملک چھوڑ کر بھاگنا چاہتے ہیں، آپ آسان راستہ چاہتے ہیں لیکن ہم آپ کو راستہ بھی نہیں دیں گے بلکہ ہم آپ کو کٹھمرے میں کھڑا کریں گے اور آپ سے ان مظلوموں کے خون کا، لال مسجد کے شہیدوں کا اور عوام کے بنیادی حقوق پر ڈاکہ ڈالنے کا حساب لیں گے۔ آج ہمیں ایسی بات نہیں کرنی چاہئے کہ یہ پاکستان پیپلز پارٹی کا

مسئلہ ہے یا پاکستان مسلم لیگ (ن) کا مسئلہ ہے بلکہ اب ہم یہ جدوجہد پاکستان کی سالمیت کے لئے، پاکستان میں جمہوریت کے لئے کر رہے ہیں۔ ہم پاکستانی عوام کے بنیادی حقوق کی جنگ لڑ رہے ہیں اور اس جنگ میں ہم سب کو ایک سچا اور پکا پاکستانی ہو کر شامل ہونا چاہئے۔ انہی الفاظ کے ساتھ میں اجازت چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ انجم صفدر صاحبہ!

جناب اعجاز احمد خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اعجاز خان صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

جناب اعجاز احمد خان: جناب سپیکر! جس دیر سے ہم اپنی turn کا انتظار کر رہے ہیں تو مجھے آپ کی نذر یہ شعر کہنا ہے کہ:

کبھی ہم میں تم میں اقرار تھا
تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

ہمارا خیال رکھیں کیونکہ تقریر کرنے کا وہ tempo ہی ختم ہو جاتا ہے جو چار گھنٹے پہلے بنا تھا۔ kindly ہمیں consider کریں۔ شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ۔ جی، محترمہ!

محترمہ انجم صفدر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! دیکھا جائے تو میری باری توکل سے ہے۔ میرے جو جذبات ہیں اس کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔ جو دکھ میرے اندر ہے میں اس کا اظہار کرنے سے معذور ہوں۔ میرے قائد میاں محمد نواز شریف کے خلاف جو سیاہ فیصلہ آیا ہے یہ پاکستان کی تاریخ کا بدترین فیصلہ ہے اور پاکستان میں آئی ہوئی جمہوریت کے منہ پر طمانچہ مارا گیا ہے۔ یہ اس فیصلے کے خلاف فیصلہ کیا گیا ہے جو 18۔ فروری کو جمہوریت کے لئے پاکستانی عوام نے میاں محمد نواز شریف کا انتخاب کر کے فیصلہ کیا تھا اس لئے اس فیصلے کو قتل کیا گیا ہے۔ یہ فیصلہ مشرف کے بنائے ہوئے Judges جنہوں نے پی۔ پی۔ سی۔ او کے تحت حلف لیا تھا ان کا فیصلہ ہے۔ یہ ایوان صدر میں تیار کی ہوئی سازش کا فیصلہ ہے اور اس کے حواریوں کا فیصلہ ہے۔ یہ اس شخص کے خوف کا فیصلہ ہے جس نے پاک فوج کے تقدس کو آٹھ سال سے پامال کر کے رکھا ہوا ہے۔ یہ اس شخص کا فیصلہ ہے جس نے پاکستان میں بھوک، ننگ، بے روزگاری، آٹے کی قلت، لوگوں میں خوف و ہراس اور

امن و امان کا قتل کیا ہوا تھا۔ جن قوموں نے عدل و انصاف کو اپنا شعور بنایا اور انصاف کو غریب کی دہلیز پر پہنچایا وہ امر ہو گئیں اور کامیاب ہوئیں۔ میں ایک لفظ کے ساتھ اپنی بات ختم کرنا چاہوں گی، میں کہنا تو بہت کچھ چاہتی ہوں لیکن میرے تمام ساتھی بات کرنے کے انتظار میں ہیں۔ مجھے بہت خوف اور دکھ ہے کہ کہیں یہ انصاف پاکستانی عوام اپنے ہاتھ میں نہ لے لے۔ اگر اس عوام نے انصاف اپنے ہاتھ میں لے لیا تو میں آپ کو بتاتی ہوں کہ یہ عوام سڑکوں پر نکلے گی اور پرویز مشرف بھاگ رہا ہوگا، اس کے حواری اس کے ساتھ ہوں گے مگر اس کو راستہ نہیں ملے گا اور اسے موت بھی نصیب نہیں ہوگی۔

شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جناب کامران مائیکل!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتیں (جناب کامران مائیکل): شکریہ۔ جناب سپیکر! آج معزز ایوان نے پرویز مشرف کی بدبودار آمریت کے خلاف اپنا سراپا احتجاج کیا ہے اور اسے ریکارڈ کروایا ہے میں سمجھتا ہوں کہ ملک میں پھلتی پھولتی جمہوریت جو پروان چڑھ رہی ہے اس کے خلاف یہ گھناؤنی سازش ہے جس کے نتیجے میں P.C.O Judges نے میاں محمد نواز شریف کے کاغذات مسترد کئے۔ ہم ان کے اس فیصلے کو مسترد کرتے ہیں اور ماننے سے بھی انکاری ہیں۔ ہم اس کی پرزور مذمت کرتے ہیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ کن حالات میں میاں محمد نواز شریف کو نااہل قرار دیا گیا؟ کیا اس لئے کہ انہوں نے عدلیہ کے تحفظ، اس کی بحالی اور انصاف کی بات کی، کیا اس لئے کہ انہوں نے اس معاشرے کو انصاف کی فراہمی کی بات کی، کیا اس لئے کہ میاں محمد نواز شریف نے اس معاشرے میں بسنے والے غریبوں کا نہیں بلکہ غربت کے خاتمے کی بات کی، کیا اس لئے کہ میاں محمد نواز شریف نے اس ملک میں بسنے والی اقلیتوں کو مساوی حقوق اور برابری کی سٹیج دینے کی بات کی؟ میں سمجھتا ہوں کہ اگر یہ ان کا جرم ہے تو اس جرم میں ہم ان کے ساتھ برابر کے شریک ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر یہ ان کا جرم ہے تو اس ملک میں بسنے والے 16 کروڑ عوام ان کے ساتھ ہیں اور وہ اس عوام کی منگولوں کے ترجمان ہیں۔ میاں محمد نواز شریف وہ لیڈر اور قائد ہیں جو اپنے stance سے پیچھے نہیں ہٹے۔ اگر انہوں نے عدلیہ کی آزادی، تحفظ اور بحالی کی بات کی ہے تو وہ ایک پل کے لئے بھی اور ایک انچ بھی اپنے قدم کو پیچھے نہیں لے کر گئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایوان صدر جو سازشوں کا مرکز ہے جو گزشتہ چند ماہ سے میاں محمد نواز شریف، میاں محمد شہباز شریف اور اس coalition گورنمنٹ کو توڑنے کے لئے اپنی سازشیں کر رہا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ ہم سب کو اس کو condemn کرنا پڑے گا۔ میں

یہ جانتا ہوں کہ اگر ہم جمہوریت کے قافلے کے سپہ سالار ہیں، ہم اس ہراول دستے کو لے کر آگے بڑھ رہے ہیں تو عوام نے 18۔ فروری کو اعتماد کا اظہار ہم پر اسی لئے کیا تھا کہ ہم لوگ جمہوری قوتوں کے سپہ سالار ہیں، ہم جمہوریت کی اس جماعت کے سپاہی ہیں اور اپنے قائدین کے ان فرمودات کی روشنی میں آگے بڑھ رہے ہیں جن کا ہماری عوام نے ہم پر اعتماد کیا۔ اب آمریت کی اس دوڑ میں آمریت کے خلاف ہم سب سر اپا احتجاج کرتے ہیں اور اب آمریت کے جو تھوڑے سے حواری رہ گئے ہیں ہمیں ان کے خلاف اٹھ کھڑے ہونا ہے اور ہم نے اس ایوان میں اور باہر عوام کے ساتھ بھی اپنا احتجاج ریکارڈ کروانا ہے۔ آج جب آخر میں ہمارے بھائی وزیر حزانہ جناب تنویر اشرف کا رُہ یہاں پر speech wind up کریں گے تو اس کے بعد ہم سب اس ایوان سے باہر بھی جائیں گے اور اپنا احتجاج سڑکوں پر بھی، گلی کوچوں اور محلوں میں بھی ریکارڈ کروائیں گے اور یہ بات باور کروائیں گے کہ زیادتی ہے اور میاں محمد نواز شریف اس ملک کے باوقار شہری ہیں۔ ان کا یہ fundamental اور آئینی حق ہے کہ انہیں ایکشن میں participate کرنے کی اجازت دی جائے۔ میں آخر میں پرویز مشرف اور اس کے حواریوں کو یہ message دینا چاہتا ہوں کہ:-

تینوں ظلم توں ڈکنا وی اے تے ایہی گل سمجھانی اے
 ویلے دی ایہہ واگ ویریا ساڈے ہتھ وی آئی اے
 اسیں تے پاگل دیوانے آں ساڈے نال نہ ویر ودھا
 ساڈی جان تلی تے رہندی توں نس نس جان پچانی اے
 (نعرہ ہائے تحسین)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میاں محمد رفیق!

میاں محمد رفیق: شکریہ۔ جناب سپیکر! "قتل ٹوٹا خدا خدا کر کے" میں سمجھتا ہوں کہ یہ کل والے واقعات پر میرا اظہار ہے اور بجٹ پر میری تقریر کا وقت میں reserve سمجھتا ہوں۔ کل والے واقعات کو سامنے رکھتے ہوئے نہ صرف مذمت کروں گا بلکہ میں اس پر روشنی بھی ڈالنا چاہوں گا اور شروع کرتا ہوں:

اب نظام زر بدلنا ہو گا ، سوچ کا محور بھی بدلنا ہو گا
 گر نہ ہو ممکن بدلنا جسم کا بھی ، بادشاہ کس کا سر بدلنا ہو گا

جناب سپیکر! اس ایوان کے باہر جو لوگ بیٹھے ہیں 98 فیصد محروم طبقہ جو 75 فیصد کسانوں، کھیت مزدوروں اور مزدوروں پر مشتمل ہے۔ اب میں ذرا ان کے جذبات بھی آپ تک، آپ کے ذریعے سے، میڈیا کے ذریعے سے پہنچانا چاہتا ہوں۔ ان 75 فیصد لوگوں کی یہ سوچ آپ کے سامنے میں پیش کرتا ہوں۔ وہ راج محل، اس ایوان کو راج محل کہا گیا ہے، اس راج محل کے باہر سوچ میں ڈوبے شہر اور گاؤں بل کی انھی، فولاد کے بیچے، گھومتے پیسے، کڑیل باہیں کتنے لوگ کہ جن کی روحوں کو سندیسے بھیجیں سکھ کی سیجیں لیکن جوہر راحت کو ٹھکرائیں آگ پیسے اور پھول کھلائے۔

جناب سپیکر! یہ کل کا واقعہ انہونا نہیں ہے۔ یہ سازش اس عوام اور پاکستان کی مخلوق کے خلاف پاکستان بننے ہی شروع ہو چکی تھی اور آپ کو یاد ہو گا کہ قائد اعظم معمار پاکستان کو ایک ہسپتال میں اور ایک ناکارہ خراب ایبوسولینس میں جس طرح مارا گیا اور اس کے بعد لیاقت علی کی لاش، لیاقت علی کا قتل اور اس کے بعد جن لوگوں نے بھی محروم طبقات کے لئے آواز اٹھائی آج نوڈیرو میں قطار اندر قطار لگی قبریں اس بات کی شاہد ہیں اور میاں محمد نواز شریف تک یہ بات پہنچتی ہے کہ جن لوگوں نے بھی ان محروم طبقات کی بات کی ہے ان کا یہی حشر ہوا ہے۔ میں سلام پیش کرتا ہوں، میڈیا کو، صحافیوں کو، وکلاء کو، الیکٹرانک میڈیا کو، جوں کو، ان کی تحریک کو جنہوں نے یہ سوچ میں تبدیلی، شعور میں تبدیلی اور information کے ذریعے سے ہم لوگوں تک یہ آواز پہنچائی ہے، جس کے ذریعے سے یہ تمام سازش ہم لوگوں تک آ چکا ہوئی ہے کہ کس طرح سے امریکہ نے پاکستان بننے کے بعد ہی پاکستان کے خلاف، پاکستان کے عوام کے خلاف ایک محدود طبقے کو جسے مقتدر طبقہ کہا گیا جو دو فیصد تک محدود تھا، دو فیصد چوکیداروں کا طبقہ پیدا کیا 98 فیصد عوام کے خلاف جن کو سیاسی اور معاشی طور پر غلام بنا کر رکھا گیا، یہ سازش میاں محمد نواز شریف کے خلاف نہیں ہے، یہ پاکستان کی عوام کے خلاف سازش ہے، یہ سازش 98 فیصد عوام کے خلاف ہے کہ ان کو سیاسی اور معاشی طور پر غلام رکھنا چاہتا ہے، امریکہ اپنے چوکیداروں کے ذریعے جو کہ مقتدر طبقات ہیں دو فیصد ان کے ذریعے سے 98 فیصد لوگوں کو سیاسی اور معاشی طور پر غلام بنائے رکھنا چاہتا ہے اور پاکستان بننے کے بعد سے لے کر آج تک جو لوگ، جو طبقے، امریکہ کے پیٹھوں اور اس کے چوکیدار بنے رہے انہوں نے آج تک تبدیلی نہیں آنے دی، وہی طبقے آج بھی تبدیلی نہیں آنے دینا چاہتے اور جن لوگوں نے عوام کی خاطر آواز اٹھائی انہوں نے، جیلیں، کوڑے، پھانسیاں دیکھی ہیں۔

جناب سپیکر! میں نہیں سمجھتا کہ یہ کیلے پرویز مشرف ایک جرنیل کی کارروائی ہے۔ اس کے پیچھے ایک مقتدر، ایک power structure موجود ہے جو یہ عوام کے خلاف سازشیں کر رہا ہے اور عوام کی آواز اٹھانے والے لیڈروں کے خلاف آوازیں اٹھا رہا ہے اور محترمہ بے نظیر بھٹو کا قتل بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے اور پہلے ہی میں یہ کہہ چکا ہوں کہ نوڈیروں میں قطار اندر قطار لگی جو قبریں ہیں اور جو جیلیں، کوڑے، پھانسیاں وہاں پر جو صحافی، وکلاء اور حریت پسند لوگ جنہوں نے بھی پاکستان کے عوام کی 98 فیصد محروم طبقات کی آواز اٹھائی ہے ان کو اقتدار دینے کی کوشش کی ہے، جمہوری نظام کو لانے کی کوشش کی ہے اور جمہوری نظام کے ذریعے سے اس محروم اور پسے ہوئے طبقوں کو بالا دستی دینے کی کوشش کی ہے، میں اس حوالے سے میاں محمد نواز شریف کو سلام پیش کرتا ہوں۔ جو آج تک ڈٹا ہوا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جس کا anti establishment role ہے، جس کا pro people role ہے، جس نے آزاد اور خود مختار ایکشن کمیشن کی مانگ کی ہے، جس نے عدلیہ کی آزادی اور ججوں کی بحالی کی مانگ کی ہے، جس نے 1973 کے آئین کی بحالی کی بات کی ہے، جس نے محروم طبقات کو ان کی محرومی کو دور کرنے کی بات کی ہے۔ میں میاں محمد نواز شریف کو ڈٹے رہنے پر، اپنے دو ٹوک موقف پر کہ اس نے ایجنسیوں کے ساتھ، جرنیلوں کے ساتھ کوئی سمجھوتا نہیں کیا، میں مبارکباد پیش کرتا ہوں اور مذمت تو یہ ہے ہی، سارے ایوان نے کی ہے، میں بھی کل والے اس واقعہ کی مذمت کرتا ہوں۔ یہ آئین پاکستان تمام لوگوں کو یکساں مواقع مہیا کرتا ہے اور اس میں equal opportunities to all no discrimination اور یہ قطعی طور پر discrimination ہے اور میاں محمد نواز شریف کے خلاف ہی نہیں یہ جمہوریت کے خلاف سازش ہے، اس ملک کے خلاف سازش ہے، انہی جرنیلوں نے عوام کے فیصلے کو قبول نہ کیا اور 1970 کے انتخابی نتائج کو تسلیم نہ کرتے ہوئے ملک کو توڑ دیا۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ آج بھی یہ عوام کا فیصلہ قبول نہیں کر رہا، یہ جرنیلی، طفیلی جو طبقات ہیں یہ پاکستان کے خلاف سازش ہے۔ آپ دیکھ لیں کہ بلوچستان کے ساتھ جو حشر کیا، واناویرستان میں جو ہوا، شمالی علاقہ جات میں جو ہوا، اسلام آباد میں جامعہ حفصہ اور لال مسجد میں جو ہوا یہ صوبوں کو لڑانے کی سازش اور جمہوریت کو ناکام کرنے کی جمہوری قوتوں کو، جمہوری نظام کو ناکام کرنے کی ایک ناپاک جرنیلی، طفیلی قوتوں کی یہ سازش ہے اور جرنیلوں نے ہی پاکستان توڑا اور 12۔ اکتوبر 1999 میں اس جرنیل نے یہ سازش رکھ دی تھی، یہ ملک میں جب تک یہ جرنیلی، طفیلی

تو تیں موجود رہیں گی تب تک پاکستان کو خطرات لاحق رہیں گے۔ میں میاں محمد نواز شریف کو آخر میں خراج تحسین بھی پیش کرتا ہوں اور یہ کل والے پی۔ سی۔ او کو آپ کو یاد ہوگا کہ پیر پگاڑا صاحب نے کبھی یہ بات کی تھی کہ یہ کیٹنگ و کورٹس ہیں۔ میں کیٹنگ و کورٹس کے اس فیصلے کی مذمت کرتا ہوں۔ شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ میں معزز ممبران سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ تشریف رکھیں۔ بات یہ ہے کہ آپ لوگوں کے اندر جوش ہے اور بات کرنے کے جذبہ کی قدر کرتے ہوئے میں نے آج کے دن اس سارے واقعہ پر بات کرنے کی اجازت دی تھی۔ آج اسمبلی کی کارروائی کا وقت تین بجے تک تھا اور اب تین بج چکے ہیں جبکہ بجٹ پر عام بحث پر وزیر خزانہ نے speech wind up بھی کرنی ہے تو آپ سب کا جوش و جذبہ قابل دید ہے لیکن ہم نے اسمبلی کے معاملات اور قواعد و ضوابط کو بھی دیکھنا ہے۔ میں صرف اتنی بات کر کے اپنی بات بھی ختم کروں گا کہ پچھلے پانچ سال جو ہم نے اس اسمبلی میں گزارے ہیں، اس کے اندر ہمارے سامنے کوئی مثال موجود نہیں ہے کہ اسمبلی میں بجٹ پر عام بحث کے لئے چار دن رکھے گئے تھے، اس کو بڑھا کر یا تو پانچ دن کیا جائے اور خاص طور پر ڈبل سیشن ہم نے گزشتہ اجلاسوں میں کوئی نہیں دیکھا تھا۔ آپ کا interest دیکھتے ہوئے میں خود بھی یہاں پر بیٹھا اور ڈبل سیشن بھی چلائے۔ جتنے زیادہ سے زیادہ دوستوں اور خواتین کو میں یہاں وقت دے سکتا تھا میں نے وہ وقت بھی دیا لیکن میری بھی کچھ مجبوریاں ہیں اور میری بھی کچھ constraints ہیں تو آج وہ ساتھی جو بحث میں حصہ نہیں لے سکے کیونکہ میں خود بھی جب ان بچوں پر بیٹھا ہوتا تھا تو مجھے بڑا یہ احساس ہوتا تھا کہ ہم کئی دفعہ valid اور cogent points تیار کر کے لاتے تھے اور ہمیں وقت نہیں ملتا تھا۔ انشاء اللہ تعالیٰ میں اس اسمبلی میں کوشش کروں گا کہ سب کو وقت دیا جائے اور سب کو ساتھ لے کر چلا جائے لیکن اس وقت میرے سامنے بھی مسئلہ وقت کا ہے۔۔۔

وزیر تعلیم (ملک محمد اقبال چنڑ): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر تعلیم (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! یہ کسی کا interest نہیں ہے۔ اس بحث میں ملک اور پوری قوم کا interest ہے بلکہ پورے پاکستان کا interest ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، تشریف رکھیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ میں ایک قانون دان بھی ہوں اور میری آپ سب سے یہ گزارش ہے کہ جب سپیکر بات کر رہا ہو تو اس کو interrupt نہ کیا کریں، یہ Rules & Regulations کے خلاف ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ تین بجے تک کا وقت اور جذبات جو آپ کے ہیں شاید آپ سے زیادہ جذبات میرے ہوں لیکن مجھے اس کرسی کی عزت کا بھی احترام ہے، اس کا احترام کرتے ہوئے میں نے آج آپ کو وقت بھی دیا اور آپ کے جذبات بھی سنے ہیں۔ آج جو ہاؤس خصوصی طور پر convene کیا گیا تھا وہ بجٹ پر تھا لیکن میں آپ کے جذبات کو دوبارہ repeat کر رہا ہوں کہ ترجمانی کرنے کا بھی میں نے آپ کو پورا موقع دیا ہے۔ اب Rule-138 بڑا واضح ہے اور فنانس منسٹر صاحب نے بھی speech wind up کرنے کی ہے تو چونکہ اسمبلی اجلاس کا وقت آج تین بجے تک تھا تو میں اس میں 20 منٹ کا اضافہ کرتا ہوں اور وزیر خزانہ جناب تنویر اشرف کارہ سے کہتا ہوں کہ وہ اپنی speech wind up کریں۔ میں یہ بھی بات کہوں گا کہ جو ساتھی آج رہ گئے ہیں وہ سپلیمنٹری بجٹ پیش ہونے کے بعد ان کو میں پہلے موقع دوں گا۔ سپلیمنٹری بجٹ میں صرف ان ساتھیوں کو موقع دیا جائے گا جو اس بجٹ پر نہیں بول سکے۔ بہت شکریہ

سرکاری کارروائی

سالانہ بجٹ بابت سال 2008-09 پر جاری عام بحث کا سمینا

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کارہ) اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں اپنی طرف سے اور وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف اور اپنی کابینہ کی طرف سے تمام ممبران اسمبلی کا بے حد مشکور ہوں کہ انہوں نے اس بحث میں بھرپور حصہ لیا اور اپنی آراء سے نہایت ہی تعمیری اور عمدہ تجاویز سے مجھے آگاہ کیا۔ بجٹ کے اس اجلاس کے دوران شہید محترمہ بے نظیر بھٹو کی سالگرہ بھی آئی اور اس موقع پر میں ان تمام معزز ارکان کا بے حد مشکور ہوں کہ جنہوں نے پاکستان پیپلز پارٹی سے یکجہتی کا اظہار کیا اور خاص طور پر ان ممبران کا جنہوں نے اس موقع پر خون کا عطیہ دیا۔

جناب سپیکر! اس موقع پر مجھے افسوس بھی ہوا کہ اپوزیشن پارٹی نے بجٹ کی اس بحث میں حصہ نہیں لیا اور جس مقصد کے لئے انہیں چنا گیا تھا، انہیں چاہئے تھا کہ وہ اپنے حلقہ کی نمائندگی کرتے

ہوئے اپنے حلقے اور عوام کے مسائل سے ہمیں آگاہ کرتے، ان کا یہ رویہ پارلیمانی اپوزیشن کو زیب نہیں دیتا۔ میں سمجھتا ہوں کہ جمہوری حکومت کے اس غریب پرور بحث میں کوئی ایسی بات نہیں تھی کہ جس پر تنقید ہو سکتی۔ انہوں نے تنقید برائے تنقید کرنی تھی۔ اس موقع پر میں میڈیا کے تمام نمائندوں کا بھی مشکور ہوں کہ انہوں نے بحث کے اجلاس کی کارروائی کی بہترین اور متوازن رپورٹنگ کی اور عوام کو بحث کے مختلف پہلوؤں سے آگاہ کیا۔

جناب سپیکر! وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کی اہلیت اور قابلیت کی وجہ سے نہ صرف مجھے بلکہ معزز ایوان کو بھی یقین ہے کہ جو بحث ہم نے دیا، جو تجاویز ہم نے دیں، اس پر ضرور عملدرآمد ہو گا اور عوام کی توقعات پر پورا اتریں گے۔ میں نے اس موقع پر ہر ممبر کی تجاویز کو point to point نوٹ کیا اور کل صبح میں میاں محمد شہباز شریف وزیر اعلیٰ پنجاب کے پاس گیا، میں داد دیتا ہوں ان کی commitment اور ان کی dedication کو کہ وہ بخار کی حالت میں، اس وقت ان کو 103 بخار تھا اور انہوں نے میری بات سنی، انہوں نے عوام کی بات سنی، انہوں نے تمام نمائندوں کی بات سنی اور point to point ہم نے ایک لائن آف ایکشن بنایا کہ ہم نے اس تقریر کو روکتی wind up نہیں رہنے دینا۔ اس میں ہم نے لوگوں کے سوال اور جو تجاویز تھیں، اس پر عملدرآمد بھی ہو گا اور اس میں چند اعلانات بھی میں کروں گا۔ انشاء اللہ۔

جناب سپیکر! سب سے پہلے میں نے اپنے ڈیپارٹمنٹ میں revamping کا پروگرام بنایا ہے جیسے انگریزی میں کہا جاتا ہے charity begins at home اس میں میرے ڈیپارٹمنٹ کے ہر شخص کو کام کرنا ہو گا۔ ہم اس کو نئے systems دیں گے اور ہم اپنے ڈیپارٹمنٹ میں.. co-operate government کا introduction کروائیں گے۔ اس کے بعد انشاء اللہ وہ تمام محکموں میں اور تمام ڈیپارٹمنٹس میں اس کی مثال قائم کریں گے اور جن جن ڈیپارٹمنٹس کو ہم پیسے دیں گے ان تمام ڈیپارٹمنٹس سے quarterly ان کی کارکردگی کی رپورٹ لیا کریں گے اور پہلے جیسا نہیں ہو گا کہ جون میں پیسے ملے اور اس کو بے دردی سے استعمال کر لیا۔ نہ کوئی proper quotation لی جاتی ہے، نہ ہی اس کا proper استعمال ہوتا ہے۔ ہم انشاء اللہ value of money کو بروئے کار لاتے ہوئے اور ہماری حکومت کا انشاء اللہ style of governance وہ نہیں ہو گا جو سابقہ حکومتیں کہا کرتی تھیں "یہ ہو جائے گا، یہ کر لیں گے"۔

جناب سپیکر! جو چند اعلانات میں کرنا چاہ رہا تھا ان میں سب سے پہلی تجویز معزز اراکین کی تھی کہ pre-budget session بلا یا جائے تاکہ تمام نمائندوں کی اس میں آراء شامل ہوں اور اس کی روشنی میں بجٹ پیش کیا جائے اور اس کی روشنی میں بجٹ کو شکل دی جائے۔ اس کے لئے میں آپ کو یہ لیٹر دے رہا ہوں جس میں ہم نے request کی ہے کہ آپ آئندہ سال فروری یا مارچ میں pre-budget session بلائیں۔ اس کے بعد ہمارے اقلیتی بھائیوں نے یہ محسوس کیا کہ ان کا نام شامل نہیں کیا گیا کہ ان کا بجٹ میں ذکر نہیں ہے۔ پچھلے سال جو اقلیتی فنڈ کے لئے ہم نے رقم مختص کی اس میں صرف 75 ملین استعمال ہوا تھا اور اس سال ہم نے وہ 100 ملین رکھا، اس میں ہمارے بھائیوں اور بہنوں کی reservation تھی اس کو ہم نے بڑھا کر اس سال 200 ملین کر دیا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ایوان میں جس پر سب سے زیادہ بحث ہوئی وہ agriculture کے بارے میں تھی۔ زیادہ تر ہمارے بھائیوں کا تعلق rural area سے ہے اس میں ایک point اٹھایا گیا کہ آبیانے کا fixed rate غلط ہے اس کے لئے ہم نے ایک review committee بنائی ہے جو review کر کے آبیانے کے fix system کو ختم کر دے گی۔ وزیر اعلیٰ پنجاب کے اعلان کی روشنی میں حکومت پنجاب نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ جو ہم نے ٹریکٹر کے حوالے سے subsidy کا اعلان کیا تھا اس کو ایک لاکھ کی بجائے دو لاکھ کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر! معزز اراکین نے اپنی reservations کا اظہار خیال کیا اور بتایا کہ جو education اور health میں contract پر ملازمین ہیں ان کو مستقل کیا جائے۔ اس کے لئے ہم نے ایک کمیٹی قائم کی ہے جو اس کے بارے میں غور و خوض کرے گی اور اس کے بعد ان کی سفارشات کے مطابق اگر ضرورت پڑی تو ہم ان contract ملازمین کو regular کریں گے۔ معزز اراکین یہ بھی سمجھ رہے تھے کہ شاید جو تجاویز وہ اپنے حلقے کے حوالے سے دے رہے ہیں ان کو اس بجٹ میں شامل کیا جائے گا لیکن جو ان کی تجاویز ہوں گی اس کے اپنے A.D.P میں block allocation کر دی ہے اور جتنی بھی A.D.P ہے وہ آپ سب کی مرضی اور رائے سے وزیر اعلیٰ صاحب اور میں بحیثیت Minister P&D آپ کو بلاؤں گا اور آپ کی تجاویز پر آپ کو allocation ہوگی اور آپ کے ترقیاتی کام کو عملی جامہ پہنائیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہاں پر یہ بھی ذکر ہوا کہ وہ کسان جو اپنے گنے کی فصل شوگر ملوں کو دیتے تھے ان کی payment نہ صرف بروقت بلکہ ایک ایک سال late ہو رہی ہیں اس پر action لیتے ہوئے اس سے پہلے بھی بھکر میں ایک بیخبر کو گر فتار کیا گیا اور وہاں پر جتنے بھی ان کے farmers تھے ان کی تقریباً پچاس کروڑ روپے کی payment پچھلے چند دنوں میں ہوئی ہے۔ ہم اس بات کا اعلان کرتے ہیں کہ آئندہ چند دنوں میں ہم ایک deadline دیں گے اور اس deadline سے پہلے تمام شوگر ملوں کی طرف سے payments ہوں گی۔ اگر کسی شوگر مل کی طرف سے payment نہ ہوئی تو بیخبر کو نہیں بلکہ اس کے مالکان کو گر فتار کیا جائے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! کھاد کی subsidy پر تجاویز آئیں کہ کھاد کی subsidy بڑھانی چاہئے۔ کھاد کی subsidy دراصل مرکزی حکومت دیتی ہے اور اس سال انہوں نے کھاد کی subsidy بڑھائی ہے لیکن ہماری حکومت کی کوشش ہوگی کہ ہم کھاد کے rate کو control کریں اور اس کو اپنے level پر رکھیں بجائے اس کے کہ ہم subsidy دیں اور اتنا ہی اس کا rate بڑھ جائے۔ ہم انشاء اللہ اس میں مرکزی حکومت سے مزید سفارش کریں گے کہ کھاد کی subsidy کو بڑھایا جائے۔

جناب سپیکر! یہاں پر بات ہوئی کہ کاشتکاروں کے loans کو معاف کیا جائے اس پر بھی میں نے جناب وزیر اعلیٰ صاحب سے discuss کیا اور اس پر ہم نے ایک یہ لائحہ عمل بنایا ہے کہ loans تو ہم شاید سارے معاف نہ کر سکیں لیکن جتنا بھی interest ہے اور جتنا بھی compound interest ہے اس کے لئے ہم نے ایک کمیٹی تشکیل دی ہے وہ رپورٹ پیش کرے گی اور ہم کوشش کریں گے کہ عوام کا interest معاف کیا جائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! seed research میں بھائیوں اور بہنوں نے مشورہ دیا۔ seed research technology کے لئے ہم نے جو رقم مختص کی ہے ہم اس میں اضافے کا اعلان کرتے ہیں۔ سب سے بڑا مسئلہ irrigation اور پانی کا سامنے آیا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس سال جو پانی دریاؤں میں آیا اور نہروں میں آیا وہ پچھلے سالوں کے مقابلہ میں کم تھا لیکن آئندہ کے لئے جو منگلا ڈیم کی rising ہو رہی ہے اس سے تقریباً 3.5 ملین ایکڑ پانی کی reservoir کی capacity بڑھ جائے گی اور انشاء اللہ آئندہ سالوں میں اس سے ہمارے farmers فائدہ اٹھا سکیں گے۔ اس کے علاوہ بھاشا ڈیم، اکھوڑی ڈیم جب پایہ تکمیل تک پہنچیں گے تو انشاء اللہ ہمیں نہ صرف پانی کی requirement مکمل ہوگی بلکہ اس سے surplus ہو جائے گی۔ ہمارے سامنے ایک اور چیز یہ

سامنے آئی کہ تحصیل administration اور مختلف محکموں میں کچھ ایسی بھرتیاں ہوئی ہیں جو قاعدے اور قانون کے مطابق نہیں ہیں، اس کے لئے بھی ہم نے کمیٹی بنادی ہے اور جتنی بھی سیاسی بھرتیاں ہوئی ہیں اس کا جائزہ لے کر مناسب فیصلہ کیا جائے گا۔

جناب سپیکر! The Bank of Punjab کی بات ہوئی تو اس پر آراء یہ آئیں کہ نہ صرف administration کو سزا دی جائے بلکہ ان کے valuers کو بھی سزا دی جائے۔ اس معاملے کا جائزہ لینے کے لئے اس ادارے کا special audit پہلے ہی ہو رہا ہے اس کا legal audit بھی کروایا جا رہا ہے اور انشاء اللہ جتنی بھی بے قاعدگیاں ہوئی ہیں ان تمام پر سے پردہ اٹھایا جائے گا اور تمام ملوث افراد کو سزا ملے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: اجلاس کا وقت مزید دس منٹ کے لئے بڑھایا جاتا ہے۔

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کارہ): جناب سپیکر! اکثر اراکین اسمبلی نے پینے کے پانی کی طرف توجہ دلائی۔ مرکزی حکومت کا ایک پروگرام ہے جو کہ filtration plants لگا رہا ہے اور اس میں تقریباً 144 تحصیلوں میں یہ filtration plants لگ چکے ہیں اور آئندہ دو سالوں میں 3464 یونین کونسلوں میں تقریباً 8 سے 9۔ ارب روپے کی لاگت سے 2010 تک تمام filtration plants لگ جائیں گے۔ اس میں ترجیحات یہ ہیں کہ جہاں پر آبادی ایک ہزار سے زیادہ ہے اور جہاں پانی زیادہ آلودہ ہے وہاں پر کام پہلے شروع ہو رہا ہے لیکن ہم کوشش کریں گے کہ ہم مرکزی حکومت کی implementation میں ان کی مدد کریں اور یہ 2010 project سے پہلے مکمل کروائیں۔

جناب سپیکر! ایک تجویز یہ بھی آئی کہ میڈیکل کالج اور professional colleges میں جو entry test ہو رہے ہیں اس کو ختم کیا جائے۔ اس کے لئے ایک فاضل ممبر نے یہ کہا کہ اس کی entry test کے لئے انہیں 25 یا 30 ہزار روپے دے کر بچوں کو اکیڈمیوں میں training کرانا پڑتی ہے جو ایک عام آدمی پر بوجھ ہے جو 25 ہزار روپے نہیں دے سکتا وہ professional college enter نہیں ہو سکتا، اس کے لئے بھی ایک کمیٹی قائم کر دی ہے اگر واقعی اکیڈمی والے پندرہ، بیس یا پچیس ہزار روپے لیتے ہیں اور اس قسم کی غلط practices ہیں تو پھر انشاء اللہ یہ انٹری ٹیسٹ ختم کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر! معزز اراکین اسمبلی نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ گردوں کی بیماری میں مبتلا لوگوں کے ڈائلسیز کی سہولت تحصیل سطح پر لائی جائے اس کے علاوہ پیپائٹس کا ذکر ہوا کہ یہ بیماری پھیل رہی ہے اس کا علاج بھی تحصیل کی سطح پر لایا جائے۔ اس کے لئے وزیر اعلیٰ صاحب نے ڈاکٹروں کا ایک تھنک ٹینک بنایا ہوا ہے۔ کل میں پی۔ آئی۔ سی کے میٹنگ ڈائریکٹر ڈاکٹر جواد صاحب کو بھی ملا تھا اور آج ان کو لیٹر لکھا ہے کہ وہ تحصیل سطح پر پیپائٹس اور ڈائلسیز کے لئے feasibility بنا کر دیں اور انشاء اللہ اسی سال اس پر کام ہوگا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا! معزز اراکین نے یہ تجویز بھی دی کہ یونین کو نسل کی سطح پر لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے ایک ایک ہائی سکول قائم کیا جائے۔ حکومت پنجاب یہ اعلان کرتی ہے کہ ہمارا ارادہ ہے اور انشاء اللہ آنے والے وقت میں پورا کریں گے۔ ہمارے معزز ممبر جنھوں نے کہا کہ کلر کمار تحصیل بن چکی ہے لیکن وہاں تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال نہیں ہے۔ وزیر اعلیٰ صاحب نے اس کے لئے سپیشل اجازت دی ہے اور کلر کمار میں تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال کا اعلان کرتے ہیں۔ حکومت پنجاب نے راجن پور اور ڈیرہ غازی خان کے قبائلی علاقوں کے لئے 3- ارب روپیہ مختص کیا تھا لیکن اس پر ایک معزز ممبر کی reservation تھی کہ شاید راجن پور میں وہ پیسا نہیں لگے گا۔ میں اسے اور راجن پور کے تمام بھائیوں کو یقین دلاتا ہوں کہ ڈیرہ غازی خان اور راجن پور دونوں اضلاع میں مساوی کام ہوگا اور انھیں اعتماد میں لے کر پراجیکٹ پر یہ پیسا خرچ کریں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! صحت کے شعبہ میں سستی ادویات کے لئے ہم نے جو generic ادویات کا اعلان کیا تھا میں سب کو بتاتا چلوں کہ شہید ذوالفقار علی بھٹو نے آج سے 35 سال پہلے یہ پروگرام شروع کیا تھا لیکن اس کے بعد آنے والی گورنمنٹ کسی وجہ سے اسے جاری نہ رکھ سکی۔ اب وزیر اعلیٰ پنجاب کی ہدایت پر اور جیسا کہ انہوں نے اپنی تقریر میں بھی اعلان کیا ہم generic drugs پر نہ صرف کام کر رہے ہیں بلکہ ہماری کوشش ہے کہ generic drugs معیاری ہوں اور انھیں عام آدمی استعمال کر سکے اور وہ سستی ادویات عام آدمی کے لئے مہیا ہوں۔

ہمارے فاضل ممبر نے ڈیمانڈ کی تھی کہ نکانہ صاحب کے کالج میں بی اے کی کلاسز ہیں لیکن وہاں پر ایم اے کی کلاسز شروع کی جائیں۔ لہذا میں اعلان کرتا ہوں کہ انشاء اللہ وہاں اسی سال ایم اے کی کلاسز شروع کر دی جائیں گی۔

جناب سپیکر! میں آخر میں اس معزز ایوان کو یہ بتانا مناسب سمجھتا ہوں کہ عوامی حکومت کا یہ پہلا بجٹ نہایت قلیل وقت میں مرتب کیا گیا جبکہ حکومت کو اور کئی بڑے بڑے چیلنجوں کا بھی سامنا کرنا پڑا باوجود اس کے وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے مجھے اور محکمہ خزانہ کو اس بجٹ میں رہنمائی فراہم کی اور ہم نے اس بجٹ کے زاویوں کا تعین کیا۔ میں اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے فنانس ڈیپارٹمنٹ کے اپنے ساتھیوں کا بے حد مشکور ہوں کہ انہوں نے نہ صرف بہت کم وقت بلکہ ہمارے ڈیپارٹمنٹ میں کم از کم ایسے چالیس ملازمین کنٹریکٹ پر تھے جن کو نکال دیا تھا اور ان کے بغیر ہی چند افراد نے بہت محنت سے دن رات ایک کر کے یہ بجٹ تیار کیا ہے۔ میں آپ سب معزز ارکان کا بے حد شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے بڑے جوش و جذبے سے حصہ لیا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

آخر میں ایک شعر کہنا چاہتا ہوں:

بندہ کرے تے کی نہیں کر سگدا
ویلا کیڈا وی تنگ توں تنگ آوے
رانجھا تخت ہزارے توں ٹرے تا سہی
پیراں پیٹھ سیالاں دا جھنگ آوے
بہت شکریہ

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ کچھ معزز ارکان نے یہاں پر بات کی ہے کہ 26۔ جون کو کچھ علاقوں میں الیکشن ہیں لیکن ہم نے اجلاس کا جو شیڈول جاری کیا ہوا ہے اور اسمبلی اسی طرح چلے گی۔ اب اجلاس بروز بدھ مورخہ 25۔ جون 2008 صبح 10 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔ اس روز سالانہ مطالبات زر پروٹنگ ہوگی۔ بہت شکریہ